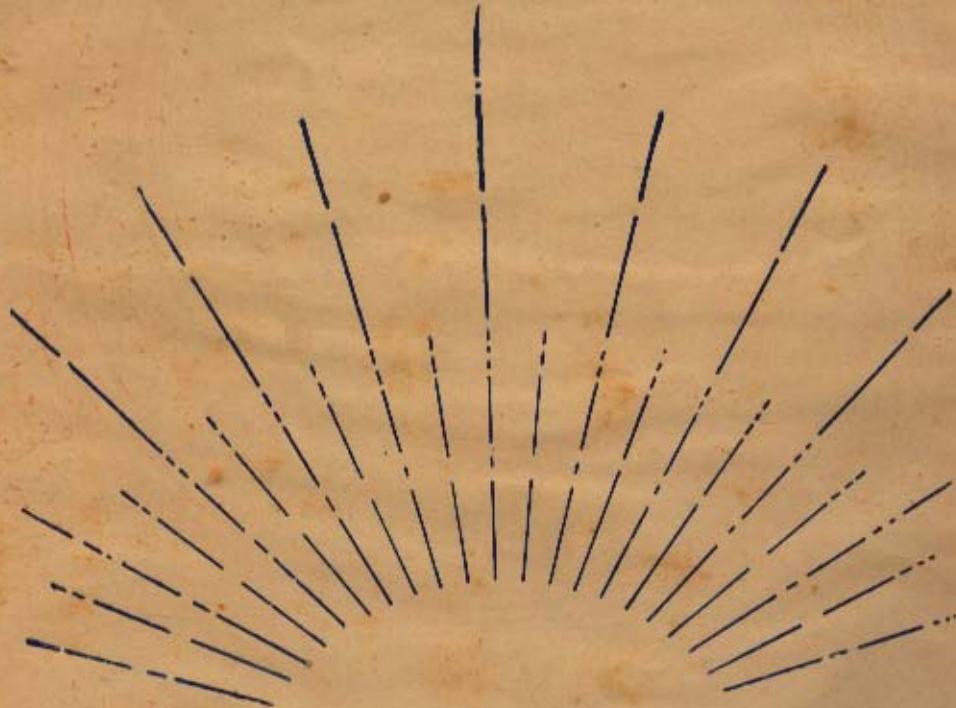


# ماه‌نامه بَلْ



مرتّب: - عاشر عثماني وزير فضل عثماني، فاضلين ديوان

ایمان افروز  
دولہ انگریز

جماعت

عمرتک  
سبق آموز

صداقت

SHAHINAMA E. ISLAM

# شہینامہ اسلام

جذہ

حصہ اول

حضرت حبیب طہا جان صحریؒ پنچ شاہیناں میں خصوصی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بدار کے  
وافتادیاں کوئی نہیں حضرت عامر غوثی کا شاہینامہ آئندھوں کو وصال سے شروع ہوتا ہے۔  
غاظم امیریں کے وصال حرمہ اُن کے چاہیے فلان صاحبوں پر کیا گذر ہے؟  
ذرع اور بجتیں کسی شکر کش ہوئی؟  
پھر خلافت راشہ کس طرح قائم ہوئی۔ اسلام کی سب سے پہلی  
باقاعدہ حکومت کیونکر عالمہ دیں آئی۔  
یہ کبکے شکر کی جگہ زبان میں طالخنفریتے۔

اگر تباہ  
غافل تر راشہ  
کی تمام تاریخ پیش نہ کرو  
وکھنا طابتہ جو شاہیناں  
خرید کر صفت کی ہرست بڑھائیے

شہنشاہ کو  
نیادہ کر نیادہ  
اشاعت دینداون کی  
بہترین قدر سمجھ دیجی  
اوہ اجنب کو وہ قدر لائیے۔

حق و باطل کی تواریخ کیان  
کہاں ملک رائیں اور باطل کس طرح  
تعلاوہ ہوا؟

غینہ اول حضرت ابو بکر صدیق بن  
عیا کیا عمر کے سر کئے؟

اسلام میں جمہوریت  
کا  
تفہوم کیا ہے؟

کتابتہ مکتبہ تخلی دیوبند صفحہ بیس یازدہ بیان

جولانی ۶۵۶

٢	عمر	آغا زاده
٩	خاتب نایج الدين احمد اشقر	ولیکت سرت کو سفرچ خپوتکر تو پڑے
١١	ادارہ	تجھیں کی طاں
٢٠	مولانا ابوالمحمد احمد الدين رضا گرجی	ہسلاکی حکومتک دالیان و امراء
٢٤	ملائیں العرب کی	سیدنے سیدنے تک
٢٥	مولانا متفق شیخ الرحمن صدیق	اسوسہ ابر و کشمیر
٣٤	خلف شعراء	متلکومات
٣٩	سیدم عظیم زیری	باب الصفت
٤١	شرس فوجہ عثمانی	لکھر سکھیٹے

گر اس دائرے میں سُرخ نشان ہے تو بھجو لیجئے کہ ایس پرچہ یا تو منی آرڈر سے مالاں نمیت آپ کی خردی اور ختم ہے۔

بھیجیں یادی ہی کی اجازت دیں یا اگر آستہ خریداری جاری نہ رکھنی ہو تب بھی اصلاح دیں۔ خاموشی کی صورت میں اگلا پرچہ وہی پی سے بھیجا جاتے گا۔ جسے وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہو گا۔ واضح ہے کہ اپریل لائٹنگ سے وہی پی فیس ۲ ریبلز ہ گئی ہے۔ لہذا وہی پی  
پانچ روپے دس آنے کا ہو گا۔

پاکستانی خریدار

اپنا چندہ ہمارے پاکستانی پتہ پر (جو اسی صفحہ پر چھپا ہوا ہے) بھیج کر رسید منی آنڈر ہمیں بھیج دیں۔ یونکا ہن و پاک کے درمیان وی پی کی آندورفت بنتے ہے۔ مینیجر۔

پاکستان کا پہلے جناب شیخ سعید بن الحسن صاحب	ترتیب دینے والے عامر عثمانی و زیر قبضہ عثمانی	ترسل زر اور خط و کتابت کا پہلے دفتر تحریکی دیوبند ضمیح سہار پورہ (بیان)
---	--	--

# آئندہ سیاست

## جمہوریت کے ساتھ میں

نہت رکھتا ہو جگران طبق صدق دل سے یہ جاہشاؤ کر جو پاری کے حقوق شہریوں کو تینے لگتے ہیں وہ کسی صورت پا مال نہ ہوں اور کسی نہ ہب و ملت کے ساتھ جاہشاداری نہ بر قی جائے۔ مثمن ال حکم ان طقوس پارے میں خصوص نہ ہو۔ بلکہ اس کے دل و دلخیز میں ایک خاص نہ ہب خاص پلٹر خاص تصور نہ ہدیگی کی تائید و جاہشاداری منقوش ہو اور اندر اتender دہ اس خاص دین۔ کے غلبہ و ملوکا اکر زونڈ ہو تو ایک اس حقوق اور مساوی آزادی کا لکھنے و عوے بعض دعوے ہی بنتے اور عملی ریزا میں جمہوریت کی بجلتے امریت اور بعض عالموں میں نظمائیت کی جگران قائم رہتی ہے۔

یہی حال جانشی مددیں ہیں۔ ثبوت چاہئے تو آزادی کو بعد کی تاریخ پر ایک سہرا لاظفروں لیجھ اور سب سے ضبوط نیادی ثبوت درکار ہو تو اُن فحاب ہائے تسلیم کامطالعہ فرمائیجیہ سجن کو آزادی کے بعد نیادی تعلیم کے اسکوں میں راجح کیا گیا ہے۔

یہ حقیقت دُرداویوں کی گنجائش نہیں وحکی کسی نہ ہب یا پلچر کو زندہ نہ کرنے کے سب سے بڑی ضرورت سے سلیم کی ہے جو تھی پو دیں اُس نہب کلچر کی صحیح معلومات کو باقی رکھے اور جو پری اس نہ ہب و کچھ کی خدا و تعیش ہیں ان کی دلخیختان دیکھ کر دے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو کوئی بھی نہب کلچر پری صحیح حالت میں زندگی رہ سکتا۔ خواہ اس کو مانے والے اکتنی بھی شدید خواہش اور آنزو اس کے زندہ رہنے کی رکھتے ہوں۔

چنانچہ جمارتی نکلوں اگر واقعہ کسی بھی نہب کی جاہشاداری نہ کرنے کے خوبی میں سچے ہوتے تو ایں لازم تھا کہ یا تو حکومت کی طرف سے جاری ہونے والے ای احکومت سے درپانہوں اسکو نہیں

سیکولر ازم۔ یعنی لا دینی جمہوریت کی معموقیت داہم ہے جو بے بڑی دلیل ہمارے دلیں کے ارباب مل و عقد یہ ہیے ہیں کہ جس دلیں میں ہست سے نہ ہب، اور ہمت سے امورات یافت موجود ہوں وہاں سب سے اچھا اور مناسب مستودہ ہی ہو سکتے ہے جو قدر اور نہ ہب سے تغاوت ہب نہ کرے اور اس پر اسکو ٹھہرالہ کو ہر شہری کے اختیار و پسند پر چھوڑ دے اور ہر نہب کو ترقی اور شوہاد کے استے بھی موقع عطا فرمائے جائے کی بھی دوسرے نہب کو عطا کئے گئے ہوں۔

یہ دلیل الگچہ فی الحقیقت اتنی مضبوط ہیں۔ پہنچنی پاہی التقریں میں دھکائی دیتی ہے۔ بلکہ اس کی حیثیت اس خوش رنگ پر دے کی سی ہے جو کسی بُر خادی پر کا عیب ڈھانکتے ہے اُن کو ایسا ہو۔ بلکہ تھیر اگر ہمکے دلیں ہیں تھیج ایسی ہی لا دینی جمہوریت عملی قائم ہو جاتی۔ اور واقعہ ہر نہب کو ہر سلیوہ ہی آزادی او حیثیت ہمال ہوئی کہ جو اکثریت کے نہب پر حاصل ہے تب بھی قانون طبعتوں کے نہب کا موقع تھا۔ بلکہ ناقابل تردید حقائق ہیں تباہی ہیں کہ ایس بالکل نہیں ہو رہا ہے۔ بلکہ اس کے بر عکس باقاعدہ اوسے تاحدہ دلوں طیوریں پر اکثریت تصور ہیات اور کلچر کو دیر گر تمام ادیان پر عوام اور اسلام پر خوسماً غالباً بکرنے کی گوئش کی پادری ہی سہی۔

مرکزی قانون ای اُر جیں: نعمات او روشن اگر ترقیں جانیوں سے کم بھی و اٹھ ہیں جن جن میں حضرت کے شہری کو بلا امیا نہ ہب و ملت ایک سے تھوڑی عطا تھے گئی ہیں اور اٹھ جیں حضرات میں ک اس تاریخی انعام و اکرم پر نوش جو سکے ہیں۔ بلکن سچیدہ اور دو ایشیوں لوگ خوب جانتے ہیں کہ قانون کے تعلیمات اسی و قسم تھی طور پر پورے ہو اکرستے ہیں جب اقتدار اعلیٰ واقع ہے۔ صحیح طور پر نافذ کرنے کی

یہ جملہ بہادت خود ہمتوں کے تعارف کے لئے کافی ہے۔ آئے  
 بتایا گیا ہے کہ گفتگو جی سے جو ہے پر ملکی کراپنے مان باپ کے کرد  
 ساتھ پیار نکاتے اور دنیا کے گرد چڑھا کر دلے دیوتا اذیل نے درخوا  
 کر ان کے آئے آجے چوچے کے پریوس کے مشاتیات ہیں۔ دغدھرے۔  
 گفتگو جی کون تھے کیسے تھے۔ یہ وہ لوگ جانشیں ان سو

عقیدت ہے جیسیں اس پر اعتراض نہیں کر سکتے لوگ ایسے عقائد  
 یکوں سکھتے ہیں جیسیں ہماری عقول اور علم قبول نہیں کرتے لیکن ہم یہ  
 ہنروں کیسے کہ جو حکومت، ادبیت اور جمیعت کی دعویے دار  
 ہے اس کے سرہست تعلیم میں ایسی کتابیں ہیں جو اپنے نہیں ہوئی چاہتیں۔  
 اور ہم تو کچھ لینا پڑتے کہ جمیعت اور ساوائے حقوق کے ظاہری تریب  
 دنگوں کے پیچے وہ اسلام اور دیگر مذاہب کو انتہی ذہب کا شکار  
 کرنے کا باقاعدہ تصور برخی ہے اور بھیوں کے ذہنوں میں وہ تعلیم  
 ٹھوکن رہی ہے جو انھیں اسلام سے دور تر اور ہنر و ملت سے نزدیک  
 کرنی پڑے جاتے۔

یا چھ اس کا شناخت یہ ہے کہ اس کے قائم کئے چھے ان کوں میں  
 مسلمان اور عیسائی اور سکھ وغیرہ اپنے بھوں کو ٹھہرانا یہی چھوڑ دیں۔  
 اور سرکاری اسکوں پر صرف ہونے والا سرکاری روپ تھا اور اکثریتی  
 ذہب اور چھوٹی باتوں کو جانے نہیں۔ دنی اور ہر طبقہ میں  
 تو بھی کہتے ہیں کام آتے۔

ندیا ہبڑا شاہزادہ کہ ہمارا مخلوق تعلیم کس ذہن و دماغ کا ہے  
 کہ فحاب کی کتابوں میں اُسے وہ مولوی مولیٰ یحییٰ نظر نہیں اُڑ  
 جو عقل و علم کی بارگاہ ہیں "جہالت" کے سوا اور کوئی خطاب نہیں  
 پا سکتے۔ یا پھر جوں انہیں اور ہرے تھسب کا شاخصاً کہا  
 جاسکتا ہے۔

معلومات عامہ (جزل نجح) کی ایک ہندی کتاب بڑے سطہ  
 ہو جو دوسری کلاس کے لئے منظور فرمائی گئی ہے۔ محفوظ (۱۹۳۷ء)  
 میں اسلام و حرم کے عنوان سے ایک بھروسہ پندرہ طور پر میں  
 مذہب ہیں۔ دیجو الراجعتہ ملبی و حجۃ (۱۹۴۶ء)

"اسلام و حرم" کے سنتھا یک حضرت محمد صاحب کا  
 بزم (۱۹۴۶ء) عیسوی میں لکھیں ہوا۔ یہ سورتی بوجک  
(بہت بہتر) تھے۔ لکھا ایک عیسائی ہمارا کے

اس طرح کے نصاہہ پر لعلیم راجح کرست جس میں کسی ملکی ذہب اور لکھوں کو تھی  
 تعلیم و تربیت نہ پایی جاتی نہ کسی ذہب کی تربیت تھیں ہوتی۔ بلکہ صرف  
 اُن علم و خون کا ذکر ہوتا ہوا جس کی دینا میں ترقی کرنے کے لئے مقرر ہیں  
 اور اخلاقیات میں صرف اُن باتوں کی تعلیم ہوتی جو ملکی اعتبار سے نہیں  
 بلکہ عام انسانی عقل و فہرست کے اعتبار سے نہ دیدہ بالا پسندیدہ ہیں۔

یا پھر حکومت پر قابل ذکر ذہب والوں کے لئے اُن کی آبادی  
 اور ضرورت کے تنازع سے علیحدہ علیحدہ اسکوں قائم کرنی اور جھوپوی  
 خزانے کے روپے پر اکثریتی ذہب کی تبلیغ کرنے والے اسکو لوں کی طرح  
 دوسرے ذہب کے اسکوں کا بھی کچھ حق پوتا۔

لیکن جمیں جھکھے ہیں کہ حکومت نے ذہن کوڑہ دنون ہمتوں کی  
 بجائے ایک سری صورت پسند کی ہے اور وہ ہے بخارتی لکھ اور بخارتی  
 ذہب کی تبلیغ تو سچ اور دیگر ذہب کی تحریف و تختیر دیجھندا ہیں  
 سب سے پڑھ کر اور برا و راست حلقہ اسلام پر ہے۔ کیونکہ اسلام ہی دہ  
 دین ہے جو آجھے اور نشوونا پانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ نہماں اور تعلیم  
 میں ایک طرف تو صحت و خایاں طور پر وہ مفہوم ملتے ہیں جن کا کسے  
 تعلق اکثریتی ذہب سے ہے اور دوسری طرف اسلام کی تحریف تھیں  
 اور تھیک کا کام رخیر بھی پہلو بہ پہلو حمام دیا جاتا رہا۔  
 ہلکی اور چھوٹی باتوں کو جانے نہیں۔ دنی اور ہر طبقہ میں

شاندیہ اور انبادرات، جس لاطر اسی رہتی ہے اور اس وقت یوں شرط  
 تعلیم کی جو بیکس (جنیادی)، اور ویڈرین ہمہ سائنسی ہیں اپنیں یکجا کر  
 کوئی بھی اسکوں والائی نہیں کہہ سکتا کہ یہ کسی ایسی حکومت کا اسکوں  
 ہیں پڑھانی جانے والی کتابیں ہیں جو ذہب کے معاملہ میں قطعاً  
 غیر ماندوار ہے اور اپنے دائرے میں صرف ادبیت کی کارفرماں  
 دیکھنا پسند کر رہی ہے۔ بلکہ ان کو دیکھ کر بلوہیں دشک بھی جنم ہوتا ہے  
 کہ کسی بیانے اسکوں کی کتابیں ہیں جو اکثریتی ذہب اور صورتیات اور  
 ثقافت و لکھن کا حکم بدلنا طرف دار اور سچ ہے تھیں اس جانشی کی  
 ضرورت نہیں۔ حسن نو نہ از خروارے میں بیک اور ویڈر مکتبہ  
 کے ایک بھروسہ کا ذکر کرتا ہوں جس کا عنوان ہے۔ "رواہت مند  
 لارکا گفتگو"۔

اس میں سب سے بہلہ جملہ ہے۔

"بہت دن کی بات ہے کہ دیوتاؤں نے ایک بھائی"

جاتا ہے۔ نہ کوئہ محقق کو اگر اپنی کتاب میں اسلام اور پیغمبر اسلام کے باشے میں ایمانداری سے کچھ لکھنا ہوتا لوگوں کی وہی نہ تھی کہ وہ تاریخ کی کتب میں نہ لکھتا۔ یا کم سے کم اپنی اسلام ہی کے کسی ماحصلہ میں سے تحقیق نہ کرتا۔ لیکن ایمانداری اور دوستی سے خالی ہونے کی وجہ سے اُس نے وہ بے مددہ ہاتھیں لکھا ماریں جو یا تو اس کے اپنے ہند کی ایجاد ہیں یا اپنی یہی قسم کے لوگوں سے دردناک ہے پسچی ہیں۔ یا کسی عذر درجہ ایامیات اور لوگوں کی میں درج ہیں۔ سماں کاری مکمل طبقہ انسانیت کے تاریخیں جسپا لیے لیئے ہوئوں میں اور موجود و غائب ہوں گے تو اندازہ فرمائیجی مگر وہ کس قسم کے علم حاصلہ طالبعلیم نکو سایت فراہم نہیں گئے۔ جو لوگ تاریخی حقائق نکل کر اڑاہ جھالت، و تھبب من شد تو ہمارات والزمات سے ید لدریز یہ کلمہ مکھلاتیں ار بلکہ تعداد ہوں ان سے عبارت دافلائق کے شیئے میں ایمانداری اور اپنی کیا اونٹ مسلطی سے۔

کم اپنے ختم مکمل اور کی خدمت میں دل سوزی کیسا تھا عرض  
خوبی کے کروں تعلم اپنے اسکو اور ہر نہیں کہے ہیں اس بیانِ اسلام اور  
کافر اسلام کی تیزی و نجیبیت شامل کر کے اگرچہ اپنے تکوپ کو فتنی  
ٹوپر کر کے تسلیم کے سکتے ہیں اور طلباء کو اسلام سے ہرگز کر سکتے ہیں میں  
اس سے آپ سے کہا۔ اور اسلام کو کوئی قاتمہ نہیں پہنچے گا۔ کیوں کہ جو  
چیزیں آپ علم کے نام سے طلباء کو پڑھائی ہیں وہ درحقیقت علم  
نہیں ہیں۔ اما تمہارے ہبے کو اداری اور مرادی کے نہیں ہیں۔ یعنی تو  
عقلمند اور سے تعلیمات اور غیر مرادہ خیالات۔۔۔ طلباء کا کاروازہ بڑا  
نہیں بڑا جاتے۔ اور بڑا ہے ہوت کہ اس سے کبھی کوئی ملک حقیقی ہوں  
میں ترقی پذیر نہیں ہوں۔  
آپ شاید سرکر کے دروس اور امام کے دروس تدریس کرنے کے بعد۔

اپنے شایدی میں کریور پپ اور امریکے نے اس تدریجی ترقی کی تھے۔ حالانکہ دہان دالوں کا خواہی بندار اسلام کے نزدیک درست نہیں ہے اس کا خوب انتہا رکھا ہے کہ افراد کے عمل اور انکار کے مختلف شعبوں اور دامنے ہیں۔ کریور پپ اور امریکہ دالوں کی اخلاقی حالت اگرچہ بعض مشجوں میں نیحہت ابھر ہے۔ لیکن کردار کی جو خوبیاں ماڈی ترقی اور احترامی ذات کے سلئے درکار ہیں وہ ان لوگوں میں توہی خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً حسب طبقہ و قلم و وقت کی پابندی۔ کاروبار میں بہت بہوت سیں باقاعدگی۔ احسانی فرض۔ قومی چارہ دی وغیرہ۔

ایڈیشن سے ان کا اس اور رطوفت (سے پھر لیا۔)  
اگر یہ یہ کہوں کہیں طرح مادوں کے اذکار کو مہر طوفت  
کے اذکار پر اتنا نہ کہتا اسی طبق مذکورہ کتاب کے مصنفوں کو اپنی طرح  
ہر اخیر متن پر مسٹر امدادی ہے تو حقیقت ہیں مصنفوں کی جہالت و  
حکماقت کا پورا تعاوینت نہ ہے بلکہ جہانت، سعادت، عصمت۔  
اور معاندتوں جیسے جتنے بھی الفاظ اعفیت ہیں موجود ہیں ان ہیں سے  
کوئی بھی اُس شخص کی دلی اگی و ہبیں کا پورا حق ادا نہیں کر سکتا جو  
بُت پرستی کے صعب سے بُڑے اور ممتاز دشمن رکوبی خری جعلی اللہ  
غیرہ و علم کو لحوق بالمشد بتبہ پرست کہے!۔۔۔ پھر اس سے بھی بڑھ کر  
اس شخص کی بیٹھ شوری و نادانی اس کے آخری جملے تراہیز ہے۔  
جس میں وہ بتا رہا ہے کہ حضرت محمد صاحب زندگی سیاسی ہمارا  
کی تعمیم ستہ بُت پرستی کا پھر واد  
معلوم ایت عالمہ کلرنس لفوارڈ نیپاک کتاب میں زین کی  
معلوم ایت عالمہ کلرنس لفوارڈ نیپاک کتاب میں زین کی

مذکی طرف مذکور کے تین یا چار بار شہزاد طرحدیہ بھی ہے۔ اندانہ فرمائیے۔ اگر کتاب کامصنف کی راہ پر مسلمان سے بھی پوچھ لیتا تو اس طرح کی جمل آرڈینان ملک زخمیں۔ یہ کن وہ کیوں پوچھتا جب کہ اسے مسلمان ہے کہ مسلم کے نام پر کہا کیونکہ بالآخر تحریف کرے گا۔ اسے اور وہ اسلئے "تیار تخلف مان بیرون گی" یعنی کہ "اوپر والے" خود بھی علم و چہالت کرتی ہے یا تو اتفاق ہیں یا عین دنیا اور فرشتہ اقتدار سے اخسیں لا برداور تعقیل بنا چکوڑا ہے۔ عبرت یعنی کہ مولانا ابوالکلام آزاد کی وزارتی تعلیمی کے نزیر مایلیوں کو درست نہیں اس طرح کی کتاب سے تخلف مظہر فرمائی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جماعت کے ساتھ مانند برادرت پر محض بھی کافر ہے۔ تھا جماعت ہوئی تو ایک بار۔ تھا جمیں آدمی بھی یا نامسے کتابی یا تسلیحات کے لئے حصہ حمودہ غفاریوں اور داعیات از اہل کوں پر ہیں۔ بلکہ تابعی کوں پر تکمیر یا

چنانچہ بودھ جنتی کو بھارت میں جس طرح منایا گیا ہے۔ اور جس طرح کی تقریبیں صدر جمہوریہ اور ان کے نائب فیروز کی طرف سے عوام نکل پہنچی ہیں وہ اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے تقدیماً کافی و مشافی میں رکھا تھا جو حکومت ہندوستان کی ایک قدر سے سختاً نکل کر نہ صرف اپنارہی ہے بلکہ اس کی طرف دنیا کو رخوت شدید ہے اور اس کے دسائل و ذرا اتفاق اس سمت کی تبلیغ و توسیع میں علی الاعلان کام آئی ہے ہیں اور آتے رہیں گے۔

"بودھ ازم" اگر ہندوستان سے تعلیماً جادا گانا اور علیحدہ نہ ہے پہنچا تب بھی یہ سوال اپنی جگہ باقی تھا کہ کیا ایک سیکھ حکومت کو کسی بھی منہ بھب کی طرف داری تائید و نصرت اور تبلیغ و توسیع کا حق حاصل ہے؟

لیکن ہمارے صدر جمہوریہ نے صاف طور پر کہا:-  
"بودھ نہ بھب کا جو ہر جنہوں دوستیں جذبہ و شامل ہو چکا ہے"

اس طرح معاملہ کسی اور نہ بھب کا نہیں۔ بلکہ اسی اثرتی نہ بھب اور نہ کاہ جاتا ہے جس کے نتیجے رہنماؤں کا دعویٰ تھا کہ سرکاری طور پر اس کے طرفدار اور تبلیغ نہیں ہیں یہ دعویٰ رہنماؤں کے قول عمل سے قدم قدم پر غلط ثابت ہوتا چلا جا رہا تھا لیکن خود یہ رہنماؤں اور ان کے خواہین تاویں دو تجسسہ کا سہوا رائیتے چلے جا رہے ہیں۔ مگر اب جھیٹیں اور اس میں کی کمی تقریبیں سے یہ بات بالکل طے پوگئی ہے کہ نہ صاب کی کتابوں میں ہندوستان کی آنکھ یا لوچی اور کچھ و لفاقت اور طرز نکار کا وجود غرض اتفاقی نہیں ہے۔ بلکہ ایک مطہرہ ذہنیت اور سوچے سمجھو برداام کے مختص ہے۔

ہم بدینی کے نکھلی قائل ہے ہیں نکھلی ہو سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے ہم بڑی خوشی ہے کہ ہمارے رہنماؤں نے بدینی کی بجائے دین داری اور نہ سیاست کو اپنایا ہے۔ لیکن اُنچا درشکانیت اس بات کی ہے کہ جس درجن دنہ بھب کو وہ اپنارہی ہے ہیں اور جس کی دعوت نہیں خلے رہے ہیں اس کی مرتب تفصیلات اور کمل اُنہیں وہ سورہ اور فصیل پیغام و علم اخنوں نے خواہ کے سامنے پیش نہیں کی تھا اخنوں کی اس کا کوئی ثبوت دیا کہ بودھ ازم کا اخباب اخنوں نے واقعی بعد خورد

یہ پیغمبر حی تعالیٰ و ترسیت کے تجویز میں شامل ہے مکنی ہیں۔ قسم اُس سے بہت مختلف ہے جو آپ اپنے بیان میں رہے ہیں۔ آپ سیکھ طرف تو مغربی طرز پر سنگ دہم کی ترقی پر زور دے رہے ہیں اور وہی طرف ایک بالکل بی جد اکابر رہا یعنی مسلط عقائد آپ کے کا مذکور ہیں جباری رکھا جا رہا ہے جو ماڑی ترقی اور خلقی علوم سے داربھی بخشنده والوں کے ذمہ وزرازخ سے تضاد رکھتا ہے۔ اس کا تجویز یہ ہے کہ آپ کے بیان، وہ کوہ اور پیدا نہیں ہو رہا ہو مادی ترقیوں کو تقویت پہنچاتے۔ بلکہ یہ تجویز اور پہنچ طور پر صرف بے کوہ اداری، اشتادھر زاجی، نامغلکی اور لذت پرستی پیدا ہو رہی ہے۔ اگر آپ خود فرماسکتے تو خور فرماتے کہ اسلام ہی تھا۔ بلا شرکت غیرے وہ دن تھا جس کی تعلیمات نصرت یہ کہ مناسب مادی ترقیات سے ہم آہنگ تھیں۔ بلکہ ایک مضبوط کردہ کے ذریعہ مزید ترقیات پر مکانے و نہیں بیکھیں۔ اس کی اگر اپنے فرمات یا ضرورت نہ تھی تو کم سے کم اپنے بھی ذمہ و فکر کے اختیار سے سیکولر اور جمہوری نصانع علم مرتب فرمایا ہوتا۔ یہ کیا کہ ایک طرف دخواہ جمہوریت اور دسری طرف دنہ بھب شی تہذیب کی اور وہی ذات کی تائید و طرف داری۔

ٹکھنڈ بطرف۔ سرکاری طور پر میں نی گئی بودھ جنتی سے اور نہ مدد و ارتیں ارباب حکومت کی تقریبیوں نے اپنی بیرونی حقیقت بالکل ٹھوٹ دی ہے کہ بھارتی سیکولر ازم کا مطلب وہ نہیں ہے جو دنہ و ساضر کی امداد لارج میں واقعی سیکولر ازم "کھلا" تھے۔ بلکہ نہ اپنے صدر جمہوریت کا اثرا رادھا کرشن کے انفاذ ہیں:

"سیکولر ازم کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ مذکورہ جو بھب  
تجسمی محنت سے نکال رکھ لے ہے۔ اس کا مطلب فہر  
یہ ہے کہ وہ اس بات پر بیکھر نہیں رکھتا کوئی نہ نہیں  
صداقت و حقانیت کا اجاہہ دار ہے۔"

یہ الفاظ اظہنی اور صرکجی طور پر بتائی ہے ہیں رکھا جا رہا۔ کی جمہوریت کے سیکولر ہے کہ اس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ بھارتی حکومت کمیتی یہ دعوے نہیں کر رہے ہی کہ فلاں نہ بھب حقانیت کا اجاہہ دار جاکی ہے۔ بس یہ دعویٰ نہ کرنا ہی اس کے سیکولر ہے کہ بالکل کافی یہ رہا کسی خاص نہ بھب کی طرف داری اور تائید و تبلیغ کا معاملہ۔ تو اس کے لئے حکومت بالکل آزاد ہے۔

اگر ایسا نہیں کیا گی۔ بلکہ اور بہت سی فیش ایں با توں کی طرح یہ نہیں۔ بھی بعض فیش وہی تو سوزد رہتا ہے اس کو یقین رکھنا پڑتا ہے کہ اس طرح کی وقتوں پرستیوں سے بھارت کے صلح اور اپنی بھارت کے قلوب میں کوئی صلح تبدیلی واقع نہیں ہو سکتی۔ بھارت کی ایک فیصد بھتائی بھی یہ نہیں جانتی کہ یودہ اذم کیا ہے۔ اس کے اصولوں کوں کوں سے ہیں۔ اس کی ممتاز تعلیمات کیا ہیں۔ وہ ابلو فرشن آپ کی پیشگش پر لیک تو کہدے ہیں۔ لیکن زمیون میں رچا ہوا کوئی ایک عقیدہ اور ایک خیال بھی اس سے اثر نہیں پہنچتا ہے۔ لیکن اخنوں نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ قلعہ اسن ملنے طور پر یعنی بحث ایک ازم کو اختیار کر لیا اور اپنی پسند اور انتخاب کو اس شایقی فرمان کا درجہ دے دیا جس کے باسے ہے میں کسی کو زبان بخولتے کی اجازت نہیں ہوا کرتی۔ اخنوں نے بالدوں کے برداں کیا کہ ہے۔

(نامہ عثمانی)

تحقیق کیا ہے۔ حال تک خود ہما نہایوہ کا مطالبہ لوگوں سے یہ ہے کہ یہی ہیز کو بھی بلا ثبوت نہیں۔

لیکن اس مطالبہ کی روشنی میں ہما نہایوہ کے تغییرات مندوں کا یہ فرض نہ تھا کہ وہ مختلف دنیوں کے متبر علاقوں اور اپنے ملک عقد کی وجہ سے تمام قابل ذکر دنیوں کا ذیع اور گہرا جاتہ ہے۔ اور ایمانداری کے ساتھ دیکھتے ہیں کہ آج کے دن میں اور آتے والے دن میں یہیں سیکھان کی دیانت داری کا تقاضا یہ نہیں کہ وہ ہر ہر دن کی حقیقت کو ذہن سے نکال کر بالکل بے لاس طریقہ پر دنیوں کا تقابل کرنے اور جن ولائیں دیاں ہیں کہ کسی خاص دین کا انتساب پر پہنچتے ہیں من و عن جہوں کے سلسلے پر کر دیتے۔ لیکن اخنوں نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ قلعہ اسن ملنے طور پر یعنی بحث ایک ازم کو اختیار کر لیا اور اپنی پسند اور انتخاب کو اس شایقی فرمان کا درجہ دے دیا جس کے باسے ہے میں کسی کو زبان بخولتے کی اجازت نہیں ہوا کرتی۔ اخنوں نے بالدوں کے برداں کیا کہ ہے۔

”بصدد ہبہ بھی آج کی مشکلات کا حل اور سب اک  
لئے لائیں قبول ہے۔“

ہم جانتے ہیں کہ ہمکے رہنماء ہرگز رہنیں نہیں مانیں گے کہ اس طرح کی تائیں اخنوں نے یہ سچے سمجھے کہی ہیں۔ بلکہ وہ ہملا ہمیں گے کہ یہ سب بائیں خوب سوچی بھی ہیں۔ اور یودہ ازم کا انتخاب ہم نے بڑی دیانت اور انصاف کے ساتھ کیا ہے۔

لیکن فرانی الفاظ کی تعریف کیا ہے۔ دعویٰ بالدوں کے کیف و ذر رکھتا ہے؟۔ وہ اگر سچے ہیں تو یودہ ازم کی خوبی اور ہر ہمیں کامیابیوں کی تبلیغ مع ولائیں کم سے کم اسے وسیع پیلسے پر تو کہیں جتنے وسیع پیاسنے پر ریخ سالہ یو جہاؤں کی کریں ہیں۔ وہ جہتا کو وضاحت اور عقولیت کے ساتھ تجھا ہیں کہ بجہ دست کا کوشاق انوں آجی کس اُجھن کو دوڑ کرتا ہے۔ لوسا عقیدہ کسی ملک کا حل ہے؟ اس کے ساتھ ساتھ بخت اور حق دیں کہ اُن کے ولائیں کی مزدوری یا مضمونی یہ رہے اپنی راستے پیش کر سکے۔ اور ملک کے اپنے علم اور احکام نظر اور ایسا حاصل ہو کر کہ یودہ ازم کے انتخاب کو حکم حاکم مرکزی مقام جاتے۔ ملکیت بلکہ بخوت ہو کر اپنے خیالات میں ولائیں ظاہر کر سکیں۔

## بخاری شریف (زادہ) مکمل

چہارشک میں علم ہے ایع اللہ تاب بعد کتاب اللہ در قرآن کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب، بخاری شریف کا اتنا مکمل اور دو ترجیح آنچہ شائع ہنیں ہو۔ یہ سچی اور بہترین مدارک اور شیوه ہے جو صحیح المطابع کو لاجی ٹھنڈے لیے ہے۔ امام بخاری کی جمع کردہ ۲۷۵ حدیثوں کا سلیس اور قابل اعتماد ترجیح یا کمزور طباعت و کتابت سے اچھے سید کاغذ پر آپ لکھتے تھے جو بنے ہے ماحصل کر سکتے ہیں۔ یہ میں حضور پرستیں میں ہیں جن کی مجموعی قیمت صرف چوبیں روپیے ہے۔ جلد معمولی در تین حلقوں میں روپیے۔ جلد پنچتہ در تین حلقوں میں روپیے۔ ہر حصہ الگ الگ بھجو طلب کر سکتے ہیں۔ اس صورت میں فی وحشتناک نروپیے قیمت ہو گی۔ (مولید پختہ گیارہ روپیے)

مکتبہ شیخلی دیوبند (یونی)

# ایک دوست کو سفرن حج پر خصت کرتے ہوئے

تاج الدین احمد اشقر رام نگری

مبارک بھوتا و خدا میں اپنا گھر بھک کو  
مشقت کر بیان دل گوارا کر لیا تو  
بچا ہے جو قدر اپنے مقدر پر وہ اترائے  
جسی شوق حمنوری تذکرے بھل چاتا ۔ ہے  
کیکو آن کے روشنے کاظف اہم ہوئیں سکتا  
اپنی کو راس آتی ہے حقِ محمد کی!  
سر افراد نے تراویثِ محنت کام آتا ہے  
خدائی خاصِ رحمت کا تجھے پیغام آتا ہے

مبارک بھوکم کی غاک پر بھک کو قسمِ رکھنا  
زم کے اڑو یہم گھومنا بھک کو سالاں ہو  
مبارک ہذا فامت شہرِ مکہ کی فضاؤں میں  
مبارک جامدِ احرام کا زیب بدن ہونا  
مبارک ہو تجھے عزیزات کے میدان میں جانا  
مبارک ہوہہ نمازیں خادع کعبہ کی سمت میں  
مبارک ہو دخیر المشرق پر حاضری دینا  
سافرا جب حصہ پوشاہ طیب حاضری دینا

سلامی پیش کرنا پہلے ہم عصیاں کا خاروں کی!  
ہوا تے کفر سے نہیں بھی جاتی ہیں، یاں کی!  
جو حضرت عطیٰ اٹھا تے ہیں انہیں بھرا ہیں انہیں  
سکون و غافیت کی دندگی دشوار ہے آقا  
کھجور ہم نے زیر رسولی دالتِ اٹھائی تھی!  
غناہوں پر تحملے یہ گھڑی اب تک نہ آئی تھی  
نہیں ہیں ناب عرض و سارِ جیسو دریا لئی  
جو بھولے نے بھی ہم ناہل و نریا رکھتے ہیں  
جھلکیں یا بر سے ہیں نام یہا آپ کے ہیں تم  
امدادِ چشمِ راث کا اگر اک بار ہو جائے  
یقیناً امرتِ بیکس کا بیڑا ہاڑ ہو جائے

# ایجنت اور خریدار صاحبِ بان نوٹ فرمائیں

کم

بعض ناظر یہ حالات کی بننا پر اگست ۱۹۵۶ء

کا تجھی شائع نہ ہو سکیا گا

بلکہ

ستبر و اگست کا مشترکہ ش رہ اگست میں شائع ہو گا، جو حسرہ میں  
یکم ستمبر ۱۹۵۶ء کو سپر وڈاک کر دیا جائے گا۔

ایجنت حضرات پر واضح ہو کہ اس مشترکہ شمارے کی عام قیمت  
۲۳ روپیہ، وسط اگست ۱۹۵۶ء تک انہیں خط کے ذریعہ اطلاع دینی  
چاہیئے کہ یہ مشترکہ شمارہ انہیں کس تعداد میں پیچا جائے۔

منیر نجمی

# بُلی کی طاہری

رامے کیا ہے۔

(۲) آپ کے جواب کے آخر ہے جزو کو بھی جو کاموں میں تصور کر لیا جاتے تو سخت اشکال پیدا ہوتے کام کا مکان ہے۔

اگر کوئی شخص سخت "حالت اضطرار" میں جنلا پڑھا کے مشغول ہے تو اس کے مدد اور عورت الیگی سے نہیں، بلکہ اخلاقی جانشی ایک سلطان مدد اور عورت الیگی سے نہیں، بلکہ اخلاقی جانشی صرف دنوں ہیں بھی امکان ہے اور ان کا فی الحال دلوں کو جلد از جلد منتقل ہو جائے اس کے شہروں کیا وظیری جذبات کی کمیل سکر پڑھ رہے ہیں۔ اللہ دونوں آپ کے اس اجابت و قبول کریں تو بھی آپ کی نظر میں ان کا پھل "زنا" کی تعریف میں آئے گا۔

(۳) آپ کا جواب ایک آخری انتہا معلوم ہوتا ہے۔ جو متکو قلعی دادی ہرام ٹھیڑا ہے۔ اور قیمع حضرات دوسری انتہا یہ کہ انہوں نے محرومی خواہش کی تکمیل کا نام منند کو چھوڑا۔ اور نص کی سر خواہش "اضطرار" اور مسئلہ مقدمہ ان کے کام "بازیہ المفال" ہے چکا ہے۔ مسئلہ زیر بحث کا محل توان دنوں انتہاؤں کے دریاں میں نظر ہے آتا ہے۔

**جواب ۳:**

اس سے پہلے کہ آپ کے سوال کا جواب دوں یہ واضح کہ دنیا مناسب خیال کرتا ہے کہ "بُلی کی طاہری" کے سخت سوالات کا جواب دینے میں چشیر مجھے پیش نظر رکھنا پڑتا ہے کہ بالآخر الوسع خالی تم ہو جاتے۔ اور یہاں جواب ایک منتقل حضور نہ بیان کے کرو وہی استفتہ محروم اشاعت رہ جاتیں۔ یہی وجہ ہے کہ بیشتر مسائل میں مجھ پرست سے گمشود ہے صرف نظر کرنے کے لئے ہون ان کوشون پر گذاشتی کرنی پڑتی ہے جن کا اس سے منتقل سوال سے پوتا ہے۔ اب تھوڑی سی مندر کو لیتیے۔ یہ مندر اٹھ کر تیزی سے امر عذر پر حافظاً ہو جو کہ

- از نکاحِ غی المدین الْأَفْلَک - عادل آباد دکن - متعہ

اسوقت آپ کا پر مغلی بارتہ ملیج نہ کہ سوال ملائیں تھوڑی تسلیم کے سنبھلیں حسب میں اشکال پیدا ہوئے ہیں، ہر کو کہ جواب شافی سے اس امارت رہا ہے۔

(۱) آپ کے جواب کا پہلا مسئلہ یہ ہے: "بُلی کی طاہری" کے سختی کا عقق ہے تو پہلک آنواریہ اسلامیہ بالکل حائز حصہ اور اسے زیرِ علی لایا گیا۔ اور خسرو کو دو ایک ہنریز مخالفت فرمان تھی جنگل خیر غرباً بجرت کے ساتھ ممال ہوئی ہے۔

دوسری طرف آپ کے ترمیم صراحت فرملے ہے اس اشارہ فریبا کہ۔

حضرت ابن عباسؓ کی بیوی طایبہ مودہ کے حکم قرآن کی مندرجہ ذیل یہ رہا

ناظل ہوئی تو مقتطعاً منوع ٹھیڑا۔

بُلی کی طاہری کے مقتضی مقصود چھمے تا فَالْمُكْرِفُ هُمُّ الْعَادُونَ

آیت، حکیم بالازانہ کہ میں ناظل ہوئی۔ حبیب حضرت علیہ شریعت ایمان لا پڑتے تھے۔ اور اس کا مزید قوی ثبوت آیت ۵۶، ۵۷ سے بھی صفات سورہ پر مذکور ہے کہ اس وقت مکہ میں شدید نظم تھا۔

جب کوئی امر سلیم ہے کہ آیت نہ کوہ العبدہ مکہ میں ناظل ہوئی

تو ظاہر ہے کہ اسی وقت سے مقتضی حرام بھجا جاتے گا تو پھر عرب یہ تصریح کر رہا ہے۔ احکام کا فاراد جناب خیر نکل بھی رہوت کے ساتھ مسئلہ اسکا کہوں

رکاوڑا۔ احکام خداوندی کی تعلیم تو اسی وقت سے شرعاً ہوئی چاہئے تھی۔ لہذا آیت کو بالآخری ثابت مدد کا اصل باغذ کو کہو جائی گے۔

(۲) آپ نے حضرت مسعود کے متعلق سوط امام الحکم اور دیگر متعدد حواسے منتقل رہا کہ پرستیں جو از منع کے سلسلہ میں ہیں کے "بُلی کی طاہری" حضورات کی آراء کو آیت نے نظر انداز فرمادیا۔ صحابہ میں ابن عباسؓ بن سعدؓ، جابر بن عبد اللہ، معاویہ، عمر بن حزم، شعبان، ابو زعبیں، عطاء، اطاء، سعید بن جعفر اور شاہدہ بیوی قیقاً کے نے "اضطراری حالت میں منع کو حائز رکھا ہے۔ اس دوسرے مکتب نگری کے تحقیق آپ کی صاحب

مختصر کلام بھی پڑھلے ہے اور علامہ آلو سی کی بیداری تفسیر بھی اور اس بحث کو بھی دیکھا ہے جو علامہ شیراحمد عثمانی نے قرعۃ الہمہ شرح مسلمین کی ہے۔ میرا دل پا ہتا تھا کہ ان علماتے کرم کی علی کا وصوں کو پسے جواب ہیں لے کر مسئلہ کے تمام گوشوں پر درشنی ڈالوں۔ لیکن جمع شدہ فتاویٰ جواب ڈاک کے انبار نے مجھے جبور کیا کہ ہت خضر جواب پر اتفاق کروں۔ چنانچہ مارچ ۲۰۰۶ء کے موال و جواب کو اپنے نظر فراہیں کر دیں تو موال کا جواب دے کر چپ ہو گیا ہوں۔ اور وہ ساری بخشش ہر سنت نظر انداز کر دی ہیں جن سے تیرا یہ جواب کسے کم میں سستے پر بھیں جاتا۔

میں سے یہ فہم ہے کہ آیت حور بالا ہی حرمت مقصودہ کا اصل ماختہ ہے۔ حرمت کا دلخیل اور قطبی ثبوت تو احادیث ہی سنت مدت ہے۔ لیکن متعدد کے سطیں میں پر غیر بحیث میں عویش اس طرح میں آئی ہیں اور دوسرے حد بحث سے لازم آئنا ہے کہ یہ سی بخار مساعاً فرض احادیث ہیں تو اقتضائیں کیفیت تفصیلی کلام کی وجہتے۔ اسلئے میں۔ نہ اس پہلوست سمجھنے لگا کہ یہ چوتھے آن مکہ بات ہے ہمہ دی۔

(۱) ہم صحابہ اور تابعین و تھبہ کا اپسے نامہ میں کا "مالک" ہے خطراء" ملعون بھائی زبانیا ہمہت زیادہ قابل بحث ہے۔ لیکن الگریں یہ مان بھی لوں کریں بلکہ واقعی ایسی راستے ملکتے ہے۔ اور حضرت مولانا سے ستر کو مل لالہ علان حرام مطعن ظہیر الرغدانی است خود رائی "کا ثبوت دیا تب بھی میں عرض کروں گا کہ مسند کی حرمت کا فتویٰ دیتے وقت "مالک اضطرار کے استشار کا ذکر اس طرح ضروری نہیں ہے جس طرح سور کے گوشت کی حرمت کے فتوے میں اس استشار کا ذکر صورتی نہیں ہے، اگر کوئی سوال کرے کہ سور کا گوشت حرام ہے یا نہیں ہے اور آپ جواب دیں گے کہ جرام ہے تو کیا آپ یہ اختر افضل کرنا درست ہو گا کہ صحابہ اپنے سور کے گوشت کے مطلاف حرام ہونے کا فتویٰ کیوں دیا جب کہ وہ مالک اضطرار ہیں جائز ہے؟

یہ تو منطقی بات ہوتی ہے۔ حق ہے کہ میرے نزدیک ان لوگوں کی طبقے درست ہیں ہے، وہ متعدی حرمت میں اضطرار کا استشار کو سمجھتے ہیں۔ بلکہ آنکھوں کی طرف سے حرمت ابدی کا ثبوت مل جانے کے بعد جاتی کی کوئی تجسس نہیں ہے۔ مجب مسٹر ہری ویجی ہے کہ "محکوم اور پا۔" ای مالک اضطرار تو انسان پر پھرے اور جسمانی اچانست پا۔ ناہر ہو جاتی ہے۔ لیکن جنی محکوم کی حالت اضطرار پر سوائے قہارے۔ ملکے اور کوئی قطبی دلیل ملی مکن نہیں ہے۔ اور اس کا دروازہ؟ دیا جائے تو یہ آسانی زنا کا دروازہ مکمل جاتا ہو جوں ہو اسکے پر۔ ہر پسندیدہ موقع پر خود ماختہ اور صنومنی اضطرار کی آڑ میں زنا کر رکھے۔

متعدی کی حرمت اجدی پر صرف قابلیں احادیث صحیح سے ملتی ہیں۔

مختصر کلام بھی پڑھلے ہے اور علامہ آلو سی کی بیداری تفسیر بھی اور اس شدہ فتاویٰ جواب ڈاک کے انبار نے مجھے جبور کیا کہ ہت خضر جواب پر اتفاق کروں۔ چنانچہ مارچ ۲۰۰۶ء کے موال و جواب کو اپنے نظر فراہیں کر دیں تو اب کا جواب دے کر چپ ہو گیا ہوں۔ اور وہ ساری بخشش ہر سنت نظر انداز کر دی ہیں جن سے تیرا یہ جواب کسے کم میں سستے پر بھیں جاتا۔

اب آپ نے چکھے تحریر فرمایا ہے اس کا جواب بھی اپنے حوصلہ بالا گوری کی روایت ہے میں کے دنیا ہوں وہ اتنی قلیل الائچی (۱۳) علامہ شیراحمد عثمانی نے آیت زیرِ تذکرہ کے عایشہ پر یہ لفاظ لکھے ہیں:-

"بعض عفترین نے حرمت شعر پر بھی اس کو استدلال کیا ہے"

علامہ آلو سی نے روح المعانی میں یہ عبارت دی ہے:-  
فلاذَا كَانَتْ دَالَّةُ عَلَى الْحَرَمَ | بِسْ جَبْ كَهْ بَرِيْ (آیت مذکورہ)  
كَمَا سَهَّلَتْ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ | دَالَّةَ كَرِيْوَالِيْ (متہ کی حرمت)  
مُحَمَّدِ دَرْوِيْ مَشْلَهِ بْنِ | يَهْ جَيْلَارِيْ (لے قاسم بن حمدت  
أَهْنَهْ مَارِدَابِنِ أَبْيَ قَاسِمَ | شَانَتْ أَدَرَاسِيْ كَهْ مَازِدَابِنِ المَذَادِ  
وَالْحَاكِمِ وَمُحَمَّدِهِ عَنْ عَائِشَةَ | أَدَرَابِنِ إِلَيْ حَامِنَتْ رَدَابِتِيْ  
رَدَابِتِيْ كَهْ لَسَوِيْ مَيْلَ كَهْ سَوِيْ کَهْ ہے۔

آیت کا ملی ہونا اگرچہ تحقیق مل دیے۔ لیکن ملی و مدنی کی اصطلاح میں ایک غرہم یہ بھی ہے کہ جو آیت مکہ میں نازل ہوئی ہے وہ ملکی ہے۔ خواہ فتح مکہ کے بعد نازل ہوئی ہے۔ الگ اس آیت کو فتح مکہ کے بعد نازل شدہ مان لیں تو آپ کا ذکر کردہ اختر افضل ختم ہو جاتا ہے۔ یہ فهم کچھ بہر اختر افضل کردہ نہیں۔ بلکہ صاحبِ دوح العلائق نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ وہ آیتہ مذکورہ سے حرمت متعدی کے استدلال کو غصبوط نہیں سمجھتے۔ انہوں نے ذکر کیا ہے:-  
وَحَلَّ مَا بَعْنَى عَلَى ذَالِكَ | اور ہر وہ شخص جو توجیہ مذکورہ پر  
صیحہ بنا گئی ہے | استدلال کی بنیاد تک، مکی بنیاد

ہو جاتے گا؟

میرے نزدیک متن یہ ہے کہ اگر ایک سلامان مردا اور ایک سلامان عورت کو ایسے ملک میں رہنا پڑے جہاں کوئی اور سلامان نہ ہو اور تقاضتِ خطری سے وہ بجور ہو جائیں تو بحثِ احتراز شرعی کا سہارا لینے کے انھیں اس حکم سے وہیں آ جانا جائے۔

(۴) آپ کی بات کہنے کی حد تک وہ بہت خوبصورت ہو گمراہ کے لفظی طبع کے نیچے ہو سکتی ہیں وہ بہت بھی انک اور بد نہایت۔ احادیث سریخ سے ایک طرف تمدن کی حرمت تعلیمہ ثابت ہو۔ دوسرے ضمی معاملات میں حالت میں حالت احتراز کے لئے کوئی بیان اور سیار موجود نہیں ہے۔ پھر کیسے ان لیا جائے کہ ہم بس انہیں ہی وہ غلط ہے۔ ہم جب اسلام اور صرف اسلام ہی کو دین حق اور دین خود ایمان کو ابلیں کہتے ہیں تو اس پر بھی بہت سے لوگ ہم انہیں پسندی کا لامعہ دیتے ہیں لیکن ہم کسی قیمت پر بھی اس انہیں رعایت و منصوت کے لئے تیار نہیں۔ اسی طرح متعدد کے باب میں بھی ہم۔ کم سے کم میں میں بن عقیدے کی تائید نہیں کروں گا۔

صاحب تفسیر المدارک کی الفاظ غور کرنے کے لائق ہیں۔

وَالشَّاهِيْهُ عَنْهَا—<sup>۱</sup> اور تبریزی و حرمت مدنگوی یہ ہو کے خلاف فتنہ و اشادۃ تحریمها حضرت عمر بن الخطاب کے ذریعہ خلافت میں علی الطنبور و اقرار الصحابة اس سے منع فرمایا اور عوامی پیغام اہل علی ذاللک۔ وحد علم فارم پر اسکی تحریم ہی شدت اختیار انہمرما کا لوزی قردن علیہ کی اور جلد صحابہ نے اس سے اتفاق منکر و الحضرة کا فوجی معونہ کیا۔ اور یقیناً جانا جا چکا جو صحابہ اذ اخطلوا۔

ایسے لوگ نہیں تھے جو کسی خلافت میں حکم پر صادر کر دیتے۔ وہ تو اگر کوئی غلطی کر دیتے تو اس سے رجوع کریا کر دیتے باخبر حضرات کو معلوم ہے کہ حضرت عمر عن عزیز ایک سرتہ بر سر پیغمبر مہر کی تحریک کرنی چاہی تھی اور ایک عورت کے پہنچنے پر کہ رسول اللہ نے تو ہمیں جہوں کے لئے آزادی دی اور تم پاہنڈیاں لگاؤ جو انہوں نے رجوع کر لیا تھا۔ اگر حضرت عمر کی تحریم ستر ان کی اپنی راستے اور جیسا کے قبل سے ہوئی تو تو صحابہ اس پراتفاق کرے نہ اجھا کو حشر کا درجہ عقیدہ دینیہ کا ہوتا۔ بعض روایات میں حضرت عمر کا جو یہ قول ملتا ہے کہ انا حصر معاویہ میں تنہ کو حرم کرنے والا ہوں تو افک تو اسکے

علام شیرازی حمد فہمان<sup>۲</sup> سے سمع ہم میں نہایت وقیع بحث کرنے کے بعد یہ ہے۔ دام اتحاد حرم المنشعہ فضل شیفت۔ اور ہر عالی مقدار کی حرمت احادیث بالخصوص حسنہ شہریۃ<sup>۳</sup> صیحہ و شہرہ سے ثابت ہے جسے تدقیق الامامة بالقول وقوع ائمۃ قبور کیا ہے اور اس پر اجماع الاجماع علیہ۔ | دائم ہے۔

بے محل نہ ہم کا الگ وہ وہ تجویں بھی ہیں کہ دونوں جو سایہ و صورتے بیان کی ہیں ایک تو یہ کہ آنکھوں کا بعض غزادت میں صاف ہو کر منع کی اجازت دیتا اور بسا یوں ہیں سے کتنے راتی کو جوں کہ کسی قبیل ہمیں ایک طرف یہ راتی تھی کہ صاحبست مانع غزادت میں ان کی بیوان نہ تھیں اور کہاں وقت مرد انگلی کے باعث پرہیز کاری دی اجتناب نے کے لئے سخت شفقت کا باعث تھا۔ حقیقت کی خاطر کے اس بے پناہ قلعتے سے مجبور ہو کر انہوں نے آنحضرت سے یہ ننک لہا تھا کہ۔

الوشن شخصی؟ کیا تم اپنے آپ کو شخصی نہ کر لیں؟ اور اس کے میں پر آنکھوں نے انھیں منع کی اجازت دی۔ اور اس کے بعد ہمیشہ کے لئے منع فرایا۔

شم رہا۔ وہ عینہ انصیح<sup>۴</sup> پر منع فرایا صحابہ کو منع سے بہیش کے لئے عینہ خوار۔

و رسی الرحمہ<sup>۵</sup> یہ بیان فرمائی کہ حرم طبع شراب کی حرمت یک لفحت پیش، بلکہ تریجہ ادائیع ہوئی اسی منع چند بار منع کی اجازت بھی حرمت زن کے تدریجی مذاقج ہیں شامل ہے۔ شراب ہی کی طبع اس زمان میں زن بھی عام تھا۔ اسے بتدریج ختم کیا گیا۔

(۳) اول تو اس طبق کی مثال و ادعیات کی دنیا میں بعض زرعی ہر یوں ہے۔ حست درست بھی اسی میں غیر متعین ہے کہ سمع اکاری موقت کا نام ہے اگر اس کا اتفاق و محسن لفظی تمعن کے ذریعہ کیا جاتے تو علماء کو نزدیک یہ باطل ہے اور اگر لفظاً "نکاح" سے کیا جاتے تو بعض علماء کے نزدیک یہ باطل ہو گا۔ بلکہ "تبت عینہ" باطل ہو جاتے گی۔ اور نکاح ہمیشہ کے لئے قائم ہو گا۔

اب میں بچھا ہوں کہ اگر میں کردہ سکل میں عورت اور وہ فطی جنہی بات کی تھیں کے لئے وقیع نکاح کا سہارہ لے سکو ہی تو اختر عقل نکاح کیوں نہیں کر سکتے؟ مسلمان گو اپنے کا وجود دیجئے اور اس کا عندر ہے تو اس غدر کی صورت میں نکاح موقت ہی کیوں کر

تو اطاعت مخالفت اور المخالفت ہے جو سب سے بہتر پر کرنے کے لئے  
صلح اللہ علیہ وسلم نے اسناد فتویٰ میں کام کیا ہے جو ہمیں کام حکم  
دینا اور گرفتاری سے روکنا ہے جو ہمیں جائز ہے ان کا تفاصیل کر دینا بالغات  
حکم، رسول پر۔

لیکن کوئی تحریر نہ فراز فریض عن الاسلام لی طرف سے جائز ہے اور  
جن شخص کو یہ حکوم پڑا مسند آئندھوں نے جو شیخ کے لئے جائز ٹھپر دیا اور  
جو ارشاد نہیں کیا وہ اگر اس کی حرمت، ان سے تو وہ تو مفت می خواج  
ہوا۔ پس جب یہ صورت حال ہے تو اذان نماز نایابے کا کام جواب پر کام مت  
کرو اُنکے بعد اس کی دو ایسی حرمت سے خوب واقف تھے۔

یاد رکھو۔ اس طبق ہے کہ اُب کہیں مسند کے جواز کا شرع صاحب شریعت  
نہیں تھا۔ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز حوت مطابق شرع ہمیں کی  
تو یہ کوئی مکان ہو سکتا ہے کہ تمام صاحب حضرت عمر پر کیر کرنے کو بدلے  
اُنلائیں کریں اور اُنکی پر نائم ہو جاتے۔

دوسری ہی صورتیں صاحب اپنے کے لئے بعید زیماں ہیں اس سے  
آن کے سکوت و انتیاد سے واضح ہو گیا کہ مسند کے مشروع ہو جانے پر  
آن کا اجماع و اتفاق ہے۔

اب۔ اُب بتلیع ہمکار پر صحابہ کا اجماع ہو اس ہیں یعنی اہ  
نکالنے کا بھی حق کیا ہے۔ اُب ہمیں دی ہر عالیں سب سو بہنیں مسند کی  
حرمت تضمیح ہی سر برے نہ رکھ سمجھ تھے۔ واللہ اعلم بالحقاب۔

**سوال ۲۔** اذن نظام الدین غرض ہوئی دفتری یا بگال، اتفاق

ہم ایکا چیز ہے؟ کہا ہا ہے کہ ہر اُب می کے ساتھ ایک ہزار  
ہوتا ہے۔ اور جب آدمی مریاں ہے تو وہ ہمیں مرتا ہے۔ بلکہ اُن کو قوت  
منصب احتفظ کرنا و تھانعید کرنا و منع کرنا حکم تاریخ اختری۔  
پڑھنے سے وہ ہزار بھی دن ہو جاتا ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

(۲) شیخ سعدی کی حصت کیا ہے؟ کیا واقعی حنفیوں نے شیخ سعدی  
ہوتا ہے اگر وہ اس کے نام پر کھڑا یا سرینی وغیرہ خصوصیت سے تبار  
کر کے سامنے رکھ رکھا رکھا تھا تو کہیں تو وہ تکلف پہنچا ہے جو ہم شیخوں  
السان کے اندر (خواہ مرہ ہو یا حورت) حلوں کر سکتے ہیں؟ اُب اسی۔

پوچھنے ہے تو اس سے بجا تک صورت کیا ہے؟

(۳) عرصہ جو ایسی نے انجام کو شروع کر جان القرآن رہا ہے اس  
ایڈیٹر الالعلیٰ کو درودی ہے پڑھا جائے جس کا مفہوم پڑھا کا استخارہ کی

روایت بالاتفاق ہے میں بحث ہے دوسرے اگر ان بھی لیبر کر جھپٹ  
غمزہ ہی۔ کہ افاظ ہیں تو اس کا یہ طلب ہرگز نہیں کہ حضرت عمر نے  
بطور خلیفہ یا ذاتی حیثیت سے سعد کی حرمت کا اعلان کیا بلکہ اس سما  
ہی سبھی میتھے کہا ہا ہے کہ حرم الشافعی تجدید داخلہ اول ایام  
ابو حیفۃ در حرام کی شان ہے نہیں کو اور حلال کیا ہے ملکہ ایسا ہی  
لے، اس کا یہ طلب ہرگز نہیں پڑتا کہ دلوں امام اپنی طرف سے کوئی  
حکم شرعاً تصنیف کر رہے ہیں۔ بلکہ یہ طلب پڑتا ہے کہ ان بھی  
سے ہر ایک پر دلائل شرعاً میکنے کے مستقل دین کا یہی مسئلہ ظاہر  
ہے اسی طرح حضرت عمر کا خود کو حرم شرعاً کہنا بھی یہی طلب  
رکھتا۔ ہرگز اعلان پر احادیث بوجہ سے متد کی ابھی حرمت ظاہر  
ہوئی اور انہوں نے اس کا اعلان ہاں کر دیا۔ صحابہ کو الگیوں خوب  
علوم قابل متعجب جائز ہے جو کہ اس کے بوجود اعلان عمر پر انکا  
مشتمل ہے کہ دیباں بھی خور پر ثابت کرتا ہے کہ ان کے نزدیک بھی  
یہ جو اس سوچ ہرگز کا ہے اور حدیث رسول نے متفہ کو جیش کے ساتھ  
حرام کر دیا ہے شیعہ صفات اس کو حق پر فراہم ہیں کہ صحابہ بطور  
”لئیہ“ کے خاموش پڑ رہے ہیں۔ لیکن یہ بظاہر ہے ضرر سی باتی الامر  
لئی خداونک ہے اس کا حال جھاتا ہے کہ من بعدہ میں میں میں میں میں  
کیجئے۔ اگر متعجب جائز لئے ہوئے اس ابھیں صحابہ کی غوثی بلکہ انہیں  
اور حضرت عمر سے موافق تھے ”مان ل جائے تو شیخ ابو مکر الراذی  
الجهاد فریط ہیں۔“

**فلا يخلوُ إِلَّا كُلُّهُ مُحَمَّدٌ**  
پس پر دیکھو سوار کی توشی و النقاد  
و جھین اماں یکوئی متنا  
و مصالح سے خالی نہیں۔ یا تو ہو کوچھا  
کوئی تو علم تھا کہ مسند سورج نہیں ہوا  
بلکہ جائز ہے اور ایسا کہ مسند احمد  
لئے خداونک چرچھکا الحواس کی حضرت  
عمر کے اعلان تھے میں میں میں میں میں  
کوئی تو علم تھا ایسا کہ مسند سورج نہیں ہوا  
بلکہ جائز ہے اور ایسا کہ مسند احمد  
لئے خداونک چرچھکا الحواس کی حضرت  
عمر کے اعلان تھے میں میں میں میں میں  
یہ صحابہ کے حق میں ہرگز نہیں ہوا  
عیناً اور قد وصف حمد اللہ ما تعا  
بالحمد خیر امة اخرجت اللہ  
یا صورت بالمعروف و بمحروم  
و صفت قرآن ہیں۔ یا ان کیا ہر کو وہ

کوئی حقیقت نہیں بلکہ شیطان، اُنیں جانب سے دوسرا ہے۔ لہذا استخارہ کے متعلق صحیح اہمیت فرمائی۔

### جوابت :-

ذکر آفیداً و لَا أَخْلَمُ وَأَسْتَ حَلَّهُمُ الْعَيْوَبُ الْمُؤْمِنُ  
إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرٌ يَعْرَفُهُ فِي دُنْيَا وَمَعَافِي  
ذَعَافِهِ أَمْرٌ بِي فَاصْدِرْهُ وَكَسْتُهُ لِي شَفَرَةِ دِرْفَتْ لِي  
مِنْ هُوَدَ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرُ شَفَرٌ فِي دُنْيَا  
وَمَعَافِي ذَعَافٌ بِهِ فَاصْدِرْهُ أَمْرٌ فَاصْدِرْهُ وَكَسْتُهُ وَأَخْعَرْتُهُ بَعْدَهُ  
وَأَسْدِرْهُ لِي الْحَيْوَانَ حَيْثُ كَانَ شَفَرٌ أَرْضَتْهُ بِهِ۔

یہ دعا اور دعویٰ لعل پڑھنے کے بعد پڑھی جائے۔ دعائے  
پڑھنے درود و شناس پڑھنے کی خوبی ہے۔ هذہ الامر کی جگہ وہی تقدیر  
رکھنے جس سکلے استخارہ کر رہے ہیں مثلاً ہذا النیم ہذا السفر  
وغیرہ۔ اس کے بعد با وضو قبل اُٹھنے پر کوئی سوچے  
اور سوکر اُستخانے کے بعد پڑھنے لظہ معاملہ کی ابتدا

حدیث کی ایک نادر و قریب ترین کتاب  
جس فیصلہ پر دل طعن ہوا میں انتشار  
کر کے۔

ظاهر ہے کہ دل کے انتہیان  
شہروں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگردین میں ستر کیلے ترقی کیا ہوا  
کوئی تفصیل طور پر تایید نہیں  
کہا جا سکتا۔ لیکن انسان کے  
بس میں اس سے زیادہ کھجور  
نہیں ہے۔ کوئی اس سے مسرووں یا کوئی  
اوہ عالم اگر حدیث میں وارد ہو  
تفصیل بھی کتاب ہی میں نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتابات مقدمہ  
کے وہ فوہجی شامل کتاب ہیں۔ کاغذ معدہ سفید  
اس طریقہ استخارہ کو غلط بنا آئے  
 تو تم نہیں لمحے آٹھے۔

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

یہ بھی مکن نہیں ہے کہ نام دیگر اپنے مذہب اپنے مذہب ترک کر کے نام  
تقبل نہیں۔ اس نئے جو بڑی شوہریں کے اسلام کو اس کے اصل مقام  
سے بٹانے اور اس کی یقینی و سبی مثالی کو کینے کی کوشش کی جاتی ہے  
اوہ شاہد ہے کہ پہلے بھی اور اج بھی خور مسلمانوں ہی کے لیعن افراد نے  
وہ شورہ کو اُس بچتی طرح تسیل کر لیا ہے جو تکاروں کا سرخ گھلنے  
قدور کر لیا ہے۔

بچوں پاکے نزدیک دیکن دستت فیلے اسلام میں یا بالکل  
جاگر نہیں کہ کوئی سماں خالص بدی اسلامی عقائد و اعمال میں سے چندیا  
ایک بھی اقتدار کرتے ہوئے جائز نہیں کہ جو مرتبہ کام انتہا حاصل ہے  
وہ کسی اور تاب کو بھی نہ۔ درستے ہوئے کی دعائیں اور اشک  
اور بھن وغیرہ کو آیا ہے کہ انہیں اور ادھیر مسنون سے جو طریقے کی جائے  
ہے ہے۔ کافی ساف صاف ترک اسلام کر دے۔ غر و نظر کے انتشار  
اور عفانگ احوال میں اس سی۔ سہکیں اچھا ہے کہ آدمی ہم کوئی سا  
لیک مذہب۔ اعتقاد کرے یا سرسے مدد ہو جائے۔ جو لوگ سورہ فاتحہ  
اور گفتگو شلوار کی کارکے سمجھتے ہیں کہ مسلمان ہاتھ رکھنے ہیں اس  
ملکہ فتحی کو دوڑ کر لینا چاہتے۔ اور الگستانات کے ہر سڑھے دہ ماروں اخوت  
الیسا کو ہتھ باخیں بالغہ ان حالات سے فرار فتحی اور راجا ہم نیا وی  
مناسنگ کے نئے تھوڑی بہت صیحت تو نیز عرض دیا جائے تو کرستے ہوئے  
اک دم اسلام ہی۔ سکھ جانکو نکر قابوں قبول ہو سکتے ہے۔ اج کو شیشہ  
گھر ان عقول وہم و حدیث اور یاں کو چاہے سکتے ہی جسیں نام دیں۔ لیکن  
انسانی تاریخ میں کبھی بھی تغواہ قتل اور انتشار غالب و نظر میں فہید  
تلخ نہیں نظرے ہیں۔ اول امر مذہب کے تلخ سیاست صفت و پیشا فی ہی  
ہے ہیں۔

**سوال شہ**۔ نام نام معلوم خرید ار ۲۹۔ اسلامی خلافت  
یہ کہنہ ہے کہ اس وقت دنیا میں کبھی بھی مکمل اسلامی حکومت  
نہیں ہے۔ اسلامی حکومت میں یا اسلام میں بادشاہ کی گنجائش ہی نہیں ہو۔  
جو اب ہیں یہرے چند رفقاء جن میں ایک مدنی امامہ علماء میں ہیں تو  
ہیں اس وقت عرب "جہاد" میں مکمل اسلامی حکومت ہے۔

شاہ عبدالعزیز بن سعود اُس مسئلہ اسلامی حکومت کے بادشاہ  
ہیں۔ اسلام میں بادشاہ کی گناہ قش ہے۔ مثال ہمیں یا یہ کمیت حضرت  
صلحائی اور عالمگیر اور ننگ نہیں۔ اسلامی حکومت ہر بادشاہ کو گروہیں

کام ہے جوں اور کوئی کام نہیں ہے۔ سید جویں ہی بات پڑھ کر اُسی  
و رکھنا اسلامی شمار ہے اور ایک شخص جو اسلام کو پڑھ کر تباہی شمار  
کی اہمیت و توجہ سے انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ طریقہ شخص غلط اور  
قشدار ہے کہ داڑھیوں کو برادریوں سے تباہ جانے کا طریقہ حاری  
رکھا جائے اور جہاں کسی کی ایک سہمت سے لم معلوم فی است فاسق  
ٹھیک را جانتے۔ سچ یہ ہے کہ داڑھی کو اس حد تک رہوں ادا پڑھنے  
جس حد تک داڑھی کے سن اور سلیمانی کے سنے کو زدن ہو۔ اُس پر  
زیادہ تر شوادی کو محض برائے نام رہ گئی تو لگا ہے۔

### سوال ۷۰۔ دالھا

بیکٹ ایڈیٹ کاچ بھلکنڈ جو واردہ همارے مذاق کی ایک  
شان ہے۔ غلت مذہب کے لوگ بلحاظ اپنے ہبہ و لوت ایک دل  
کھلستہ تپیٹ پرست ہوتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ صبح و شام پر اپنے  
بھی کرتے ہیں۔ جس میں چاہے مذہب کے عقائد پرست جائے ہیں مذہب  
ہندوں کی بھکوت ٹیکتے اسکے ساتھ مسلمان کی سرورہ فاتحہ ایک سورہ  
اعلام بعد توزیع مسیہ اسکھوں اور سیاسیوں کی پکھ دعائیں ہیں۔ ہر  
ایک پر لازم ہے کہ سبھی حشمی دعائیں پڑھے۔ لازم سزاوارت ہے  
کی وجہ سے پرنس ایک لکھتے پڑھو۔ ہے۔

### جواب ۷۰۔ جم

غیر مسلموں کو خوشی بھی سے یہ حیرت کئی رہی ہے مسلمان  
صرف اپنے ان دن کو ہی بھیتے ہیں اور باقی تمام دنیوں کو باطل قرار  
دیتے ہیں۔ اس جیاہی تھی۔ جس میں ترکیم کردی کی جیسا کہ کوشش لائی  
ہے اب آج کی خاہبر پرست اور سماق کارڈینالیاں اسکے بندوں یہ کہا  
جاتا ہے کہ ان اسلامی ہی کے حق ہوتے کا دعویٰ ہے کہ اس تصور کا دل  
اوہ غیر جموروئی فعل ہے۔ ہر دن اچھے احکامات پرست ہے اور ہر دن سے  
نچات ہو سکتی ہے۔ کیا حرج ہے اگر آجی نام ہر دنیوں کی اچھی تھی  
ماں ایضاً انتیار کر کے روادار اور فراخ دل ہونے کا ثبوت ہے۔

یہ خوبصورت شورہ بظاہر تو رہا اور افراد نظری کو ہوت  
ہیں جس کی بھائی ہے۔ لیکن اس کی بھروسیوں میں یقینت پوچھیدہ ہے کہ  
اسلام کے سوا کسی بھی مذہب کے پاس اپنی جامعۃ اور تطہیرت کر کے  
محبوط دلائی نہیں ہیں اور کسی بھی ہیں جو بتوانیں ہے کہ قتل و مہمہ میان  
میں اسلام سے بہتر فہمیں دھلا کے۔ لیکن مختلف وجوہات میں سید

ہب راہی فرمائی تھیقت سے آنکھ نہ سوادیں۔

### جو اپت :-

(۱) ہائے یہاں یہ بھی ہے اور بھیت سے ہے کہ جب ہمارے یہاں اللہ کی کشادی کی تاریخ آتی ہے تو کتنے کے والوں کو آدمیوں کو جمع کرتے چہ اور سب کے سامنے اس خط کو ٹھوٹا تھا ہے جو وہی کے پار ہے ایسا ہے۔ اس خوشی میں وہی کے والوں مغلیقی ماں کوئی نہ رہیں ہی ان لوگوں میں جسم کرتا ہے۔ ہم لوگ میں بخوبی سیستہ ہر کوچھ شہنشہ اسے ہمیں تاریخ زرداری ہے اور یہاں یہی اصول خلافت کی خلافت ہے۔

(۲) یہاں فواز شر اس سکے بھی وافق کرتا ہے کہ آیا ہو تو ان کو بال مقام اپنے پایوں پر یا سیل و خیرہ اشیاء استعمال کرنا کہا ہے؟ اور مردوں کو کہا ہے؟ کی تھیں اشخاص یہ اشیاء استعمال کرتے ہیں اور ہماری قرار دیتے ہیں۔

### جو اپت :-

(۳) ہم نہیں کہ کہ اس باب میں کس نئے حدیقوں کا ثبوت درکار ہے، مشریعی نہیں میں اسلام نے ہیں ان تمام طریقوں کی اجازت دی ہے جو دین کی اصل یا فرع کے خلاف نہ ہوں۔ وہی دلے اگر ہاہر ہے آئے اے لے برائیوں اور مفہومی دوست احباب اور عصیزہ اقریباً کو دعوت کھلاتے ہیں تو اس میں استفادہ اور تسبیس کی کیا ہے، جو وہ اس بحث کو ناہماز جانتے ہیں اُن سے دیں پوچھتے۔

(۴) اسے عی ہم نہیں کیجئے کہ اس میں "ناہماز" کیا ہے مگریں لگانے یعنی نکاح مطہر چنانی لیکن خوشی کی ایسی ہے۔ اور خوشی کا عمل الہار اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری ہی کا ایک طریقہ ہے۔ اس پر اقتراض کیوں؟

(۵) پاک خدا دوست ہے۔ اس کے درست ہونے پر تکمیل ہو جاؤ۔

**سوال :-** مساز علام رسول مبلغ قریب یا غربی پاکستان۔  
پڑشاہ کرنے کے بعد اسی کا ڈھیلہ اینا ضروری ہے۔ کیا اس طرح پاکی حاصل ہیں ہو سکتی کہ پڑشاہ کرنے کے بعد پانی سے انتہا کر لیو؟ دیسے قعام سماں کی کتابوں میں ہمارت کے بیان ہیں ڈھیلہ اینا لکھا ہوا ہے، لیکن یہ ضروری ہے؟ لیکن اس کے بغیر پاکی حاصل ہیں ہو سکتی؟ اگر ہو سکتی ہے، تو اُنہیں ہو سکتی تحریر فراہیں۔ یعنی ڈھیلہ لئے پیریاں سے دھولیئے۔ تاکہ یہ ہوتی ہے یا نہیں؟

**جو اپت :-** مفت عقل۔ تاکہ دونوں طرح بانی سے استغفار فضل ہو۔

اپ کا اپنا درست ہے۔ صرفت علم و ادب کی طبقہ کے بعد جمیں نہیں ہوتے جس نے کسی ملک جن قرآن و کمال اسلامی نظام کا نقاد کیا ہے۔ بحسب یہ اور جامی کے بھرپور تاریخیں یہیں ہیں جو اپنے تکمیل ہوئے تھیں اور اسی طبقہ کا جو مسلمان ہے تو یہاں سامنی اصول خلافت کی خلافت ہے۔

جو بزرگ حضرت سیدنا اُن اور نگارنگار کی مذکورہ اسلامیں باشہرت کا ہوا نکال رہے ہیں وہ اسلامی تبلیغت اور اخلاقیں جوں ہوتے۔ حضرت مسلمان علی (علیہ السلام) کے شہنشاہ ہیں اور خوب ہیں، دلوں ہی باتیں ان کی بادشاہت، کوئی سلام اور کسکے نئے نادیں استیہاد ہیں وہی ہیں۔ اور اور نگر ندیہا دافی طور پر خواہ۔ یہی ہے جو بزرگ دوست کیتے ہیں۔ لیکن اسی کا مقام اسلامی خلافت، کا اہمیت صورت، باشہرت نگار زیادت بحث ہم اس پر اسی سیئے نہیں کرتا جا سکتے کونکوں کی مناسنی رسمیت شکپاس ملکے سے تھام تھاما۔ کہاں کون خلافت کو حکمت پر پھر دیتا ہے کہ اس کے پاسے میں لکھ آفریشیاں ہوں۔ دیکھنے کہب اور کہاں خلافت کا ہر جہان اس طریقہ ہوتا ہے۔

مولانا مودودی اور مولانا مدنی کے بانیتے ہیں اپ کے کیا تی دو سوالات لائیں اشاعت نہیں ہیں۔

**سوال :-** ازالہ احمدی اسم صلنوب و غربی پاکستان، مہاجرات عرض یہ ہے جو اپنے یہاں قریب چھاہ سے جامیکے اندر کچھ اخلاقیات پیدا ہوئے ہیں جو جنس سے سندھ مذہب ہیں۔

(۱) طیکیور کی شادی میں جو اشخاص پاہرستے اُنہیں (براتی)، اور لڑکی والا ان کے ساتھ اپنے عزیز و اقارب دوست و برادر وغیرہ کو دعوی کرتا ہے۔ اور لڑکی دلے پر کچھ گراں بھی نہیں نہ کہا کیونکہ وہ اس مقابل ہے اور اس خوشی کو دل سے کرنا چاہتا ہے؛ وہ عاصی کرتا ہے کہ آپ لوگ میری خوشی میں شرکیے، ہوں اور سب کو خوشی لکھنے کی دعوت دیتا ہے۔ کھانے کی دعوت کو سب ہائی، بخشنی مظلوم کر لیتے ہیں۔ چند اشخاص اس لکھنے کو ناچاہتا ہیں۔ اسی تھیں۔

آپ یہاں فواز شر اس سکل کو تعریف کی، دیکھیں، دیکھیں۔ آپ کی فرمائیں۔ معرفت حدیقوں کا ہوا اسی سکل کو تعریف کی، دیکھیں، دیکھیں۔ آپ کی

ایک حدیث کہتے ہیں کہ صاحب قبر کے اور پر جو لوگ مرنے کے  
مل گرگر (اوہ نعل) مسجدہ کرتے ہیں وہ سیدہ کی تعریف میں نہیں آتا۔ بعد  
اُس شخص کو خصل کا ہی نام ہے وہ کہ ناز میں کیا جاتا ہے۔ اوندھا منہست  
بل جو گئے ہیں یہ سیدہ کی تعریف میں نہیں آتا۔ میں کہتا ہوں کہ اس  
معنی بھی سیدہ کی تعریف میں آتی ہے۔ کوئی لوگ مختلف طبقہ اسلام کے زمان  
میں ایسا ہی سیدہ کیا جاتا تھا۔ ایسا کوئی سے کہنا پڑا۔ یعنی دیگر۔ مگر وہ  
یعنی ہی باحت پر اُس ہی۔ براءہ کرم جواب سے طبق فتنیت کہا یا سیدہ  
ذکورہ بالا سیدہ کی تعریف میں آسکتا ہے یا نہیں۔ اگر آسکتا ہو تو کوئی  
قرآن دینیں دیجئے۔ اگر صاحب صحبت کی جدت دُور ہو سکے۔

### جو اپنے :-

اُگر قریب اور نکھلے میں کہنا سیدہ کی تعریف میں نہیں آتا تو حادثت  
چالات کی تعریف میں ضرور آتا ہے۔ جو صاحب اس کے سیدہ نہ کہتے  
پڑھ رہے ہیں اُن سے یوچھے کہ اس مجنونا نہ حرکت کی آخر ضرورت ہی کیا  
ہیں آتی ہیں۔

یاد رکھیے۔ سیدہ انکسار و تذلل کی آخری اور انہی اسی شکل ہے  
اللش کے سوا کوئی اس کا تخفی نہیں کہ انسان اس آخری شکل کو اس کے  
لئے اختیار کرتے۔ اور جو علم اس شکل سے خلا جائدا ہو وہ بھی لائق پر زیر ہے  
قبر باری کی تھی تو گوس کو برپا کر دیا۔ ہلاکت ہے اُن لوگوں کیلئے جو اسلام  
کی سر اُکستی چھوڑ کر تو تم وہیں اور جمالت اور حماۃت و مفاہمت کی راہ اختیا  
کرتے ہیں۔

### سوال:- ارشاد حسنیں - مطلع عادل آباد - دیجیسٹر

**سوال:-** ارشاد حسنیں - مطلع عادل آباد - دکن - سنتن

نماز مسجد و در کعت فرض کے بعد کئے سنتن ہیں اور عذر و فرمومتوں  
کے متعدد کی احکام ہیں بعض لوگ بعد نماز عشا سیدہ وغیرہ میں بعد نماز  
دعا فی سیدہ کر ستے ہیں اس کی کیا مفہوم ہے کہنے پر بعض لوگ کہل کر کہتے  
ہیں اور بعض لوگ قرب کی سیکھی میں انگلی رکھ کر تلقین کرتے ہیں یہ کیا ہات  
ہے۔ سیر اخیال ہے کہ قرب نماز نہیں سکتے تو پھر تلقین کسی ۹۰ مسال  
کا فر آن و ملت سے متعلق جواب دیں۔ جواب ہوتے ہے۔ قلت براءہ  
ہم ہاتھی یہ نہ فرمائیں کہ یہ سلسلہ فلاح نتایب ہیں یوں ہے اور فلاح کے  
پاس یہ تلاقاں ہے بعض ہر یوں ہے اور بعض ہیں یوں۔ ہذا یہاں  
اس کی کوئی وقت نہیں۔ سمجھ توہرا وہ آنہ دلست سے اسکو سمجھنا  
چاہئے ہیں۔

عقل تو یوں کہ استنجار کا تقصید پاکی حاصل گرنا ہے اور نجاست کو زائل  
کرنے میں پانی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ نقل یوں کہ رہا یا بات معتبر ہے  
پانی ہی کی اضطراب نظائر ہر ہوتی ہے۔

ترددی (باب الاستنجاء بالمار) میں ہے:-

عن عائشۃ قالالت مُرثیٰ  
حضرت عائشۃ رضیتہ درودی ہے کہ انہوں نے  
عورتوں میں کہا تم اپنے شوہروں کو پانی  
اُتر کی جگہ ان یستطیبو و  
بالنماء فانی استحبی هم فان  
سے پانی حاصل کیتے کا حکم ہے دو ہمیں  
حکم دینے ہوتے شرعاً ہوں یہاں یوں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکا کہہ قدر یعنی  
کان یفعلہ۔

قال ابو عیینی هذا حديث  
حسن صحیح رعایة العمل عند  
أهل الصالحة بمخارون الاصحاح  
پیش ہے علم کا انہوں نے پانی سے  
استخوا، کہ کیونکہ اذبار کیا ہے۔ اور الگیرہ  
ڈھیلوں سے استخوا، ان کے نزدیک  
کافی ہے۔ یکو پانی سے استخوا کو دو  
زیادہ پسند کر سکتے ہیں۔

ظاہر ہوا کہ ڈھیلوں سے مقابله میں پانی ہوتا ہے۔ وہ دوں کو جو  
کو دیا جاتے تو کیا ہے۔

### سوال:- ارشاد حسنیں - مطلع عادل آباد - دیجیسٹر

ایک مریض جس کی نندگی کی کوئی ایسید نہ ہے ہر اور خدا کے  
فضل و کرم سے شرط قلاب ہو جائے یا کہ ممکن نہیں ہے باس جو بدلہ  
تو یہی حالات ہیں اگر مریض کے سر پرست اور ادھر اور اُنکے بکرا اور بچ  
کو کے غرباء و مسالک میں اور دوست احباب یعنی قریبیہ اور بیویوں  
کہیں کہ یا اشتبہ یا ذیجہ مدنظر کے صدقے ہیں اُنہیں اور فنا کو کوئی کاشتہ  
کر۔ تو کیا اس طرح رفعی کا نام لے کر ادھر اور اُنکے بکرا اور بچے اور فنا کو کوئی  
حدیث کی روشنی میں کہاں تکشیح ہے۔ اگر توانیاً جو طبقات اس کی  
دو گوں کو جائز ہے اور کُر، کو جائز نہیں۔ براءہ کرم جواب سے طبق فتنیت  
جو اپنے :-

اس زدیجی میں کوئی خرابی نہیں۔ کسی بھی خوشی۔ کے موقع پر اللہ  
کے نام پر قرائی کرنا ہے۔ ہذا چالپتے۔

### سوال:- دیجیسٹر سجاد

نہیں ہے کہ مر جو اولیاً واقعیت ہماری ہر وہ بات سُن لیتے ہیں جو ہم ان سے غائب ہو کر ہیں۔

فتوے کی فتویٰ کتب سے آپ کی بدگمانی حد سے متباہ فتنے ہے۔ تقطیعیان کرام جو اپنے فتاویٰ میں مالکیگری و درستار و خیر کے عملے دیتے ہیں اس کا یہ طلب ہرگز نہیں ہوتا کہ کتنا ہیں بھائے خود مسائل کا منصب و خروج ہیں۔ بلکہ طلب یہ ہوتا ہے کہ جو نکری کتنا ہیں ملادنے قرآن و سنت کے ترتیب سے بعد تحقیق بخ مرتب کیں ہیں۔ اس سے انہیں دیتے ہوتے فتویٰ مسائل اکثر حالات میں درست ہی ہوتے ہیں اور آدمی برادر است جما حشط طوبیت سے نجات ملے۔

ہاں الگ کوئی شخص ان میں دیتے ہوتے کہیں نہیں سنت سے قرآن و سنت کی نیاد پر اختلاف کرے تو کوئی سلسلہ ہے اور چونکہ کلاس کی راستے زیادہ صفاتی برحق ہو۔

## جو ایڈٹ:-

نماز جمعہ کے بعد احادیث سے چھومن کا یہہ چلایا ہے۔ چار ایک ساتھ اور دو ایک ساتھ، خط کشی، الفاظ انجمن ہیں، جس سے جواب کیا جائیں۔ بعد نماز دعائی سجدے کا کوئی ثبوت ہیں قرآن و سنت سے نہیں ملتا۔ اس نے ہم اسے داعلی بدهت کیتھے ہیں۔ اگر کسی کے پاس اس کے مشرع ہونے کی دلیل ہو تو ہیں آگاہ کرے کن ہر کلر لکھنا اور قبر کی مٹی میں انگلی، کہ کر تھیں کرنا ہی ہے اسے علم سے باہر ہے۔ جہاں تک ہمارا ناص مطالعہ ہے کوئی معتبر روایت ان ہر دو امور کی شروعہیت کے لئے موجود نہ ہے۔

قوایں میں سکتے ہیں یا نہیں؟ اس میں بڑی بحث ہے۔ حضرت مائتھ رحمت اللہ علیہ اس کی قیمت پر نہیں باتیں کہ مرغیہ میں سکتے ہیں۔ اور ہم مصدق بخنوں سے جس تجوہ پہنچے ہیں وہ یہ ہے کہ، بعض مردوں کو بعض خاص باتیں اللہ تعالیٰ سُنوا دیتے ہیں اور یہ یقین، محدث

# ہشتہ مکمل و مدل

## رعایتی قیمت میں

غیر جلد کی عام قیمت پندرہ روپے ہے، لیکن ہم سے بارہ روپے میں طلب فرمائے (جلد و روز جلد پندرہ روپے) کا فریخت کیا جا رہا تھا۔ لیکن اب کوئی جیسا روشن دلائلی حقائق اور حاصل تکمیل نہیں کیا جاتا۔

جیسا روشن دلائلی حقائق اور حاصل تکمیل نہیں کیا جاتا۔

## شاہنامہ (جدید) کی قیمت میں

**خاص رعایت:** - شاہنامہ (جدید)، ارنست پیر اوپنیسو طہ جلد کیسا تھا یا نہیں پر کافر دخت کیا جا رہا تھا۔ لیکن اب کوئی دلائلی حقائق اور حاصل تکمیل نہیں کیا جاتا۔

غیرہ اول کی زندگی پر ایک تحقیر کی جائیں کتاب معتبر و دایات کا بوجوہ، جسے مولا نما لامعہ احمد العین

**حضرت ملکر صدیق** نے دلکش نہان و بہان کا جامس پہنایا ہے۔ اسے پڑھ کر اپ کا بیان

تاذہ ہو گا۔ قیمت صرف ۳۰/-

# اسلامی حکومت کے والیاں و اعراں

از جناب ابو محمد امام الدین ام ننگری

اگرچہ اس نمون کا سلسلہ بھیت پہلے سے جل رہا ہے، لیکن نہ بڑھ سہم اس لئے ہیں کہ وہ کہہ سہے کہ اس کی ہر قسم ابتدائی مددستق  
جیتیں رکھتی ہے۔ اور نیا فارمی لار بیٹس اسی اسے پہنچ دیجی ہے پڑھ سکتا ہے۔ (۶)

جو حکومت اختیار کے لفک ہیں، لیکن اسلام کے وہ خلافاء و امراء  
جو اسلامی خلافت و امارت کے پتے نہ رکھتے ہیں۔ وہ افراد اداویت سے  
بالکل پاک تھے۔ بلکہ اس بلکے ہیں وہ اتنے عطا طا اور بے لوث تھے  
کہ انہوں نے اپنی حکومت و امارت سے پہنچے عزیز و اور مشترک  
داروں کو اتنا بھی فائدہ نہ پہنچا یہ جست کہ وہ فی الواقع سنت تھے۔

ظیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اقبال نوازیؒ<sup>ؒ</sup>  
محنت پر ہمیز کرتے تھے۔ اور جن لوگوں کو کوئی منصب و اختیار پر بد  
کرنے تھے۔ اپنی بھی اس سے بچنکی تاکید فرستے تھے حضرت  
بریوں بن الحسین اور جہاد و امارت کے مسئلے میں منصب امارت پر  
امروز کرتے ہوتے ان کو جو ہمایشہ فرمائیں انہیں ارشاد ہی تھا۔  
تھے یہ اپنی اداویت سے فائدہ پہنچا دی جو حکومتیں ہیں۔

ہر کوئی ان کو اپنی اداویت سے فائدہ پہنچا دی جو حقیقت  
بھی سب سے بڑا خط و بھی اس سے سیڑھا ہوں۔  
رسوی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن میں کوچھ مسلمانوں  
کا حاکم مقرر کیا ہے اور اس نے ان پر کسی کو کوئی مددخاتی  
حکومت و سلطنت حکم کی پوری تائیخ اس امر پر شاہد ہے کہ  
غیر اس رواؤں اور حکمراؤں نے چیزیں حکم کی کی تھیں کی ہے اور اپنے  
اعزت و اقراب یا اپنے خاندان کو تاجا تزلف کیوں پہنچا ہے اور پیلسکو کو صحیح

آپ نے اپنی وفات کے وقت بھی اپنے کسی بھی اپنے اخوان  
کے کمی و درست نہیں کو پناہ نہیں دیا جائیں مقرر نہیں کیا بلکہ حضرت

اعزت و اقراب کی محبت افراد سے پہنچنے کی طرفت میں اعلیٰ  
ہے۔ انسان کو سب سے زیادہ محبت اپنے اہل و عیال کو سمجھی ہے  
جو ہی کوئی کی محبت میں انسان بسا اوقات جائز و تاجائز اور  
صلال و حرام کا امتیاز حکومتیاں ہے۔ اور خیانت و حق المعنی تک کر  
مجزت نہیں۔ جن اخماں و افراد کے ہاتھیں حکومت و ریاست کی الگ  
ڈور آجائی۔ جسے وہ طریق سے اعزت و اقراب اکثر اپنے احتیاط و  
امداد سے ان کو فائدہ پہنچانے کیوش کرتے ہیں۔ اعزاز و اکرام  
کے سائل راحت و آسانی کے ذریع اور ہبہ و منصب کو اختیار اور  
ان کے تبعیہ میں بھتے ہیں اس لئے وہ لئے اعزت و افتخار کو مختلف  
مہدوں پر احمد کر سیتے ہیں۔ اس سمعنے میں وہ دوسروں کی حق تھی  
کی جیسی پرداہیں کرتے۔ جو شخص حاصل امر و اختیار ہو جاتا ہے اس کے  
امدادہ اور اقراب اخوند بھی اس کے اختیار و اقتدار میں پائی کو حصہ دے  
سکتے ہیں اور اس کے اختیار و اقتدار سے ہر طرح فائدہ اٹھانے  
کی کوشش کرتے ہیں۔

حکومت و سلطنت حکم کی پوری تائیخ اس امر پر شاہد ہے کہ  
غیر اس رواؤں اور حکمراؤں نے چیزیں حکم کی کی تھیں کی ہے اور اپنے  
اعزت و اقراب یا اپنے خاندان کو تاجا تزلف کیوں پہنچا ہے اور پیلسکو کو صحیح  
ہوتا ہوا دستوں اور ہوا فوہوں تک پہنچا گیا ہے۔ یہ اقرار پر دری

بخاری جرین اولین سکتے تھرت عرضے چار چار ہزار درہم کو  
وظیفہ مقرر کئے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی مقدس  
گورہ میں شامل تھے۔ اس نئے آپ بھی اسی کوشش وظیفہ پائے کر  
ستق تھے۔ لیکن حضرت عوف رضی اللہ عنہما کا وظیفہ صرف سائیں ہزار  
مقرر کیا۔ ایک ایسی صورت حال تھی جو وہ سوں کی نظریں بھی  
حضرت ابی عوف تھیں تھیں تھی۔ اس نئے لوگوں نے آپ سے سوال کیا  
کہ ان کے ساتھ یہ عالمگیریوں کیا جا رہے ہیں؟ اس سوال کا حضرت  
عوف نے جواب دیا وہ حق پسندی اور بے لوثی کی اپنی مثال آپ سے  
آپ نے فرمایا۔

ان کو ان کے آپ نے بھرت کرائی تھی پھر وہ ان لوگوں  
کے برائی کیے ہوئے تھے جو حضور مسیح نے خود بھرت کی تھے۔ اسلامی  
حضرت امام احمد رضی اللہ عنہ اور حضرت علی اللہ علیہ وسلم کے  
ازاد کردہ خلام حضرت زید رضی اللہ عنہ کے بیٹے۔ حضرت عوف  
لوگوں کی تھوڑیں مقرر کرنے کے لئے و حضرت عبد اللہ بن عوف کی حضرت  
اسلامی کی تھوڑی زیادہ مقرر نہ تھی۔ حضرت عبد اللہ بن عوف کی حضرت  
اللہ عزیز کیا کہ اس کی بھروسے آئے ہیں وہیں ہے ہیں۔  
آپ نے جواب دیا۔ حضرت رسول اللہ علی اللہ علیہ وسلم سار  
کام میں زیادہ عورت رکھتے تھے۔

ماجن دفاتر (س) کی تھیں کے بعد اس سے مال خیانت دیا  
و حضرت عوف نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین طلبہ مسلم  
کو ہزار ہزار درہم اور حضرت عبد اللہ بن عوف کو صرف پانچ ہزار درہم  
حضرت عبد اللہ بن عوف کی اپنا حق پڑھ لئے ہوتے ہیں اور جب یہ دو لوگوں  
حضرت پیچے تھے میں اس وقت بھی آپ حضرت علی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ مل کر دوں ہیں پہنچیں رہا ہیں۔ حضرت عوف نے فرمایا۔ ہاں یہ  
درست ہے۔ لیکن ان کے بعد لوگوں کا حجہ مرتبا ہے وہ تیرے باب  
دوا کا نہیں ہے۔ (ظہراً کے راشدن مولانا)

ایک بار حضرت عوف مسلمانوں کے لئے قسم فرمانے تھے جو یہیں  
ہمایت کرده ملنا تھا، تو لوگوں نے کہا اسے حضرت عبد اللہ بن عوف  
کو دیدیتی۔ آپ نے فرمایا۔ ”ہمیں یہ اس ملک کے حق نہیں  
ہیں۔ اس نئے کا انھوں نے اپنے آپ کے تحت بھرست کی۔ یہ  
ملہ ہے جو راجہ سید بن حاتم یا سلیمان بن ملکہ کو دوں گا۔“

خر رضی اللہ عنہ کو اس منصب کے لئے نام ذخیرا یا جو درہم سے قبول ہے  
تعلق رکھتے تھے اور ان کے نام ذخیر کیسے ہیں۔ بھی جزو اس کا اور کوئی  
جدید کار خزانہ تھا کہ حضرت عوف اس منصب کے لئے سب سے زیادہ  
الی تھے اور قوم نے حضرت عوف کی اس نام ذخیر کی سے اطمینان کر کے  
حضرت ابو بکر کی نگاہ اصحاب کی تصدیق بھی کر دی۔ حضرت عوف کے  
کامل مغل اس باب میں حرم و اختیاط کا روشن نمونہ تھا۔ آپ ہر قائم  
پساد و ہر عمل میں اس کا لامعاً لامکھا تھا۔ آپ کے لئے کام میں  
السراب نوازی کی جھلک تک دلکھی نہیں جاتی۔ وظیفوں کی تقسیم  
کے لئے حضرت عوف نے کام اور عام کا اصرار حصالہ فرز سب سے  
دقیق حضرت عوف اور آپ کے بعد آپ کے خاندان کو جگد دی جاتے  
لیکن آپ نے اسے نظر نہیں فرمایا۔ سرفہرست پر حضرت رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کو جگد دی گئی اور حضرت عوف کے  
خاندان کے لوگوں کو اس کا علم ہوا تو انھوں نے آپ کی خدمت  
میں ایک وفد بھجا۔ ارکان و فدیے آپ سے کہا کہ قائم نے آپ  
کو منصب ادارت و خلافت پر بنا مرکب کیا ہے۔ اس نئے وظائف  
کی فہرست میں اپنے کو اور اپنے خاندان کو اوقل رکھنا چاہا ہے۔  
حضرت عوف ایک و فدی کی اس گفتگو پر بنا بست ترہم ہوتے۔ اور  
خسبہ اور بھی میں جواب دیا۔ ”بھی حدی اے۔ جلد درہم اتم  
سیرے بل پر کھانا جاہتے ہو، اور جاہتے ہو کہ میں تمہاری خاطر انی  
لیکھاں بردا کر دوں۔ خدا کی سرم ایسا ہیں جو سکتا ہے میکہ تمہاری  
پکارہ نہ کرم ہو تو نہ آتا۔ تمہارے نام ذخیر میں سب سے پیچے ہوں گے  
تمہرے پیچے میرے عوامیں بوس رہا پر جل چکے ہیں۔“ الگی میں نے  
اپنے کے خلاف درہم انتشاری کی تو بیری رہا پڑھی ہو جائی۔ جنمدا  
پیغمبر نے اسیں جو عزت ملی ہے اور حضرت میں جس اجر کا ایسا ڈار ہوں  
وہ صرف حضرت رسول اللہ علی اللہ علیہ وسلم کی ذات پا برکات کا  
صد قرہے۔ میں وہ شرف بھی ملے ہے وہ حضرت علی اللہ علیہ وسلم  
کے لیے حاصل ہے۔ وہ تمام درہم میں سب سے اشرفت ہیں۔ وہ قریش  
پہلے ان کے خاندان کو جگد دی جاتے ہیں۔ پھر جو لوگ جس درجے میں  
آپ حضرت کے قریب ہوں گے اسی لئے اعتبار سے ان کے نام ”ج  
ہیں۔“

اس بار کے متعلق آپ لوگوں کی راستے کیا ہے؟ اُمّم کلثوم کا حق ہے یا بیت المال کا؟ لوگوں نے کہا ہے بار ام کلثوم کے ذاتی حقوق کے بدلے میں آیا ہے۔ اس نے یہ انھیں کا حق ہر سکتے ہے۔ یہ بات بھی نہیں ہے کہ ملکہ روم آپ کی ذمی رعایا ہے جو بار کی شکل میں رشوت دے گئی تھی آپ کے لامتحب ہے جو آپ کے خوف سے آپ کو خوش بخشنے کے لئے ہمارا تھوڑی سی کریجی۔ حضرت عمر بن فزرا یا کسی صحیح ہے۔ لیکن قاصد ام کلثوم کا ذاتی تنقیب بالکل مسلمانوں کا تھا اور ملکہ روم کے دل میں اُم کلثوم کی جو حکمت ہو رہی بھی مسلمانوں ہی کی وجہ سے ہے اس نے تجویز صورت بھی ہے کہ بار بیت المال میں داخل کر دو جا جائے۔

چنانچہ آپ کے علم کے طبق بار بیت المال میں داخل کر دیا گیا۔

اپنے اہل و عمال کے مقابلہ میں ولیمین تلاش کرنا اور ان کے حقوق کے لئے لڑنا تو عام ہے۔ لیکن آپ نے ایسا کہیں نہ دیکھا ہے جو گاکر لپٹے اہل و عمال کے خلاف ڈھونڈ کر ولیمین کی جائیں۔ ولیمین بھی ایسی جو کسی کثرت کر دشمن کے تصور میں بھی نہ آئیں اور ان کے حقوق کے خلاف لڑا جلت۔

ایسی طرح ایک دفعہ حضرت ابو مرے اشعری نے حضرت عمر بن فزرا کی زوجہ عائشہ بنت فزیر کے پاس ہے ایک نصیحت چادر میں حضرت عمر بن فزرا کو بھا تو ابو مرے اشعری کو بلا کر کہا۔ مجھے اسکی ضرورت نہیں۔ (خلفات راشدین)

ایک دفعہ حضرت عمر بن فزرا کے اہل عرضے دیکھا کہ بازار میں ایک نہایت فربہ اڈنٹ فروخت ہو رہا ہے۔ آپ نے دریافت فریا یہ کس کا اونٹ ہے؟ معلوم ہوا آپ کے صاحبزادے حضرت عبد اللہ کا ہے۔ آپ نے ان سے پوچھا۔ یہ اونٹ کیسے ہے؟ انھوں نے کہا کہ میں نے اس کو خریدی تو سہ کاری چراغا ہیں۔ مجھے دیا تھا اب کچھ فربہ ہو گیا ہے اس نے اسے چنچا ہتا ہوں۔ آپ نے فریا۔ امیر المؤمنین کے بیٹے یہ اونٹ سر کاری چراغا میں ضرور ہوں ہے اور لوگوں نے کچھ کر کہ امیر المؤمنین کے بیٹے کا اونٹ ہر لئے خوب کھلایا ہے اس نے تم صرف اونٹ کی حمل قیمت کے حصہ دار ہو۔ چنانچہ آپ نے اونٹ کی حمل قیمت ان کو دیدی

حضرت خلفاء رضی اللہ عنہم حضرت عمر بن فزرا کی صاحبزادے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ تھیں۔ ایک بار انہوں نے مناکب کہیں سے غیبت کمال آیا ہے تو وہ حضرت عمر بن فزرا اور کہا امیر المؤمنین اس میں سے بیراق بخندی بیجے۔ میں اپنی ترا برست میں سے ہوں۔ حضرت علی بن ابی طالب را یا۔۔۔ یعنی اسے اونٹ بیرے خاص بالہ ہے۔ تو غیبت کمال ہے۔ افسوس تو نے ایک بار کو دھوکہ دیا چاہا۔ تو وہ بخاری شرمندہ ہے کہ جو اگر رفاقت اور ارشاد میں حضرت عمر بن فزرا کے عہد خلافت میں آنحضرت سلی اللہ علیہ وسلم کی ۳ ازواج مطہرات ہیات تھیں۔ اسلئے آپ نے تو پہلے تماور کر اسے تھے۔ جب کہیں سے ہو یہ یا کوئی دوسری مددہ چیز آئی تو آپ وہ چیز انہیں بیا لوں ہیں بھر کے ازواج مطہرات ہیات میں نہ ہے۔ اور بے آخری بیال حضرت علی بن ابی طالب کے پاس بھی گئے تاکہ جو کی بوجہ ان کے حضرتیں آئے۔ (اسوہ حجا بحدود مکہ) ایک دفعہ حضرت عمر بن فزرا کے دیہی شور کی خواتین میں چادریں قدمیں کیں۔ ایک عمدہ چادر نجیگی تو کمی نے کہا۔ آپ اسکا اچاہیہ اُم کلثوم کو دیدی بیجے۔ آپ نے فریا۔ اُم کلثوم سے زیادہ اُم سلیط اس کی سختی ہی۔ کیونکہ وہ احمد کے فرشتے میں مشک بھر بھر کے پانی لاتی تھیں اور ہم کو پانی تھیں۔

اُن واقعات سے ظاہر ہے کہ حضرت عمر بن فزرا کی امداد و خلافت ان کے اہل و عمال کے لئے حروفی کا باعث بن گئی تھی۔ اگر حضرت عمر کی بگار کوئی دوسرانہ فریہ ہو تو یقیناً ان لوگوں کو اس سے کہیں زیادہ فائدہ نہیں ہے۔

شام کی نیچے کے بعد قیصر روم سے دوستانہ مراسم قائم ہو گئے۔ اور قاصد وں کی آمد وہ خفت کا سلسہ بواری ہو گیا تھا۔ چنانچہ ایک بار قیصر کے پاس ڈاک جانے لگی تو حضرت عمر بن فزرا کی زوجہ اُم کلثوم نے ملکہ روم کے پاس عطر کا تھفہ بھیجا، تو وہ اپنی ملکہ نے بھی حضرت اُم کلثوم کے لئے چاہرات کا ایک سنبھالی اڑیاں کیا۔ حضرت عمر نے اس بار کو دیکھا تو محاچہ کر اُم کو صحیح کرنے کے لئے اسے سانے ہار کا سعادت بلیش کیا اور فرمایا کہ جس سعکھے میں اہل شوری کی رلستہ شامل نہ ہو اس میں بھلائی نہیں ہو اکری۔ اُم کلثوم نے ملکہ روم کے پاس عطر کا تھفہ بھیجا تھا اس نے جواب میں یہ بھیجا۔

ہمارا پتہ اہل و بیال نو ان کے بہت سے حقوق سے خود رکھا۔  
آدمی بولیا اور ساری پر تھوڑت جاؤں نہ اس میں بھرے۔ لئے کوئی  
لش ہونے لئے چنان تو میں اپنے کو خوش قسمت بھوؤں گا۔

حضرت عوادؑ کا پیش متر نہیں اور خدا کی رضا جو ہوں  
سکے باوجود آفرینش کی باز پرس کا کہنا ہذیت تھا کہ اسی اعیش سے  
خلافت کے منصب کے لئے کسی دوسرے کی نام زدگی کا بار بھی  
آپ نے اپنے ذمہ لیتے کا حوصلہ نہیں کیا۔  
چنانچہ لوگوں سے شدت کے ساتھ اصرار کیا کہ آپ کی  
کو اپنا جانشیوں عقیدہ کردیں تو فرمایا، میں ان لوگوں کو نہیں دادہ  
مکی کو اس بات کا حق دار نہیں بھجتا جس سے

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پنجی  
وفات کے وقت راضی تھے۔

بعد آپ نے حضرت علی حضرت  
عثمان حضرت علی حضرت  
زبیر اور حضرت عبد الرحمن  
بن عوف رضی اللہ عنہم  
کے نام لئے اور نہیں کیا کہ  
مشورہ کی حد تک عبد الرحمن  
بن عوف اور حضرت علی حضرت  
یعنی خلافت میں ان کا کوئی حصہ  
نہ ہو گا۔

حضرت عوادؑ کے اتفاق کی وجہ  
جو بہت بیش روایتی ہے اس کے ارکان کو مجھی خصوصیت  
کے ساتھ یہ ہے بیت فرمائی کہ ان میں سے جو شخص بھی خلیفہ بنیا  
جاتے وہ ملئے اپنی ایسے نام کے اٹھا کر اپنے اعزہ و انسار کو  
مسلمانوں کی گجردن پر لادنے کی کوشش کرے۔ اس سلسلہ پر  
آپ نے بیو و صبرت فرمائی وہ یہ ہے:-

لادوں میں اللہ کا واسطہ دیکھ میں  
کہتا ہوں کہ اگر مسلمانوں کے معاملے  
شیخوں میں تھوڑی بھائی  
تم کوئی خداواری تم پر ڈال جائے تو  
جنہیں سوچا کر والٹ سو

اویل قیصر قم بیت السال میں داخل کر دی۔ دلیل قیصر راشدین  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اعزہ و انسار کے حقوق اپنی  
خاص پالیسی پر کھلی تھی۔ تاکہ وہ راہ راست سے زدابھی اور حضرت  
اوس نے پانچ آپ بر سر برہام لوگوں کو کچی چیزوں سے منع  
فرمائے تو اپنے ایسا خاندان کو علیحدہ جمع کر کے ان کو تاکید کرتے کہ  
وہ بھروسے لوگوں کو فضلاں پر چیز سے منع کیا ہے۔ لوگوں کی نگاہ میں پر  
اس طرح ہوتی ہے جس طرح شکاری پر نہ کی نگاہ ٹوٹت پر خدائی  
قسم نہیں سے بونجھ کسی ناجائز کام کا ارتکاب کرہے گا میں  
امام لوگوں کے مقابلے میں دو گزی سزا دوں گا۔

آپ کی اسی پالیسی کا نتیجہ تھا کہ آپ  
انتی ٹری مسلط و مکوہت کے خایروں اور

امیر ہوتے ہوئے بھی دنہ سے دس  
قدیمے لوث لے کر کوئی شخص  
آپ کے پائیروں و مان پر ان  
کے برابر بھی کوئی داغ نہیں  
وہ حاصل تھا۔

حضرت عوادؑ کی  
وقات کا وقت قریب ۲۷۰۰  
ایک شخص نے آپ کے پاس  
اک حضرت عب الشداد بن عفران کے  
علم و تقویٰ کی تعریف کی اور کہا  
آپ الحمیس کو اپنا جانشین مقرر کیجئے۔

آپ نے فرمایا۔ تھا اور اپنے احمد اور سوچنے کے پیش  
کرنے میں تمہاری نیت بھی نہیں ہے۔ میں لیتے گھنی کو اپنا جانشین  
یکستہ بنا سکتا ہوں جو اپنی بیوی کو طلاق بھی صحیح طور پر نہیں دے  
سکتا۔ آپ مجھے مسلمانوں کے معاملات میں پڑھنے کی ضرورت  
نہیں۔ اگر ایسا مارت بھی بیڑتھی تو میں نے اس میں سے کوئی احمد  
پالیا اور اگر بڑی جیسی تھی تو اللہ نے مجھے اس سے الگ کر لیا۔  
اگر عوادؑ کے لئے بھی بہت سہ ہے کہ ان میں سے ایک شخص سے اس  
معاملے کے متعلق بھی سوال کیا جائے اور امیرت خدا کو یہ  
میں بھی باز پرس ہوں ہم نے اپنے آپ کو اس میں نہ کھانا ڈالا۔

### شہادت اللہؑ کی شہرہ آغاز تصنیف

## حجۃ العدالیۃ الغم

### سینیس اردو ترجمہ

از علامہ ابو محمد عبد الحق حقانی۔ نور حواس المطالع نے اپنی معروف  
نوش اصلی کے ماتحت متن جمایا ہے۔ لعلائی جیسا کی کاغذ  
معیاری، دھتوں میں ملک۔ لکھن عبلدی کی قیمت میں ایسے۔

**مکتبہ مکمل دیوبند (بیرونی)**

سے خفاقت راشدین میں شامل تھے۔ ایک وہ خفاقت راشدین کے لفظیں قدم کے پیر و سچے اور انہوں نے اپنی بوری سی وکالت خلافت راشدہ کی تجسسید و ایجاد میں ہرف کر دی اس لئے وہ بھی خلیفہ راشد کے ہاتھے جاتے ہیں وہ ذی امیر میں سے تھے جو مکران عام طور پر بنام تھے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے پیش کر دی خلافت کے عہد میں اسی خاندان کے امراء و رؤسائے اکابر اور اوس پر زبردستی تجسس کر کے ان کو اپنی ٹکڑے بنایا تھا خضرت عمر بن عبد العزیز نے رام خلافت ہاتھیں لیتے ہی سب سے پہلے منصوبہ جادو اور اس کی وابسی کا پروگرام بنالیا۔ اور اس کا رخیر کا آغاز خود اپنی ذات اور اپنے خاندان سے لیا۔ اپنے کے بھی خواہوں کو اپنے اس فیصلے کی اطلاع ہوتی تو انہوں نے ازرا و خیسہ خاہی اپ کی خلافت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اگر اپ جاگیریں واپس کر دیں گے تو اپ کی اولاد کا گزارہ کیتے ہوں گا اسے آپ نے پسند مکران اور مردوں کو اس کی طرح جواب دیا کہ میں ان کو خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ اپ نے اپنے اہل خاندان کو جمع کر کے فرازیا کر بھی ہو و ان تمام کو شریت اور دوست کا ہر احتصار۔ ہر اخراج ہے کہ مسلمانوں کا انتصاف یاد و تہذیبی مال تھا اسے قبیلے میں ہے۔

لوگ اپ کا مطلب سمجھتے ہیں انہوں نے جا ب دیا۔ خدا کی صم جب تک ہمارے سر تن سے جدا نہ ہوں گے اس وقت تک ہنسنے ہو سکتا۔

آپ نے بھی فیصلہ کیا ہے جس فرایا۔ خدا کی قسم اگر اس حق میں قسم سیری کوئی حدود نہ کر دے تو میں تم کو رسوا اور ذمیں کر دوں گا۔ سیرے یہاں سے پہلے جاؤ۔

اسی طبق مسلمانوں کو سجدہ میں جمع کر کے فرایا۔ بھی ایسا ہے جو کوئی دینے اور جاگیریں دیں۔ خدا کی قسم ذمیں ان کو دینے کا حق تھا۔ نہ کہ تمہیں ان کے دینے کا۔ اب میں ان سب کو ان کے اصل حق و مددوں کو داہیں کرتا ہوں اور اپنی ذات اور اپنے خاندان سے شروع کرنا ہوں۔ یہ پہلی دینی دستاویزات کا غرض ہے۔ ایک شخص دستاویزیں پڑھے تو وہ کہ ساتا جانا تھا اور حضرت عمر بن عبد العزیز ان کو کہا تھا کہ اسی سے اپنی سیاست کا پیارہ سلسلہ ہے۔

ایک کوئی شکر نہ کرنا اور میں اللہ کا واسطہ نہ کرے۔ عثمان اتم ہے پر کہتا ہوں کہ اگر مسلمانوں کے مصالحت کی کوئی دنیاواری تم پر ڈالی جائے تو تم جس سیوط کو لو جو کی تھیں تو پا نہ لے۔ اسی کوئی شکر نہ کرنا اور میں اللہ کا واسطہ نہ کرے۔ عثمان ایسا سلطان دیلمت من امور انسان شیش۔ ہم کو اگر مسلمانوں کے مصالحت کی کوئی سیاقاب انسان۔

حضرت علی خلافت شام خارس اور صریح چیل جو ہی تھی خلف خاندانوں کے سیکروں اور ازاد خلفت مذاہب پر ماوراء تھے اگر اپ نہ پہنچیے اور خاندان کے دس بیس آدمیوں کو بھی منصب اور ہمہ دینیتے قوی کوئی قابل اعترض بات نہ پہنچی۔ لیکن آپ نے اپنی پوری تباہ خلافت میں اپنے خاندان کے عرض ایک شخص حضرت عثمان بن عاصی کو جیسا کہ عالم مقرر کر دیا اور اپنی بھی تھوڑی بھی دلائی بعد کی قصور پر اس ہدے سے برطرف کر دیا۔ (اس سوچا جا جلد ۲)

حضرت علی خلافت دامت مصالحت میں ۶۴ دبای اور اعزاز نو ازی سے اختیاطی بہریت کا اتنا بلند معنار قائم کر دیا جو کوئی نہ تک دوسرا خلقاً اور دیالیاں اور اسرار کا اپنی آسانی ہے اور نہ پر طلاق اور ایک کوئی شرید اختیاط کوئی نہ پہنچ سکے۔ مسلمانوں کیا جا سکتا کہ اگر حکومت اور عوام کے مقابلے کے بجائے اقتدار پر ورثی اور اعزاز نو لذتی مقصود کو مطلوب ہو اور اس پر پس سے حفڑہ اور اقتدار با کوئی ہدایت اور مصالحت میں جائیں تو وہ ام کو حقوق اور نظام حکومت پر اس کا حصہ اثر پڑے۔ بغیر نہیں رہ سکتا خود اسلامی تائیج شاہی پہنچ کر جس اور میں بھی اس معاملے میں بے اختیاطی ہوئی اس کے بُجے متنبھ نہ ہوں گے کہ یہ اور جو ہر صارفہ میں تو اس غلط طریقہ کار کی خرابیاں عام ہیں جو کہ اپنے کس و ناکس شاکی ہے۔ اور بذلت تمام ان کو محسوس کر لے گے۔

**مغضوبہ مال و ہامد و کی و اپنی** حضرت عمر بن عبد العزیز ارضی اشرفت اصلیح اصلوی انصار

پہلے کے خلاف ہم کو وظیفہ اور عملیہ دیتے تھے اور ہمارے مستعارہ  
درجہ کا ملک اور رکھتے تھے تمہارے اب نے ہم ہر اقتدار سے حروم  
کر دیا ہے۔

اسی طرح آپ نے اپنی اور اپنے پورے خاندان کی مانگ لی  
ان کے اصل مالکوں کو داپس کر دیں اور نہیں پاس ایک چینگیں  
باتی نہیں دیا۔

عبداللہ نے اندر جا کر لوگوں کا یہ پیغام باپ کی خدمت  
میں بیش کیا۔ انہوں نے فرمایا۔ جاگر لوگوں سے کہہ دکھنے پڑا  
قیامت کے خوف سے خدا کی ناسی دی کرنے کی حراثت ہنس کر کہا  
ان دونوں واقعات سے ظاہر ہے کہ حضرت میر بن عبدالعزیز  
کے ساتھ کلام اللہ تعالیٰ انسانی زندگی کا خدا ہی ہے۔ جناب  
قیامت کے روز کی بازی پر اس کا اندھیت تھا جس دن خدا ہر شخص سے  
سوال کرے گا اس نے خدا کی بھی جوئی علم و پوہت کی کہاں ک  
پاہت ہے اسی کی اور کہاں نک اس کو ہیں پشت دال کرائے نفس اور  
دوسروں کی بیرونی کی۔

حضرت میر بن عبد العزیز نے دلمتہ جاندار کی تبلیغ کی  
کارروائی شروع کرنی چاہی تو انہی بھوی فاطمہ کے پاس گئے وہ خلیفہ  
عبداللہ کی بھی خصیص۔ آپ ان کو دیکھ کر روپتے اور فرم رہا۔  
آپ نے فرمایا۔ توہین نے توہن اکی کتاب کو ان دونوں  
ستے بھی قدم دستادیز پایا۔ اس سلسلہ پر اس چیز تین حصے۔

آپ یا تو مجھے اختیار کرو یا اس قبیلے جو تھے کو جو تھے والدین اللہ  
ختیار ہی ہے چلھے اس کا اصل سریز نہ ہے جو یا گذشتہ  
توہن اس جو تسلیم کو بیت الملل میں داخل کر دوں گا۔ اور اگر تم نے  
جاٹے کو اختیار کیا تو تم میری بھوی نہیں تھا را شوہر۔

حضرت میر بن عبد العزیز نے سوال کیا۔ اگر ایک شخص چند بیٹے  
اخنوں نے بھی حضرت میر بن عبد العزیز کا پورا پورا نگہنگ قبول  
کریں تھا بولیں۔ امیر المؤمنین اسزاد اللہ اس آپ کو کھوکھ کر پڑوں  
کا ہوڑا لے کر کر دوں گی؟ آپ اسے جو ماہیں کریں، آپ کو اسکے  
آپ نے فرمایا۔ بھی توہن بھی کر رہا ہوں۔ سالمی خفار

اور ان کے اخڑے اور اخڑوں نے اپنے اقدام اور سوچ کی بسنا پر  
لوگوں کی جانداری غصب نہیں تھی۔ آپ نے فرمایا۔

کیا تھا وہ اتنا کم تھا جو آپ کے بھوی تھوں کے الجھی طرح کھاف رہے  
کرتے بھی کافی نہ ہوتا تھا۔

اس سلسلے میں ایک واقعہ ملا جسکے قابل ہے۔ ایک دفعہ  
جنور و ان کے دوسرا اکار پر حضرت میر بن عبد العزیز کے دروازے

بُر جھ ہوتے اور آپ کے پیٹے عبد الملک سے کہا کہم لوگوں کو اندر  
جانے کی اجازت دلو اور یا اپنے باپ کو یہ پیغام بھیتا دکان سے

حضرت میر بن عبد العزیز کی اس پاپسی میں کوئی بحث کام نہیں  
گردی تھی اس کا جان لینا بھی فاش نہ ہو گا۔ آپ خداوند یعنی  
والوں کا اخڑوں کے تھے تمہارے اب اپنے مقابلے  
یعنی جو چیز کو حق بھئیت کیں تھیں مصالحت کا اصلی آپ کے خود  
طفقاً سمجھے اسی میں دخل ہی ہے کہ آپ کو حق نہیں ہے۔ جناب  
ایک مرتبہ بھی وران نے بشام کو اپنا نامندہ بالا ایک وفد حضرت  
میر بن عبد العزیز کے پاس بھیجا۔ اس نے آپ کے جانے بھی دعوے  
پیش کیا۔ آپ نے اس سے سوال کیا کہ اگر ایک بھی مصالحت کے متعلق  
تمہلکے پاس تو دستادر ہوں گا۔ ایک امیر معاویہ کی اور دوسرے  
حمد للطلب کی تو دونوں میں سے تم کہے گوئیں کر دے؟

ہشام نے جواب دیا۔ جو تدبیر ہو گی۔  
آپ نے فرمایا۔ توہن نے توہن اکی کتاب کو ان دونوں  
ستے بھی قدم دستادیز پایا۔ اس سلسلہ پر اس چیز تین حصے۔

آپ نے ایک لکھنوری نار کے صرف سے بڑا یا خدا الگ ترین  
تھے میں ہاسی لکھ کے مطابق محل کر دوں گا۔

سید بن جابر نے الفاظ بدل کر وہ کے دعوے کو دہرا دیا۔

حضرت میر بن عبد العزیز نے سوال کیا۔ اگر ایک شخص چند بیٹے  
چھوڑ کر جانتے اور بڑھتے ہیں اپنی قوت سے جسمہ بھیوں کا حق  
חסپ کر لیں اور جھوٹیتی تھم سے مدد جائیں تو تم کیا کر دے؟

سید بن جابر نے اسی اکی کتاب کے دعوے کے دل کو دلا دلوں گا۔

آپ نے فرمایا۔ بھی توہن بھی کر رہا ہوں۔ سالمی خفار  
اور ان کے اخڑے اور اخڑوں نے اپنے اقدام اور سوچ کی بسنا پر  
لوگوں کی جانداری غصب نہیں تھی۔ آپ نے توہن لوگوں کی داد دسی۔

کھروں ہوں اور ان کی جانداری میں ان کو اپس دلارا ہوں۔

اس سلسلے میں ایک واقعہ ملا جسکے قابل ہے۔ ایک دفعہ  
جنور و ان کے دوسرا اکار پر حضرت میر بن عبد العزیز کے دروازے

بُر جھ ہوتے اور آپ کے پیٹے عبد الملک سے کہا کہم لوگوں کو اندر  
جانے کی اجازت دلو اور یا اپنے باپ کو یہ پیغام بھیتا دکان سے

خوبی ہے جو حقیقت پرندگاہوں کیلئے ہے۔ بھی کوئی کشش نہیں۔ اور اس نہ دو جو حصہ ملکیں ہی کرنی قومی و انتہاء اور بیانی اور دیانت کے ساتھ حکومت کر جائیں گی وہ

# مُسْلِمَوں میں درِ حجَّ کا

چھ ماہر کی شیشی  
تین اپنے

ایک تول کی شیشی  
پانچ سو روپے

هزار تفصیلات  
ناش کے کمی صور پر  
علاوه فرمائے

ذکر خوش تھر  
بندہ خریدار

میں شیشی کو واخونے  
ملے کو ذکر خوش  
معاف

اکثر شہروں میں ہمارے ایکانت مہدوں  
ان سے خریدئے اس میں اپکو ذکر خوش کی  
بچت ہوگی۔ اگر بڑھنے تو ذیل کے پتے طلب فرمائے

طلب کرنے پر خالص جستی کی بیانی سلامی بھی بھیجی جاتی ہے، جس کی قیمت دو آنے ہے

<b>دَارُ الْفِيضِ وَحْمَانٌ</b> ایک پیسہ یوں میں کا خرش!	<b>آنکھوں کی روشنی کیلئے صرف</b> دار الفیض و حمان
---	--

بعض شہروں میں درِ حجَّ مدرجه ذیل تابعوں سے مل سکتا ہے۔  
 انسے خریدنے میں آپ کو کفا یہت ہوگی

حیدر آباد کن - محمدی الحسنی تاجر عطر، متصل بھیلی کن جوہری - اعظم گڑھ - حکیم مولوی بشیر الدین، دو احتانہ  
 یوتانی، کوپانج - در نگل کن دکن - افضل اسٹور کتاب تھر، معلم مصوم علی - کلمتہ علی - علی الجید صاحب عزیزی  
 ۵۷۸ کیش چند رسین اشہریت - کلمتہ علی - عثمانی بکڑ پو ۲۰۰ اوور چیت پور روز - اعظم گڑھ -  
 ابوالحسن مولوی بشیر اللہ صاحب، الحبیبی ہر سدم دو احتانہ مسونا بھیجن - راجستان - محمد عطر صاحب -  
 دو احتانہ عزیزی، نیا کنوں بیکانیر - راچنی دہماں، محمد امیر الدین صاحب بریا تو - رامپور اسکیت  
 جانب ریس و ولہ خالص صاحب، محلہ کشرہ - علی گڑھ - محمد اسماعیل الاسلام، حکمرانی دینیات، مسلم یونیورسٹی

# مسکو و مسکو از مکھ

از ملائیں العرب تک

ام لوگوں نے متحده قومیت اور داد داری اور ایمان کے معاملہ میں  
شرمنی فتوے کا رخ جواہ کی طرف پھیر دیا ہے، اندریش کی  
بھالی مقدمہ ہے یا مناظرے بازی ۹۔  
سری کچھ میں کچھ بھی نہیں، نہ امت کے ساتھ عرض کیا۔  
”تبندگا ہیں اپنے کی عقین تو بڑی موٹی ہے ذراں نہیں  
انداز میں تو پھی خرمائی۔“  
لے کر ”تم کیا۔ اپنے اچھے ان مکاتب سیاسی  
اور اسرار کو نہیں کچھ پا ستے۔ پہلے سال دو سال کھنڈ پہنچ  
کا ٹکریں کی شکوں میں شرکت کرو پہنچا ل منشویوں کو کچھ، تھب  
کیں رہنی میں۔“  
خاکسار اب کیا کہتے ہیں اپنے تھاویہ ہی اور آیا۔

۵ مر جون:- ”صلح لا جواہ کے اکٹ کا توں یعنی اٹھنے  
لئے کوئوں نے خود کشی کا معاملہ کیا اور جمیں جوں نے  
ایک صالحہ دریا سے گئیں جلائیں۔ اکھ کر جان  
دیدی ات۔

ٹھیک کی۔ جو سارچ اپنے سپو توں اور دلیلوں کو رکھدا  
اور کھمارہ ہو کر اصل ترقی غارتوں یا ندویوں اور بیکریوں میں ہے  
اصل (اعنی) دنیادی ذات و تیحیات صالح کرنے میں ہے  
خدا کو ہیں۔ ہر شخص اپنی جان اور نفس کا خود اکٹ ہے، ایسے  
سماج میں اگر بعض لوگ ناکامی و خروجی سے ٹکٹا ہوں تو خود کشی کر  
ٹوکیں تو کوئی براہی نہیں ہے۔ آخر دیکھئے نا۔ جب ایک دوست  
پشاور پر ٹھنول خرچوں میں اتنا ہے تو مجھے یا آپ کو کوئی حق نہیں

۶ مر جون:- الجھارت ایمپریوی کے میں پہلوں میں  
عزت نائب شاہ نہیں کی تاریخ پوشی کا جشن شاندار طریق پر منایا گی  
فاسکار ٹاؤن العرب کا خیالِ خصیٰ مکھرائی سکھر ز درخواں  
جہہوری طرزِ حکومت کے دلدادہ بھاری قی میں جشن کی خلا نے  
اگر پڑوں تقریبیں نہیں کوئی گے تو کہمے کم اپنے بے تعقل  
کا اظہار پڑو کریں گے اور جو اخہات عاشقی جہہوریت کی  
صفت اول میں ہیں وہ ہی تو اس شخصیٰ مکھرائی کے جشنِ طلاقی کے  
خلاف زور دار اور اسی پیلے لکسیں کے یا کہمے کم اس تاریخ کی  
اشائقوں میں سیاہ حلشیہ کی روشنادیں گے۔  
لیکن مٹلا جہران رہیا جب اس سنت دیکھا کر اس جشن سیمیں کو  
خالص جہہوری نیتاوں کی طرف سنتے اچھی خاصی بدھائی اور  
مبارکباد اور تیک دعائیں ملی ہیں اور جہہور پرست اخبارات  
نے تریسے اہتمام کے ساتھ اس کی تقدیم کیا تھیاں جگہوں پر  
شارع کی ہیں۔  
شیخ ہنالدین سہروردی کے پاس پہنچا۔ حضرت کوئندھی  
جی کے فام پر ستاروں میں ہیں اور محمد رکے سوا کچھ کوئی  
پہنچنا۔ عرض کیا ہے۔

”یا پیغام اس سے کا حل بتائیے اے۔“

اور ٹوہم کیفیت عرض کی۔ پہنچنے نہ بیا۔

”اے ملا تم نے گردھے ہو۔ جہاری پاک بھاری  
جہہوریت کا سب۔ سے ہنکالی تہبی ہے کہ ہر معاملہ میں روا  
داری اور سمعت مفتری سے کام لیا جاتا ہے، اصولِ نظریہ  
اپنی بکھریں اور خوشِ اخلاقی و تہذیب اپنی جگہ بیسی و جسمہ بند

اسکول سے نکل جانے دیا۔ اس کے بعد مولوی ماحب بن اپنے رفاقت اسکو لے جا گیوں کی طرف رجوع کیا۔ مگر بد صدقے سے ان کا معاشرہ بخوبی تکمیلی میں پڑا ہوا ہے اور ترکیل کا وقت شتم ہوتا جاتا ہے.....؟

مجھ تک اس دلیل کے تردیک توجیہ ناممکن کہ قابی ذمہ سے چیز۔ جب اسکو لوں میں سناں ہجوں کو ادھر سے شیام اللہ مسیتم مسئلہ گفت باقہ جو اگر کسے فریز اور کلوں میں افسوس خالص یاد رکنی عقاہ کا درستی ویا جائے تو یعنی سادقہ کی اندرت اور ہمیت رکھتے ہیں۔ میں اکبر اس داد کا معنی ان مصیحتیں کو کی خاصہ داری کے لیے کیا ہے جو اس حسن میں مبتلا ہیں کہ یاد رکھتے کے سبکو لرنظام میں ہر بند مہم کو پختے پھوٹتے اور ہر شہری کو اپنی عقائد پر تھیک تھیک حل کر کیجی پوری آزادی حاصل ہے۔

کیا فرمائتے ہیں علمائے محنتہ العلماء پر اس مسئلہ کے۔ ۹۔

میں جانتا ہوں کہ اس طرح کے مسائل میں ہمکے فراخ غلطیزدگ پر حام مدد میت یہ فرمائیا کرتے ہیں کہ سب کچھ غیر ذمہ دار ہما مسحائی لوگوں کی کارستانی چھے، ہمارا مرکزی سیکوولر قانون ان بد عنوانوں سے پاک ہے اور ہر جووریت جناب پرستیت ہمارا ہر لال منصب بلا بردن خالیوں کی مدعت فرماتے رہتے ہیں۔

میں مرکر صوم درین دارا معلوم دیوں کے متفقین سے یادوں پر چھتا ہوں کہ اگر زید مہا مسحائی گرم فرماؤں کی میلہ است مقدوس سے مرتد ہو گیا۔ اور اس کی اولادوں بیسیک تعلیم کے پیغام سے یہ دن بگیں تو کیا اللہ یا اس زید ادا اس کی اولادوں کو معنی اس رہیں سے معااف کر دیں گے کہ کوئی لامعین مرتد نہیں ہے جو اس کی جمیونی مکو مت اور سیکوولر قانون کا ہائے نہیں قعام اس لیے اسیں جنت میں داخل کر دے۔

اسے یکور ازم اور تحدہ قویت کے پرست دار ایسا کہ بنائیں کاکل بدل جانے سے نظریت میں کچھ فرق آتا ہے۔  
صحیح جائیگا۔ ٹال انڈوالریں جیسے کچھ ہی لوگ ہوں کے

پہنچتا کہ اس کا پاتھ پکڑیں۔ اسے حرم قرار دیں۔ کیونکہ وہیوں کا ہے جس طرح چاہتے فلاح کرے۔ تھیک اسی طرح ایک ایسے دین ملک میں ہر ایمان اپنی جان کا خود مالک ہوتا ہے اور اسے اختیار ہے کہ جان کو حفاظت سے روکنے یا اضلاع کرے۔ میں یا اپنے کوں ہیں جو اس میں داخل ہیں۔  
مجھ لا کا خیال یہ ہے کہ بھارتی قانون دلوں کو۔ قانون خود کشی پر دیوارہ فوفسر ما ناچاہیے۔ جمیونی بھارت میں جب بہر شہری کو اپنی علوک اسٹیواری مانند تصریف کا پورا حق حاصل ہے اور اخلاق کا پیمانہ بہر شہری کا اپنا تقلیل اور تکفیر نہ کر رہ گیا ہے تو کیا جسمیت کے ایک آزاد بھارتی شہری اپنی جان رکھنے یا خارج کرنے میں پر آزاد و خود مختار نہ ہو اور کہ دیس میں کہ خود کشی کو پراغوئی ”ماستے“ میں وہ عاکوں کی قانونی ماستے کا پاہنچ جو۔

شاہاں اسے خود کشی کرنے والی ہائی کورٹ جو بیجا تمہرے آزاد بھارت کے جمیونی قانون کو بڑا مدد و مہی آزادی کا بن دیا ہے اور جنم کرتم مکھا میا کی کوئی تو گو ویں آسودہ ہو گئی تو اسی پر قویتے کرے جس نہیں اس جنت میں پلی جاؤ گی جسے ترقی پسند نہیں تو نہیں نہیں۔ جس کے سے مولوی ماضر وہ مانند ہے۔

اگر جوں ہے۔ سوچی صدی خالص جمیونیت اور قوم پرستی کے مذقتے جائیں۔ معاملہ یا است کا پوری میں ٹال انڈوالر ملک صاحب ہے ان کرنے ہیں۔

ایک مولوی صاحب کو خودی ملک میں ہر بیک جانشیکا اور ذمہ دار اور میہدہ ہائی کے۔ دستور کے سطحی تازہ گورنمنٹ اپنی زمین پر کھانا اور پر تقدیر کرنا ضروری قرار دیا گیا، جس پر عمل کرنے سے انہوں نے اکار کر دیا۔ ان کو معااف کہ دیا گی کہ جس کو یہ دوں ہم کام نہیں کہنا ہوں وہ اسکول سے چلا جائے۔ چنانچہ پر اپل صاحب کو اخنوں نے لکھ دیا کہ ان دوں کاموں سے جب تک مسلمانوں کو مستثنی نہیں کیا جائیں اس وقت تک میں کیونکہ میں تعلیم حاصل ہیں کہ اسکوں گا میکن ریسپل صاحب سے کوئی پردازہ نہ کر سکتے ہے ان کو

الحقیقت ہمارا پرست نہیں، مرتپرست نہیں۔ سب سے بڑا  
ت اور کے آگے ”معاذ دینا“ و ”عیش دینا“ کا نکارانے کے لئے  
نہیں کی بدلی ان کے تردیکاں مقدمہ اسلام ہے، اس کے  
مدد و مراتب آپ ”انا“ کا پائیں گے۔ یہ اندازا اور ایسا ہے  
کہ سچے بخاری و حکی کی سنستہ میں، اپنے سوائی کو درج کیتے  
گئے۔

اس کے بعد اپ کو پھر نئے بہت بکھر جوں نہیں  
کے مختصر اہم سچے جوں کی طرف یہ لوگ اس دن تھوڑا شکستہ  
لوں جب اس عادت "آرڈر نام" کی بندگی سے فارغ ہوئے کہ انہیں  
لیکیں پا یہاں پہنچے، اس کے بعد ایک دو راتا کا دہ کوئی نہیں  
بھوٹا سا برت "خدا" کا بھوٹ لے گئے تھا۔ یہ اکثر جانشیوں میں اوندوں  
راہ پر اٹے گا، اور اس کے اوصی اعضا بھی تو سچے ہے پوچھے  
لوگ اس بہت سکے پاؤں اس وقت پہنچتے ہیں جب دوسرے  
مدعا تھے بہت ان کی مطلب برداشت میں چاہیز یہو پکار پڑتے تو اس  
پہنچے است سیکھ کر پڑتے ہے جو اس تھے تو اس پھر سیکھے کو لکھا کر  
لکھتے ہیں۔۔۔ اسے رب المحتوت نام پیر حم فرماتا ہے  
ذری ملزیں پڑھیں، مردے رکھے، خدائق دینے والے  
ٹھکانے، ایکس چاہا لوگوں مرتقبو: خلا فرمایا

اگر بـاـعـزـتـتـ سـانـ کـیـ سـنـ لـیـ اـخـبـرـ وـدـنـیـ اـکـمـوـںـ تـرـ

عقل علم و تقانہ۔  
اس سنتا سیئے کیوں مسلم نبودگی یا طرف اسلامیہ کی  
ہادی پر توجہ دیں۔ ”مفاد“ کے بہت نے ان سے کہا ہے  
”مرد مورت کا خسلہ مارنے کا ناجوہک عمارتی کچھ کام جزء  
درد موج وہ اقتدار اس کی سریعیتی فرمائیا ہے، لہذا تمگی کے  
طراف آواز نہ اٹھتا۔ بلکہ یہ سکے توہین پر پھر کرو اس کے جواز کا  
تمویلی بکالانا۔

اور اس بہتر خاپ سید امداد علی صاحب آن پشمی زنجیر مولیٰ  
تھی تباہی کا روتاری میں متممہ ڈل، حالانکہ تو پھر ایک ایسا اولادہ  
پڑتے چھپر مخفی نسل اسلامی قومیت کا چیپکا یا گایا ہے اور اسکے

جنہوں نے کفر و اسلام کے شرق کو محسوس کرتے ہوئے احتجاج کیا اور ابھی ان کے سینئر ہمیں ایمان کی رسم زندگی سے اور لا ایتی کی تھیں بلکہ ایک خاص دریں کی وفسٹر بالٹھا ہے، مسلمانی اقمار اور اعتماد اپنی قربانی کا مسلسل توبہ رہ جاری ہے، دریہ شماریوں کے اور بیجے نہایت صفاوت مندی اور فرمائناہرداری کے ساتھ رہ جاری کلچر اور پہاڑیں مذہب کا فہرست روح افزونی پری چلے جا رہے ہیں۔

مرحون نا۔ سنا آپ نے جناب سید افروضی دیسی روح  
امکار نے مسلم بونور علیہ السلام کے بارے میں ایک درد  
منداد اپیں شدید کی پیکا کرے برداری سے بچا د۔  
انھوں نے بیان فرمایا سب کے مسلم بونور علیہ السلام کے  
ارہا پ تعلیم و تقدیر نے حالِ رواں سے ایک  
لکھر لیا وہگہ احمدی کیا ہے جس کے منی ہیں غلط  
رقص و سرود، یعنی نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کا  
غلام لڑا چکنا گا تا۔ یہ وہگہ اتنا غریباں اور غریب گفتہ  
ہے کہ سینا دیکھنے والے بھی اسے فتح کئے لنگریں  
تھیں کہ یہ نوجوان لڑا چکا ہے تھا۔

اس پر دگرام سے پیدا ہونے اسے قدرتی تخلیٰ کی کچھ  
شالیں بھی سید صاحب نے رکھی ہیں۔  
میں ..... خاکار علی عرض کروں گا کہ اسے سید  
اور علیٰ صاحب! اپنے قول تبریت اسیں آداز دیتے ہیں  
مرٹے بھی کہیں جائے گے ہیں ۔۔۔ وہ سرکفت اور خدا پرست  
سلام عورت ہو مرچکے ہو دین کو مقدمہ اور یا کو خواہ کہا کرتے  
تھے۔ اور اگر کچھ انہیں سے نزدہ ہیں تو انہیں بھی خود ان سکھی  
ہم قوم کھانے جاتے ہیں۔

آپ کو احصانوں میں بھی دلچسپی بھی ملے گی۔ پہلے  
پاہنچنے والی میں گے۔ نماز دن کے نشان والی پہنچانیں  
بھی خلاصہ ہیں گی۔ دیجیں اور وہ جانتیں بھی سنائی دیں گی، اسلام  
کے تخفیف اور دین کی خدمت کے فرائیں بخوبی سمجھے جائیں  
گے۔ — لیکن آپ اگر ان موہنیں قاتیجن کے  
ہاتھوں کی خلوستی میں مبتلا رہیں تو آپ دیکھیں گے کہ

میں تو ایک ہی یوں سے بیٹھنے کی انتہا عادت مٹھل سے ہے۔ وہ کہی  
سپئے۔ کہا دوازہ رچار۔

ٹلاوہ زین جواب پر شد واسپتے اس حقیقت مقدمہ  
کی طرف سے آنکھیں بند کر کی ہیں کہ آج کے دوستیں میں پچے  
پیدا ہوئے اور شادی پر منے تو نہ سمجھ کر فی ایک دوسرے  
سے تعلق نہیں۔ پہکہ ہر صورت یہیں پیدا ہوتے ہیں خواہ شادی  
ہوئے ہو۔ بلکہ کمی مفتری چالک کا توہی حال سپھک کر شادی سے  
پیدا شدہ پہکے کم اور غیر شادی کے پیدا ہوئے والے زیادہ  
ہیں۔ انگلینڈ اور امریکہ وغیرہ میں کتواری مائیں ہر ٹھیک میں سو  
پچاس صریف میں جائیں گی اور اگر ان پچوں کو تمہارے کیا جائے جنکی  
نالیں خالی ہیں تو شادی شدہ ہیں لیکن بے صابط۔  
یعنی بطور نہیں اور برائی چہ زیب اکثر راتیں ناٹک بھجوں میں  
یا اپنے جوان رہنماؤں کے گھر دل میں گلزاری ہیں تو گفتگی سے  
حصار بوجھائے گی۔

اسے سریا پا خل مبارکش! اسلام کے چار شادیوں میں  
کالون پر گھٹے کی طرح دولتیاں جھاڑتے ہی پہنچیں کم  
سے کم تو دیکھ لینا چاہیے تھا کہ بین الاقوامی بروڈ کمیٹی میں امریکہ  
وروس اور چین کا ہمی دکھرے ہے، ان مکونوں میں مسلمانوں کی ٹھیک  
آبادی بھی اتنی نہیں کہ اگر ہر مسلمان لا اچار بیویاں رکھے  
تھے بھی انہا فڑا بادی کے حساب میں وہ باقی فیصلی  
بھی حصہ را بخوبی ہو سکتا۔

امددا را پیٹھ بھادرت ہی میں شمار کر کے بتائیں کہ معاشری  
زوال کے مرمر میں آفوش میں زندگی کے ان بودھے کرنوں کے  
مسلمانوں میں کتوں سے کھروں میں ایک سے زائد بیویاں  
ہیں۔۔۔ اور یہ بھی خوف نہ ملی ہے کہ گر کوئی تھنھی چوار کو کھانے  
ایک بھی رسم کے گھاٹوں قیمتیں تین کیا اپس کے خیال میں بلکہ  
چاریں گی۔۔۔ اور ہم چساری اور جگی بچکر بچے پیدا کرنے بنے  
کر دیں گی۔۔۔

لڑکوں:۔۔۔ نرم دیاں اٹلیا ریلوے کے ڈاکٹر کشہر جمل خ  
”ناہیرین تعلیم سے درخواست ہے کہ کھبیریاں کو

انہ پہلے ہی سے تہذیب کیا اور نسلیت خرب کالا دا بھرا ہو اسپے  
یہاں لوڈ ادا دے اور تھا ڈادے بھی پری روح پا ہیں بھل  
سکے ہا۔۔۔ نہ کوچک ہیں جو وہ حقیقی اسلام کے نامن، دارستھے اور  
جنہوں نے اسلامی قومیت کو جیسیں بلکہ اسلام کو سر بلند کرنے کا  
بیڑا لھایا تھا۔

چھوڑتے اسلام اور آخرت کی یا تو کم۔ اب ترقی کا زمانہ  
ہے۔۔۔ بھال مٹھوں کو دوڑھے اور جھوری آناریوں اور خوشنا  
فردوں کا ہے۔۔۔ ہے۔۔۔ وسے اور پھر کی ترقیوں کے ساتھ بجا جات کو  
اڑ کار دیں واغلاق کی اسی ستر پر جاتا ہے جسیں لوڈ پا اور  
امر کی پہنچ ہیں۔۔۔ دو دن کا غلو طار نفس دس کے وسے ویہی ہیں  
اڑتے ہے۔۔۔ پر ایکنی کلائے۔۔۔ اس کے دو یہ صفحی ازادی کی اس  
بلندی پر کیجیا اسان بوجو اسے کا ہمیشہ اخراج کار بجا رات کو پہنچا  
ہی ہے۔۔۔ یعنی میٹش کاری کا شارت کرنے ہے۔۔۔ دو المزاد۔

مر جوں:۔۔۔ تجھہ اقا ہے۔۔۔ تیا کے لئے بڑے ہے تکوں کم  
وہیں میں بھادرت بھی شام ہے۔۔۔ آبا دلوں کے اعداد و شمار  
دیتے ہوئے تھا ہے کہ اگر پیدا ششی پر کشہر دل نہ کیا گیا تو ہر  
ملک کو زندگی پیش کا طریقہ ہیں پڑ جائی۔۔۔  
اپنے ایک مبارکش نے دل سکھیوں پر پوٹتے  
ہوئے گل، انشائی کی۔۔۔

”مسلمان:۔۔۔ بھی جو دشاویوں کے قاتل ہیں  
۔۔۔ ماں ایکیں اقا ہی بپوری پیدا ششی کی  
ذیاری کی خطا تک قرار دے رہی ہے۔۔۔  
اس سے کہتے ہیں ان۔۔۔ ٹھکریں بھرے بھائیں۔۔۔ گویا  
روں میں بھادرت و خصروں میں آبیاں جو اس قدر بھی لگنی ہیں اسکی  
واحد اولادی دہری، اور عرف یہ ہے کہ ان سکون میں مسٹنے  
دل کا ہر مسلمان پورا چار بھی یا اسی پہنچے اور پا جندی  
کے ساتھ ہر تین سالیں ایک۔۔۔ جو بھی تیار کرو ہا سبھے  
تھنہب، جھاٹت اور کم عقلی جسمیں جو اسے ہیں تو  
ایک بھی اسے نادم کرنے میں مدد و مدد میں آتی تھی۔۔۔  
ہم بارہش عاصی شایدی کیں جا ستے کہ مسلمان یچاٹے

جن ماہر ریتیں سے آپ نے خطاب فرمایا ہے۔  
اُن بیچاروں کے گھروں میں اُن کو بیدار سنتش غیر ہیں اُن  
اور ہمیں بھی تو وہ علم کا حسب بخوبیت عالمیہ کے مزاج اور جان  
ری کے مطابق تلقین کرنے لگے۔ دلہم کے نام پر ہمیشہ یہ بخش  
کریں گے جس مخصوص محدودت کا حصہ ہے اُن سے علم کو سستا کرو۔  
چنانچہ سرکاری اسکو اون ہیں مانع شدہ نصاب کو سادھے فرمایا

جائے اس میں تری ٹری شاندار جہاں تین ٹھرم کے نام پر تشریف  
فرما دیں گی۔ کیوں؟۔ اس لئے اُن اقدام کے مندوشیں  
علمی ترقی کے سوا ہر بات کو علم ناسخت کے نام پر خوشی  
تباہ کر دی جانتے ہیں۔

پس اُنے ڈاکٹر شفیل صاحب! ماہر ریتیں سے  
ایوں کریں یا جائے آپ ریتیں یہ کیوں گراہوں میں قبول  
نکاح رنگ کا اتنا فرم اور کر دیجیے اُن کو ایسے ہو گلا کہ زندگی بھی  
جس میں بھارت کے بخواہ متصوبوں کی بیٹھنی ہو اکرے، اُس علم  
کی کمی نہ رہی اور انسانیت حفظ!

..... حل یہ ہے ...  
۱۰ جون: — حاجی مولانا ابتداء المذین قبضہ دراس کے نیک  
شکر ہمالی مرحوم داد داد، پسران کے پیشہ ہوئے تھے ایک شام  
یعنی ۲۵ عرص کی: —

“حضرت بلالیں ہیں، بھلی ٹاندا حارہ ہے  
کوئی تحریر دیجیے اُنہوں کام پچھے گوئیں

حضرت اشتوترا نک اندھا تھا جو کی طرف رکھا۔ پھر  
سلک کر شریعتیاً تقویت تعلیم اسلام (تفہم) کو خود ادا کرنا (کی) دلالا  
تھے۔ مجرب درجی ہے، اُنکو ایک چھینگ کی بات ہے مولوی  
تھیں العین کا لام کاظم الدین کسی طوفان کے زیر میں ضراب کے  
تاثیر میں استیزرا۔ مولیں سنے وہیں، مولوی رحیم الدین  
کیزے پاس آئے، میں نے عذر ادا کرنا کی دالدہ کے کہا  
وہ بے نیز جسم بکلب اُندر اُندر کے سینے اپنی جرکتوں سے توہنہ  
کرسید تقویت چھینگ دے دی۔ مولوی رحیم الدین نے لیکن دلایا  
کہ اب ضرب و بالکل نیک بن جائے گا۔ تھ تقویت دیا اور تیرے  
ہی دن پوسٹر اسٹے پھوڑ دیا، مولوی رحیم الدین سنے پڑے

تعلیم کی اشاعت کا ذریبہ بنائیں۔

بس کافی ہے۔ اب آپ کا ہمیں نام ملکی رہنماؤں کی  
فترست میں آگئی۔ سارے جو سنبھلیں ایک اھل ایسی ہی اور تقدیر  
فرمادیجی ہے۔ مثلاً: —

”ریڈیو اخلاق اور انسانیت مکمل نہ کاہجڑو  
زدیع ہے۔“

اور: —

”جتنا کوچاہیے کہ غلط تمہرے پر اگر انہوں کو خوض  
امیختے افلاتی پر وکار پسند کرے تے ... وغیرہ  
بُر آپ کی لیڈری اور فیصلت علم!۔

رہنماد اقصیٰ ریڈیو سے نسیم کا عامل! — قاپ کی دعا  
اویجگوان کی کریا سے کام آج بھی ریڈیو سے لا جوہرا حسن

— جنی کہ بڑی خوش اصولی سے ایquam پار ہاہیے  
پکے گانے، بیجن، لمباد، طبلے اور سارے — خود ساختہ

مزہب اور مصنوعی اخلاق کا سبق دیئے واسے دراستے۔ تسلیمی  
— وطن کی پوجا کا اپنالش دیئے دلے پھر، وحی و

وغیرہ — سب آخر تعلیم ہی کے مسئلہ کی کلایاں توہیں۔  
آپ کے بھارت میں تاخ چاندا صرف ارشاد اور کلائبے۔ بلکہ

اسے مذہبی تدبیت بھی حاصل ہے اور مدد و قائم عقائد ملکہ و پیر

اس مقدس فن کی قدم افزائی بھی فرمائے رہتیں —

دیکھیتے — فلم ”مرزا قاب“ اگرچہ تجھانی محادات جن فن کے  
دماج تھی کی تخلیق تھی اور سچائی اور تاریخ سے اس کا ذریعی تعلق  
نہ تھا۔ لیکن آپ کے بھارت میں اسے محس کا توں ہی کی وجہ سے  
انعام دیا گیا۔ اور حضرت مسیح شریعتی خیابان سکم خالون ملکہ احوالی  
بھی دوڑی گیں۔

تعلیم مسیحی کا نام آپ نے رکھ چھوڑا اسے وہ تو بفضلہ  
تھانی خود بخوبی بخانے اور فاسدے میں موجود دہے۔ بلکہ تھانی

اگر دات کو کتنا بھوکھتا ہے تو اسکی بھی تعلیم موجود ہوتی ہے کہ  
وطن کی تکڑائی اور جگہ کی ارثی میں ہر بھاری کو کچکن رہنا چاہیے  
زمکنی و شکن کا کھشکا ہوا اور پہاڑیں اور نہاد اور نگاہی۔

چھائیتے رہوں!۔

رسکھنے ہوئے کہا۔

”باہمیں یہ دلادو“

حضرت نکلا کر بوجے۔

”کوئی مت۔ تالائی کہیں کے؟“

شعیب سلوٹ نے ہوت ٹھکانے۔

”اویں اول۔ جیسا کو تو ریڈیو دیواریا، جیسیں پچھا کیوں نہیں دیکھا۔  
ایسے کیا کھانا بہت گری بوجی ہے پہنچا کر ناچاہیے؟“

حضرت نے شیخ صاحب سے فرمایا۔

”دیکھ رہے ہیں اپنے جیشوں کو۔ اس نے سفریں تھیں رکھتا۔ مردوں نے خوب سمجھتے کہ یا پر قدر و لذتی سے بیٹھا ہے  
اوڑا خیس پکھے چاہیں۔“

شیخ صاحب نے شعیب میان سے کہا۔

”کیا کہا صاحب تھے۔ کیا اسی جان پکھے کو کہری خیس وہ  
ہوا۔ پڑھوں ہی تو کیا حقاً؟“

حضرت نے دخل دیا۔

چون سنتے تھی دیکھنے شیخ صاحب ایگر معاشروں ہی بکھارے  
تالائی کہیں کا؟“

گر شعیب میاس بکھر گئے۔

”هم تو پچھا لیں گے۔ ہم تو.....“

”ہاں بیٹا ضرور ہو۔“ شیخ صاحب نے ان کے آنسو پر چھتے  
ہوئے دکاندار سے دام پوچھے۔ اس نے کہا تین سو دل ٹیکے

آپنے کہا باقاعدہ دو۔ اور پچھا بندھ گیا۔

ابعد عبادتگار میام۔

”ایا جی! اسی کے کھانا میرے سینے آنکھ جوڑوں کا کپڑا  
لیکے؟“

حضرت نے فرمایا۔

”جی! ہاں تیرا اپنے فواب ہے تا۔ سال میں اپنے آٹا  
کھوئا تھا کہیں پاتا تیری اسی کے بنارے گا۔ یو قوت کہیں کا۔“

چلیئے شیخ صاحب نکر پڑی۔

شیخ صاحب حضرت سمیت ہاہر آئے اور کافر اس پیشے  
ہوئے ”لاریو کو حکم دیا“ کلامہ مار کر۔

اگر ایک بوجوڑا بد شر بھجوایا۔ جو زادِ الحمدِ الاسلام کی دالدہ نے خدا کی  
ایک غریب پوہ کو دیدیا اور وہ پے دو مسجدوں میں باشے  
و سینے۔

شیخ صاحب کی پاچھیں کھل گئیں بتوئے۔

”حضرت مجھے بھی کوئی ایسا ہی کارگر تو یہ دو اویجھے“

فسرطاں ہے۔

”میں کیا دوادوں۔ اسے کہاں کی موجود ہے۔ خوش بیوی  
تو دس تو یہ دیہیں۔ دخوش بیوی تو کسی فیضت پر من دریں، آج کل  
اخنوں نے اسادبیوگان کی ایک سلفی کیٹی بتاتی۔ یہے آجہاگا عکسی  
مدوفر مادیں تو فیضہ یعنی۔ یہے عبادتگار کی دالدہ خوش بیوکی کچھ  
تو یہ دیدیں گی۔“

شیخ صاحب نہ کر جائے۔ ”دیکھ رہے ہیں کوئی  
سکھنے کی بات ہے۔ میں کیسی ہی پاچھو کا منی اور ذر کرتا ہوں۔“  
پہنچے شام کا وقت ہے فراسیر کر دوں۔

اور چند منٹ بعد حضرت اہمگام الدین نج دوفور پسراہ  
کے بخوبی سب کے ہمراہ کار سے اتر کر ایک بڑی دکان میں پہن  
ہو رہے تھے۔ عبادتگار میام نے ایک بڑے رینج پر باحصہ  
رکھ کر کھوئا۔

”ایا، ہم تو ایں گے۔“

حضرت نے خفاہ کر فرمایا۔

”نہیں۔ نہیں۔“ بیرون قوف غیرہ سے کتنے کاروچا؟

عبدالسلام نے براسانہ بنا کر کہ۔

”اویں اول۔ ہم تو ایں گے۔“

حضرت بوسے۔

”اویس گرستے اسے نظر پاپ کی عزت کا نیسلام  
کرائے گا کیا؟“

”اویں اول۔ ہم تو ایں گے۔“

اب شیخ صاحب نے دو کافر اس سے اس کے دام پر پیچے  
اس سے کہا۔ سارے چھار سو۔ شیخ صاحب سے تھا کیک، کردہ  
کافر پر کھی میں فیں (فیز کے پیچے) سے ہوئے تھے  
پھوسے اور خود را شعیب سالمہ نے ایک خوبصورت پچھر کر رکھا۔

کئے مرید کرتا ہوں۔ میں نے کہا کہ داڑھی کو بازار سے لا کر بھی  
بھی سے بڑی لگاتی جاسکتی ہے۔ کہنے لگا کہتا ہا یا پچھلے سال بھٹاک  
خوش بیان سمجھی ترکیب کرنی تھی۔ ترکیبی قابی تھی۔ اسی تھی مدد کی  
تھی داڑھی چوت کے گرگن اور دو ہجت تھیں۔ یہیں کہا گئا تھا  
ایضاً پیچ پیچ میں دے اتا تو گئے تھے خواہ صاحب روکسی  
دنیا کو۔ ہمذاد اسی دن سے تو یہی کہ اب ایسا کچھ کام کبھی  
کر کراؤں گا۔

دعا کر داسے ناظرین بھی! یہری داڑھی کو اللہ تعالیٰ فی  
جلدی جلدی ترقی دے اور جلد میں؛ اس قابل یو جادوں کے لیے  
دین لوگوں میں ہدایت کی روشنی پھیلا سکوں۔ آئین ثم امین۔

”**حکایت**“  
۱۔ **نیون** : — کل ہوئی حقیقت الشاد وہ میں شیم الدین میں  
یہیں بڑی زوروں کی بحث چھڑی ہوئی تھی۔ ہروی حقیقتہ اللہ  
فہمکاں بھیجیں فرمادی تھے۔

”تم زنداق ہو۔ بزرگوں کا دب اور دیکی ہلت تھا کے  
زدیک کچھ نہیں۔“

میاں شیم الدین نے نرم بھیجے تین دھاپ دیا۔

”مولانا بگزیتے ہیں۔ میں تو سیدھی سادھی شریعت کی  
بات کہہ رہا ہوں۔“

میں سنبھل پڑیں دھن دیا۔

”ذرائع میں تجویز تھی کہا بحث ہے؟“

شیم الدین سے بیان کیا۔

”بات صرف اتنی ہے کہ میں ..... مسجد کے تعلق  
عزم کر رہا تھا۔ قبلہ امام الدین صاحب سالمہ سال سے پھر اس  
روپے ہمیشہ امامت کی مدینہ سحمدے دھول کیہے جاتے ہیں  
حالانکہ وہاں ہمیشہ کوئی اور شخص امامت کی خدمات انجام دیتا  
ہے اور قبلہ اس سے دس پانچ روز پر ہمیشہ دیدیتے ہیں اور خود  
کسی ہمیشہ میں دن میں ایک اور حماقت پڑھا دیتے ہیں۔  
پس یہ پیاس سے پیچے ہمیشہ ضرغا حضرت کے لیے جائز نہیں  
ہیں۔“

اس پر مولانا حقیقتہ اللہ صاحب مجسیز بگردی ہے ہیں کہ

حضرت نے اگرچہ بہت روکا۔ گرسٹیو کہاں ملتے وملے  
تھے۔ اصل درجہ کی چکنیں اور لیڈی میتوادی میکنیوں اور جاگریوں  
آنکھوں سے خرید لیے گے۔

پہنچے دن حضرت مع پسران نوئے قریب پر کھائی تھی  
دو تھان۔ آٹھ نماز جوڑتے۔ تین نئے ہوتے۔ دو تو گمراہ بھل  
دو منھانی کے نئے دان ہمراہ تھے۔ دیوبند کے استشیش بر  
مشی سلامت الشہیتے اسے تو تانگی میں میختے بکھیرتے  
مشی میں ہاہستے کہا۔

”مشی میں بڑی بڑی اور پچھا دن ایسٹر اور بکس کی اورٹ میں  
دکھن۔ یہ جیسی دھنگی دا سلبریشان نکریں۔“

”ایجی حضرت“ مشی صاحب تھے کہا۔ اپا بے تکر رہیں  
ایسے رکھوں گا کہ کسی کے باب کو بھی پڑتے رہیے۔ اور پرہ  
میں بھی گیا تو جسگی پر لپڑا لانا یاد کیجع الشہیتے۔ پان مگریٹ سے  
کام میں جائے گا۔“

حضرت مکارے۔

”مشی صاحب ایں پیٹی بھی جاتا ہوں اپنے بڑی ملا جو  
کے آدی ہیں۔ انشا راثرا بکی ضرور اپنے کاگر بڑی بڑھاؤں گا۔“  
یہ پھا قدر جب میں نے۔ یعنی حاکم رہا ابن العرب  
مکن نے شقر راویوں سے سناؤ سریٹ کے رہ گیا۔ پہنچے  
میں بھفت دن راست میں کی طرح کام کرتا ہوں اور بیوی کے چار  
جوڑے نہیں بنایا تا۔ اور..... اور.....

بس کچھ نہیں۔ اب تو میں۔ تھی داڑھی بڑھانی  
خروج کر دی۔ ہے اور نمائیں نظر فی کے سجدہ طویل کر کر پڑو  
پکشیے قریب رکتا ہوں تاکہ سجدوں کا کالا نشاں جلسے جلد  
پہنچائے۔ اور اس کے بعد انشا ولد و بور بندے کہیں رور  
چاکر مرید کرنا خروج کروں گا۔ وہ اپنایا رفرید و ایسے کاموں  
میں رہا تھا۔ ہالم گریں اس نے راست راست میں بایا  
ہفت انتیم کام زار بنانے کے کھڑا کرو۔ اور شاہ فور کیسی میں کے  
بارہ ہو مرید بہت سہمی کیمیں پر صرف چھے ہمیشوں میں کر ادھی  
کہتا تھا تو داڑھی بڑھانے اور ایک دو گمراہ انگل کے لصیط  
ڈھانے جوڑے نہیں۔ پھر دیکھیے کہاں بھلیتا ہوں اور

۸ اجی حناب! الگریں اس شخص کی باتیں مخفی اس عدوی  
صاحب تک پہنچا دوں تو یعنی یعنی کفر سے کم قتوی انہیں  
لگے گا۔ اور یہوی الگ طکاح سے خارج ہو جائیگی، وہ تو فرم  
اس کے پوچھ پر حرم آتا ہے ورنہ قبل مخفی صاحب تو کبھی کالا کا  
ٹکاح باطل اور اولاد دار تر از رے چکھ جو ہے۔  
کبھی اتنا بھی توجیہ نہیں کرتا حکومت کا نگریں کی ہے  
اوہ ما شاران اللہ کا نگریں کی تاک کامال ہیں۔ اگر جو شاہزادی  
تو کھر پارا درجورہ بچے سب کشو ڈین کی تک قرار دیدیں یہ  
چاہئے.....! حقیقتیں کا!

اور یاں فہیم الدین اپرداہی سے ذیل کا شعر لکھنا گئے  
چار ہے تھے مدد  
خود بدلتے نہیں تراں کو بدلتے ہیں  
ہوئے کس درج فتحہ ماں حرم یے توفیق  
حقیقت الشریعے ۔

”دیکھ لیا آپ سے کیا بکس دہا سے یہ مردود.....“  
 ”یہ اقبال کا شعر ہے مولانا“ فہیم الدین سے کہا۔  
 ”اچھا..... مولانا جبکہ یوں..... اقبال کا.....  
 اقبال کو تو ہمارے حضرت صفتی خود علی رس ہو گئے مصتری  
 نگیر جسکے ہیں۔

انہوں نے فرمایا تھا کہ اقبال رہا مل اغترال اور  
خود حیثیت کی امیرش سے ایک سچی راویگرہ اپنی بڑھ پڑی  
گئے اور اگر خلاف الحستہ نہ ہو تو کام انجمن اعلیٰ عتلل اخراجیہ  
کا خطاب دیتے۔ مگر فی الحال حستہ نہیں ہی کافی ہے جو عین  
اگران کے کسی قبیدت سے بچے کھانا تو کام یہ خطاب  
بھی دیدیں گے۔۔۔۔۔ (ٹائزنہ محدث باقی)

**اشraf المواتع** حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ایمان افسر و زمرو اعظم رحمت

نایاب تھے۔ انہیں پھر سلسلہ دار چھپا جا رہا ہے۔  
زاڑہ ایڈیشن چار حصوں کا کیجا تی سوت۔ جلد و در پی  
میسٹریٹہ کا یہ نہ۔ مکتبہ علیٰ دیوبندی۔

حضرت احمد مسیح الدین قطباد است که پسر عالم اور نزدگی، ہیں۔  
وہ کیسے یہ روپے لیتے۔ اگر شر عالم ازاں نہ ہوتا۔ وہ لیتے ہیں تو یقیناً  
جواہر کا کوئی سنبھالو یوگا۔

یک مولانا حقیقتہ افراد ہے۔  
” یہ مردو روحی شریعتی یا مسیح کرتا ہے۔ گویا ہمارے بزرگ سب جاہل اور بے دین ایسا بھروسہ کا عالم ہے۔ میں کہتا ہوں اُن کو سمجھ کے عتوںی صاحب ہی تو حضرت امام الدین کو تجوہ دیتے ہیں، اُپ طلاقاً حب فخری میں کہ جاتے ہیں حضرت سنت خوش آمیز نکاری اور کتنے کشش انگریز شخصیت والے اور کتنے شہروں صاحبِ علم و قلم اور کتنی بڑی عزت والے مشہور ہیں، امامت میں ان کا نام آخر ہی سے بچکی و نعمت کتنی بڑی ہوتی ہے۔ اور یہی میں ون ہر جبکہ بھی حضرت کو فرماتا ہے تو ایک بھی وہ نمازوں میں ساری کسر کا ایک دیتے ہیں، یعنی جو اسی نے اُنی فرشت سے نفس کا ایسا نکالیے ہو تو اسے کہ اور سے سارا قرآن شیئے جب بھی نہ پڑگا، اس کا سبھے کا ہے کی لذت اور تکریب پر یا کسی ٹوکنی خوار و سپے جو بنی بیتل قربان ہیں؟  
میان فتح الدین مکمل ہے تھے۔ میں نے تاک مجبوں پڑھا کر کہا:-

”بیکھر خوردار! بڑوں کے افعال پر اعتراض نہیں کیا  
گھستے، حضرت اہماد الدین قیلم جو پچاس روپے مہینہ سجد  
سے وصول کر رہے ہیں وہ اصل میں ان کی شخصیت اور شہرت  
علفہت کا معمولی ساختار ہے اگر وہ سال میں ایک بھی مناز  
نہ پڑھائیں تب بھی سمجھ کر وہ نہیں ادا کا نام برنا ہیں چونکہ سو  
روپے سال میں بہت سستا ہے۔ آجبلل ہر چیز کی قدر قیمت  
اس کی شہرت اور پیشی پر خصر ہوتی ہیں، جبکہ قیمت نہیں ادا کاری  
اور ڈائرکٹریوں کے نام پر ہر ڈایرکٹری قیمتیں میں بکھر میں تو  
آخر کیا ہمارے علاوے دین اسے کچھ لگدی۔ تو گلکو: ”ہمیں  
خیرت و نیعت کا کچھ بھی نہیں..... زیر پر خراج و رسول  
نہ کر سکیں۔ کام پر ڈاپنی گستاخوں سے۔ تو یہ کردی اپنی  
خداقدیت، سے آمد

مکونی حقیقت اللہ کے راستے اور فرمائیں :-

# اسوہ ابرام عالی اللہ

اے حضرت مولانا فتحی عقیل الحضرتی

یعقوبیون بہت دن بھے از ایسا بیدار پڑھ کر یہ تلاوت یعنی تلاوت عصداں کی شکل میں شائع کیا گی۔ اس کا دوسری بار گوچہ  
ایسا سلم نے صدھا یا برہر جو سلسلہ سے اٹھی ذمی نے، وہ ایسا سلم نہیں بلکہ یہ مکالمہ اشان کو در صرف تاریخی کے مفہومات میں  
نہیں رونیں۔ لئے یہ تو یہ مخطوط ہو چکا ہے، لیکن اپنی علمت دافع دست کے ہاتھ میں سے رہا۔ کیا اس کا ایسا ہے کہ بارہ ماہی  
یاددازہ کیجاتے اور ہمیسہ مسائل کی یہی کہندگی اور دشمن اپنے اس براہمی کی کوئی کسی معاشر، شدہ کے لئے گزیرہ بنتے  
بیش کر رہے ہیں۔ — حضرت مخون عشقی ارجمند ماصب سے پڑھتے ہیں، وہیں اندازیں سچ ہیں اور بیش افسوس لکھ دیں  
چھوٹے سے مخصوص میں کہو رہا ہے اور اپنے انداز تحریر میں ایسا رجا ڈھانڈتے ہیں اور سن چھوٹے ہے کہ مخصوص میں ہے مل قلب  
لطیف و بیضہ ایجادیات میں غرق ہو جاتے ہیں اور تخلیم سوہا ابراہیم کی تحریر درج ایک حقیقت محسوس ہے کہ مخصوص کے احالت ایکری شائع

عمر دنوں ذی الحجه، کامن سال سے کہا تمہارے دنوں۔ — شکل تو  
ترکار دیگی، وہ اس خاطر دن کے اعمال کی تقدیم، جانشہی  
اٹھائیں تے احمد ایس بیان فرمائی گئی۔ نسہ بابا۔

عمر دے دی، اللہ تعالیٰ کی بستے اپنے بندوق  
بہت ہی قریب، ہو جاتی ہے، اللہ تعالیٰ ہمچینہ بندوں  
او، ان کے پار کرتے اعمال کو شرختوں کے مانٹ  
رسکتے ہیں اور اس بندوں کے فرشتوں کو گھوڑے،  
سریکر بندے۔

وہ دن کے روزہ کے متعلق فرماتا ہے۔  
ان کے بیان کے میں مختلف و اپنے طور سے ملوب اختیارات مانیے جاتے ہیں اور  
ایک حدودتھ، فرماتا ہے اپنے کاموں کے میں اللہ تعالیٰ کو کوئی دن  
ان دلوں سے نیادہ نہ سفر، نہیں "اخدریث"۔

**عشرہ ذی الحجه** پہنچا وہ صرف یہ کہ رکتوں اور رختوں  
سے بھرا ہوا ہے بلکہ اس کے ساتھ ایک  
ایسا علمی اشتاد تحریر کی مظہتوں اور بیش از قرآنیں کی تائیخ  
و اہمیت سے ہے جو اپنے پڑھنے والے اور دنیوں انقیاد دلیم، پری طری  
تعمیرات اور اپنے بہنام کی دلکشی اور بہرگیری کی وجہ سے  
مسلمانوں ہی کا خیس دنیا کی بہت بڑی آبادی کا ہے۔ بعد ایک ہر  
یعنی حضرت احمد ایک طالیہ صلواتہ والسلام۔

جیسے ہے، ان دلوں کی فیروزی حصہ صحتوں ہے اپنے بے  
اٹھی ایجادیات میں این کا سقام بہت نمایاں ہے، حضرت نے  
ان کے بیان کے میں مختلف و اپنے طور سے ملوب اختیارات مانیے جاتے ہیں اور  
ایک حدودتھ، فرماتا ہے اپنے کاموں کے میں اللہ تعالیٰ کو کوئی دن  
ان دلوں سے نیادہ نہ سفر، نہیں "اخدریث"۔

اور ذمتوں کا کفارہ بتا دے ۔

اسلام کا مقدس ترین بکن "حج" اسی تاریخ کو میدان و قا  
یں ادا کیا جاتا ہے جس سکنی ناکھوں انسان دنیا کے گورے  
گورے سے اکٹھا ہوتے ہیں اور دل کی گھر بیوی سے اپنے  
پدر و مادر کو بد کرتے ہیں۔

**حضرت ابراہیم علیہ السلام** [بچا] مک حضرت ابراہیم علیہ السلام  
کی طرف درج ہو گئی کائنات پر انکو  
قرآن مجید کی مختلف تنوں پر بچا اس طبع ساتھ مکا گیا ہے کہ اگر  
کے اس باتی تو سید کو نتھی کہ باکسر ایک ایک گورہ اسے اپنے  
دو جس اسے۔ ایک مجدد اسے اپنے  
ایک مجدد اسے اپنے۔

الشیعہ ابراہیم کو اپنا دوست بنالیا دد، المداریت ۴۵  
پھر دوسروں کو اس کی سیرہ وی کا تکمیل یا چون کی قرآن مجید پر اعلان ہے  
کہ محدث اس طبق کہتا ہے پس قم کو چاہیے کہ محدث ابراہیم  
کی ہر دو کردہ۔ (آل عمران آیت ۹۵)

یہاں تک کہ تمام افس لوس کی امامت اور سرداری بخششہ ہے۔  
ابراہیم علیہ السلام کو تمام افس لوس کو پیشوایتا ہوں والبتہ  
آیت ۱۳۷)

محقر و حیر بیان کرتا ہے۔  
”ابراہیم ایک راست گوا در فرمانبردار تھا“  
(آل عصران آیت ۶۸)۔  
وہ سری جسکے فرمایا گیا۔  
جب اس کے رب سے اس سے کہا، ابراہیم  
القیاد و سلیم کی گردن بھکار دے تو اس سے  
ہے تائیں کجا۔ میں سے رب اصحابین کے لیے  
اپنی گردن جھکا دی، (البقرہ آیت ۱۲۱)  
اب آئیے اس اطاعت شعراہ اور فادر بنتے کی  
اطاعت کیشیوں اور فرمایا تبرداریوں کا ایک ہلکا ساجا ہوں  
مخت میثاقی سے کے اس بھروسی اول سے جس سر زین میں  
بوش بھلا لاحادہ تہذیب و تقدیم کی برکتوں سے بھر فرمی ہیں  
وہیں اکی ان علمیں الشان اقوامیں پریم و حکمت اور صحت و دفت  
کا اکا تاب۔ اپنی پوری اب و تاب کے ساتھ چک رہا تھا، لیکن  
مارتھت کی اس کر ولسر و رہا ہی کے باوجود وہاں کے بزرگوں اور  
کی حقیقی اور وحاظی بھی کی کیفیت حقیقی کہ قدرت کی محلی ہوئی اتنا یہاں  
کو دھکر کیجیے ایس اپنے پیدا کرنے والے کاشان نہیں ملتا تھا  
ہر چیز کو کچھ علاقت پہنچانے اور کچھ آن بان رکھتی تھی، ان کی  
معیوب و حقیقی، ایسے اندھا حال میں حضرت ابراہیم نے آنکھ  
کھولی، لیکن ان کی خطرت میں سلامتی اور حقیقت بیٹھ کر ایک  
ایسا جو ہر تھا جس سے اس وقت کے بڑے بڑے پڑھے  
لکھے اور کچھ بوجھ رکھنے والے بھی محروم تھے، اس صورت حال  
کا قدرتی تجھہ ہی بونا چاہیے تھا کہ ابراہیم اور ان کو اُن کے  
نظریوں میں شکو شروع ہو گئی اور اس سلیم الغطرت نوجوان نے  
جس کے قلب پر خدا پرستی کی صدائیت پوری دستوں کے ساتھ  
کھول دی اُنی تھی اپنی بھلوی بونی قوم کے خادم و ماطوار کو قبول  
کرنے سے صاف اکھا کر دیا۔  
یہ پہلا ذمہ تھا جو حقیقت کی تاثیں میں بالٹھا بھر مطلوب  
حقیقی سے اپنے غالب کے شوق جسکو کہا جیا وہ موڑا و تیر کرنے  
کے لیے زین و اسماں کے مظاہر قدرت و مکملانہ شروع  
کئے۔ طلب حق سے ایک ایک حقیقت کو ٹھوٹ لانا چاہا۔ مارکے

غور کیجیے؟ دوستی کا ہے مرتبہ ایک براہمی کو نہیں بلکہ اسکے  
خطا کی یا جاتا ہے جو اپنے بیداری کیا ہو اسے اور امامت کا کام دھیر اس  
سے پیچے درج کی تلووں پر ہیں۔ ان دگوں پر نکشناہ نہیں بوسی ہے  
ہندے ہیں اس کے صحن یہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے ۲۱ بخشش  
سیں کوئی خاص بکال، کوئی حث صریح، کوئی خاص جصف اور  
کوئی فیض معمولی ایجاد، کیوں گیا ہے؟ اس کی کوئی صاف ایسا  
کی گئی ہے اور اس سے کوئی ہم باشان خدمت انجام دی ہے  
جسی ہی قماں کو مقام خدمت اور حصہ ای امامت مرحمت فرمائیا ہے  
و سمجھنا چاہیئے کہ اسی میں سخدا کو نہیں ادا تھی اور وہ کی  
خدمت انہوں نے انجام دی تھی میں کہ یہ اشاندار سلطان کو  
خطا کیلیے اس کا جواہر خود پیدا کرنا تھا کہ اپنے سے سینے  
کر خطاؤ خش کی سمساٹے، وہ صحیح درج خود فرشتہ دا ناہی  
بتا سکتا ہے۔ وہ ان تمام لواز شوں اور بخششوں کی ایک

چاہئے (مرکم آیت ۲۳)

پھر اپنے ہم وطنوں کو ضمیعت کی اور لے!

\* لوگوں اللہ کی بندگی کرو اور اسی سے ڈرد نکلے  
یعنی جی بہتر ہے الگم کچھ بھی سمجھ دستھے ہوں۔

(العلکبوت آیت ۲۴)

یا ایسی تابوس آوازِ حقی کر جس کی بحکمِ جی ان کی قوم  
کے کان میں نہیں پڑی تھی ایک خند اکا قصور ان کی حدود  
قت خیال میں سما دیکھا تو ہم پرستیوں نے ان کے خلف  
عقل میں اتنی بخانیش ہی نہیں پھوڑی تھی کہ وہ کسی ایسی بالا قدر تر  
حقی کو سمجھ سکیں جو تمام کائنات کی پیداگرست و ای اور پرورش  
کرنے والی ہو اس نے جس ابراهیم کی زبان سے اتنی بڑی بات  
ستکر چینجا ہوا اور کچھ بخشیوں پر اثر آئے۔

اس بے مثیری کیسا نامہ حقیقت نے اعلان سے قوم میں  
اہرام کی حراثت بیباک کا پرچار ہوئے اور فتحہ اس  
آزاد نے سرزین بابل کے حکمرانوں کے کافلوں پر بھی وحکم  
دی بیباک دشاد اپنی قوم رعایا کا حاکم یا اُت اہی نہیں تھا بلکہ اپنے  
آپ کو خدا کہتا تھا تو اس نے جب اس نے ایک دوسرے  
اصلی خدا کے نقیب کا ذکر سنایا معمورہ ارض ہی پر نہیں بلکہ اس  
کائنات پر ایک تھی کی بادشاہت اور کار فرمائی کا علاوہ کئی تھا  
تو اس کے شاہزاد طفظہ میں جوش، خروش کی ایک لہ دوڑی  
اور اس نے چاہا اس سے خوف نقیب کے چند بیرونی برستی  
کا مقام سے بالآخر ایک سو قبر پر دلوں کی ٹوبیہ سڑھی ہوئی  
اس نے پوچھا ابراهیم تمہارا درب کون ہے، ابراہیم نے بوابِ یا

ستائے ہیں تلاش و تحقیق کے قدم سختے شروع ہوئے  
پہلے ایک دروشن تارہ دیکھا، پھر چاندار و سورت کی فرمادشیوں کا  
جاڑزہ لیا اور چند نبوں کے غورہ منکر کے بعد فطرتِ صلیم کے  
یقین نے اعلان کر دیا۔

یہچے یہ غائب ہو جانے والے پہنچیں، میں تو حقی  
کیلئے فیضانِ پھر تاروں پر جسکی کی بتائی ہوئی تھیں مگر میں سے  
اس زمین و آسمان اور سورج اور چانداروں کو پہنچا کیا اور  
بنایا ہے؟ (الانعام آیت ۹۸)

ابوالیم کے دل میں جب توحیدِ الہی کی شیخ اپنی ساری  
درخشاریوں کے ساتھ دشمن بھوگئی تو جنہوں نے دعوت و  
تسلیخ کی راہ اختیار کی اور بھلکی بڑی قوم کو فلک راستوں سی مناکر  
سچھ راست دکھانے کا تھیج کر دی۔ کچھ علاوہ ایک درہ مدد اور ناتیزت  
سکے بھی خواہ کی چیزیت سے ان کے لیے مکمل نہیں۔ باہم کر  
قوم کو جہادی اور بردا دی کی طرف جانتے ہوئے دیکھیں اور  
خانوکش بیٹھے رہیں۔

اصحیں معلوم تھا کہ سرکش قوم کو جو دست و حکمرت  
اہم باذی ملم و حکمت کے نشہ تباہ ہو رہے جس کی دعوت  
دیئے گئے تھے کیا ہوگا۔ سلیمان، اور مصطفیٰوں کا ایک پہاڑ تھا  
جو کلہر جن زمان سے نکلتے ہی نہ رہ پڑتے والا تھا۔ ایسکن  
خالق اکبر سے دالہا ز شیعیگی کہہ بھی تھی کہ مصلحت کو خوف  
کھا کر اپنی رحمت سے باز رہنا ہے یا نافی ہے، اندھے کو کنوں  
میں گرتا رکھ کر اس اندھی سے اس کا ہاتھ نہ پکڑتا اکیس لکھی  
درمار سے بزدلی ہے۔ جدت ہاتھ سی یہی صفت  
ہوئے شعلت تھے جنہوں نے ایسا ہم کے دل کو پھونک رکھا  
تما ادد و حرف، اسی صورت میں تمدنے ہو سکتے تھے کہ  
حق یا اتھاں، اور سبھے محا ایکہ: یا جائے اور قوم کوں  
کی گمراہی پر سبے جمعیک لوک دیا جائے آخر وہ استھے اور  
سب سے پہلے سہارت شیریں اور پر حکمرت اندھا زمیں  
اپنے باب سے کھا۔

”بیلے باب پر سبھے پاسِ ملم و حکمرت کی وہ روشنی اُتی  
ہے جو اپنے پاس نہیں، اُتی پس تک سبھے بیلے بڑی اگری

لئے ملہور ہے کہ مرد سے حضرت ابراهیم علیہ السلام کی پیکرا سوت ہوئی  
جیکر وہ اپنے لک کی رکب کے ملا جائیں ایک جماعت کے ساتھ اس سے رعنی  
لینے لگتے تھے ایک ایک اُدی نمرود کے ساتھ اُنکا وہ درافت کرنا تیر ارب  
کوں ہے، سائلِ جواب دیتا تو ہے نمرود خوش یوکرنا مکون انداز دیتا، ابراهیم  
یہ کیفیت دیکھتے اور تج و تاب کھاتے رہے، چنانچہ جب ان کی کشی کا  
وقت آیا تو قرآن کے خلاف انہوں نے ایسے جواب دیکھ کر مرد  
و مکار بخادرہ گی۔

حقیقی میں اسی وقت برد دسلام بن گھنی، اسی تھکدہ سے ٹکر کے خلیل کو فرمہت دھن کے ایک دوسرے نے قتل کر دیا ہے۔ قدم رکھا پڑا اس سے دھن اور علیین وطن کی قدرتی دلکشیوں کی پروادہ ترکر تے پوئے اعلان کر دیا۔

میں تم کو مجھوڑتا ہوں اور ان کو مجھی جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو تو حیرم آیت (۲۸)

چنانچہ اللہ کے چند بندوں کا یہ چوتا سال سے مرد سامان  
قالصلہ صحراء پھر پھر تاروں اور شست غربت کی خاک چھانتا ہوا  
سالہاں سال سفر کی صورتیں بروائش کرتا رہا۔ لیکن اتحادوں  
اور اذماں کو سلسلا ابھی ختم نہیں ہوا تھا۔ اس قدر شدید اور  
پھر پھر آذماں کے بعد میں اخسری اور سب سے  
بڑی آذماں پاتی تھی۔

حقیقی کا دو پیدا برقرار ہوا تو چکا تھا، اس کی منتشری سے  
سے بھی اگئے مکمل یعنی حقیقی سرگردی اپنکے ارادے سے فرموم تھا  
اس کے دل میں رہ، بکرا رانوں کی موصیں، حقیقیں، چاہتا تھا  
کوئی نام چلائے والا پیدا ہو اور جس طبقت حیثیت کی زیادتی  
دیکھی ہے وہ اسے نزدہ رکھ کر کے، بالآخر وہاں تبویں ہوئی اور یہیک  
حیثیم اطعیم بیٹھے کی بشارت دی گئی، رُکا پیدا ہوا جو صحن صورت  
اور حسن صبرت دلوں سے آمامتے تھا، زندگی کا یہ سہارا ماس پاک  
کی تباذوں اور امیدوں کی گودیں پڑے پیار و محبت سے ٹھاکر  
پہنچ کر جب وہ اس فر کو تخت گیا کہ کام کمکج ہیں باپ کا ہاتھ پاک  
یعنی جب امیدوں اور تباذوں سے کچھ ہوا ہوتے کا وقت آیا میں  
اس وقت اس کا مہارہت محت احتجان لیا گیا۔ اب سے خواب میں  
دکھایا گیا کہ بیٹھے کو اپنے ما تھے سے ذبح کر دیا ہے۔ خوب کاشاڑ  
کھلدا ہوا تھا۔ اسیں جو بھرہت کی پوری پوری اور حقیقی کو خود  
اپنی طرف سے کچھ نہیں کیا گیا بلکہ اس کو بھی کی گردان پر پھری  
چلاستے ہوئے دکھایا گی۔ تھوڑے سے خود و نکر کے بعد اپ کو  
یقین ہو گیا کہ اس اولاد کی مفتر باتی کا مطالعہ ہے۔ اڑاکسر  
کیسا محت صبرہ اور مطالعہ تھا، سوال یہ تھا کہ ہم مارے دیتے ہیں  
تم مجبور کریں۔ سوال یہ تھا کہ اپنے بانیتے کو اپنے ما تھے سے ذبح کرو  
اس محتاجی کے ساتھ درپر جلتے۔ چنانچہ اگلے ایک یوں کے

دو ہجہ اتنا جلا تھا ہے۔ اس نے کہا ہے تو میں بھی کرتا ہوں، جس کو  
چاہتا ہوں قتل کر دیتا ہوں اور جس کو چاہتا ہوں میں تا پھر وہ تا  
ہوں مارنا کیم نے خاطب کی بھجو اور داعی استعدا کا اعلانہ گا کر  
کر ملا کہا۔ میرے رب کا صرف یہی کام نہیں ہے بلکہ وہ صورت  
کو مشرق سے لکھا کرتا ہے اپنے ہمت کے آج سے خرب  
سے خالی دیکھی، علم و بعیرت کی اس جمعت قاطع کا شرود  
کے پاس کوئی جواب نہ تھا اور وہ اور اس کا سامنا دبا بھوت  
و حیران ہو گرد گیا (البقرہ آیت ۴۵۸)

بہر حال تو یہی اللہ کے اس پیارک منا سے سب سے  
پہلے اپنے پاپ کو چھاتی کا پیغام سنایا، پھر ہوا اور جو ہری کے  
سامنے اس پیغام کو رکھا اور اس کے لئے نظرتند کے ہترین  
اصول دلالت پیش کیئے، تری، شیری، کلامی اور روشنیوں  
کے ساتھ ان برق و اسخ کیا اور اچام کا در وقت کے اقتدار  
اعلیٰ سے جو جماری اور قماری کے نشانیں سرست تھا کہ  
یعنی کامیابی سینہ پر ہو گیا۔ تیجہ وہی خلا جو مکالمہ چنہ بیٹھا کی  
حق کے مقابر کے لیے باطل کی تمامی بیانات کا مظہر تھیں متفق  
ہو کر سامنے آگئیں اور فیصلہ کیا گیا کہ ابرا کیم کو رکھی ہوئی اگر  
میں ڈال دیا جائے۔

اسی مرطہ پر اس کے پیشیر کی خواجہ ری صد و چند فاصحاً ختم  
ہو گی، کیونکہ اب صداق کے متاذ میں ماتع حلیفت کا منفردہ  
شرط ہو گی تھا۔ ایسا مظاہر و جس کی مثال چشم غلک سے کبھی  
نہیں دیکھی تھی۔ جان بازی اور سفری شی کا بہ اندرونی ٹھنڈیں اختیار  
کر سکتا تھا جس سے اپنے مقامد کی بندتی اور پاکی کے لیے  
جان انتہی پر رکھ لی ہو اور سخت سے سخت مددوت بھجنے کے لیے  
آزادہ ہو گیسا ہو۔

آنوشیدتے حق کے لیے اہلہ آذماں کی وہ بولنا کہ  
ساخت آپنی، اس کے لیے ایک بیان الاؤ نیا کیا گیا اور اسیں  
مسلسل کی روشنگ اگ دہنکانی کی اور ابرا کیم کو اس میں پھیلک  
 دیا گیا، اس وقت اگ کو جلاستے کی تاثیر پڑتے داسے نے  
اگ کو حکم دیا کہ وہ ابرا کیم پر لپٹتا اثر نہ دکھائے اور اس نے  
حق میں سلامتی کے ساتھ درپر جلتے۔ چنانچہ اگلے ایک یوں کے

"عید قربان" اس بیشتر تاریخی روایت کی یاددازہ کرتی ہے جو اب سے کم دیش چہرے، جزو مصالح پیشہ فارجی کریں پیش آئے تھا۔ امتوں کے پیشوں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں دکھایا گیا کہ اپنے نورِ مظہر کو اپنے پاتھ سے ذرع کر دے ہیں۔ اللہ کے پیغمبر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم کے میانے میں بڑے تفاوت ہے۔

تھیں ہیں جن میں ایک خواب بھی ہے۔ خواب و مطروح کے ہو۔ تیلی اور حقیقی۔ حقیقی اور عین خواب میں حقیقت صاف اور ہے پرده دکھائی جاتی ہے اور وہی مقصود ہوتی ہے۔ تیلی خواب میں حقیقت کو کسی اور پیراہ میں دکھایا جاتا ہے۔ جیسے حضرت نوسف علیہ السلام کا یہ خواب کو گمراہ ستارے اور آفتاب داہماں پر گویا جدید کر دے ہے ہیں اور ان کو قحط اور خشک سالی کی صفات اور سوچی بالوں اور دینی پتنی گاہوں کی صورت میں دکھائی گئی تھی، و درستے لفکوں میں یوں مجھے کو بعض خواب مثاب صورت میں دکھائے جاتے ہیں اور تعمیر و بیان کے مقام پر ہوتے ہیں، بعض نہیک غمیک شاہدہ بن کر سامنے آتے ہیں، ان کے سمجھنے کے لیے تکمیل تعمیر کی ضرورت نہیں ہوتی۔

بہر حال خیل اللہ نے پہلی دفعہ ذی الحجه کا تھویں تاریخ کو خواب میں دیکھا کہ کون کی کہنے والا کہہ رہے اور اسے "اللہ تعالیٰ نے تھیں" پہنچائے کو قربان کر دیئے کا حکم دیا ہے صحیح ہوئی تو اب ہم چیرت میں سکھے۔ شام تک اس سے اتنا نازک معاملہ پر احتیاط سے خود کرنے رہے اس تو ہمیں تاریخ کو یوم التردید اسی سینے کیجا گا کہ اسے، تردید کے معنی خود نہ کر اور تردید کے ہیں۔

تو یہ تاریخ کی رات آئی تو پھر یہی آغاز سنی اور اس بیقین ہو گیا کہ یہ حکم حق تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔ تو یہ ذی الحجه کا نام "یوم عزائم" اسی سینے ہے جسی پہچان اور صرفت کا دن یہاں تک کہ جب دسویں تاریخ کی شب میں بھی یہی کچھ دیکھا تو حکم ایسی بجالا شیکے سینے ہے تاں الکھوتے ہیئے کو قربان کر دینے کا ارادہ کر لیا، دسویں تاریخ کو "یوم الخشر" کہتے کہ یہی دجھوں عکس کے میانے کے ریس یعنی ذرع کر دیتے اور قربان کر دینے کے ریس یعنی ذرع کر دیتے ہوں۔

بہر حال حضرت ابراہیم اس آخری اور سب سے کڑا ہی ذرا بیش میں بھی بندگی و پروردگی کی ایک بیب شان سے کامیاب ہوئے زبانی دی میتے اعلان کر دیا۔

عید قربان دو لذت سے مرضی مولیٰ کے سامنے اپنا سر جھکایا اور ابراہیم نے اس اعلیٰ کو پیشانی کے مل گرا دیا تو ہم نے پکارا ابراہیم شیر و برس تم نے اپنا خوب پیا کر دکھایا ہم نیک کاروں کو ایسا ہی بدل دیا کر رہتے ہیں۔ بلاشبہ رہنمادی کملی ہوئی از ماش تھی اور ہم نے ایک بڑی مستردانی کو ان کا فدیہ دیا۔ یعنی اس اعلیٰ کی مستردانی کے بعد ایک بڑی قیامتی مت ہم کی ذرا احتفاظات رکوئے ۲۳

اپنے بیٹے کا یہ امر ازاطاً حدت، جس میں تسلیم و رضاکی روایج پوری طرح کا فرض نہیں، کچھ ایسا مقبول یا راکاو المیہ یا اکا ہے ہیش کے لیے شعا۔ نہیں بنا ریا گیا اور بعد کے آیوں پر یہی ترقی ضروری فوارد ہے گی۔

حدیث شریف میں ہے کہ بعض صاحب ہے آنحضرت سے پوچھا چکورا یہ قربانی کیا ہیں؟ فرمایا تمہارے ہاپ ابراہیم کی سنت ہے۔

بہر حال اسلام اور قربانی کے خیل پر جس کے نقش قدم کی خاک میں دیکھا جہاں کے امن اور سلامتی کا راز پوچھیا ہے۔

## عید قربان اور فلسفة قربانی

### ایشارا اور نیک عملی کی روایج

**حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کتاب** اسلام میں ترستے ہوں، دو ہی دن، ایکہ عید الفطر اور عید قدر، ان دونوں تقویتوں سے مذہب اسلام کی شاندار دوایات والیستہ ہیں۔

عید الفطر و دزد کا شکر باذ، قرآن مجید کے نزول کی یادگار ہے جس سے عجیب ہیں پر وہ علم پر ثابت محمدی کا ظہور ہوا۔

ان بحثیں وہ سلسلہ علماء اسلام کا ہے احادیث اسلام و رضا اور جو شش  
خداؤ کاری کیجئے ایسا مقول ہو اک اس کو حکیم کے نیتی اور دین بھی  
نشان بنا دیا گی اور قرآنی ایک حقیقت مدت بنتی۔

اسلام کا بہت بڑا اور اہم رکن "مع" یعنی الجبکی فویں  
تاریخ دعویٰ تھے میدانِ عرفات میں ادا کیا جاتا ہے اور جس کے  
لئے دنیا کے کوئے کوئے سے لاکھوں انسان اس پر اپنے  
امد فولانی وادی میں ہیک وقت میچ ہوتے ہیں اور ایک جگہ  
بیتا سپا اور دلوں سے پناہ کے ساتھ اپنے پروردگار کو یاد  
کرتے اور اپنی لختہ شوون اور ذائقوں کی منافی چاہتے ہیں  
جس دا کے انھی طاقت احتیط لگزادہ بنتہ دل کی نہایت لبرک  
یا دگار ہے۔

"مع" کے دلوں میں ہر قدم پر "ج" لبیک گہما جاتا ہے۔  
وہی حضرت ایکم طالب اسلام کی زبان حق سے لکھے ہوئے نظلوں کا  
ترجمہ ہے۔ یعنی پروردگاریں اپنے کے حکم کی بجائآ دری کے لئے  
حاضر ہوں۔ اے بعد لا شرکیک میری ہر وقت اپنی خود کو  
کے ساتھ جھکا ہوائے۔

تو یہ تاریخ کی صحیح سے تیرہ ہوں کی مصترک جو بُریں  
پڑھی جاتی ہیں جوان دلوں کی نہایت اہم اور غاصہ جہادت  
خیال کی جاتی ہے، ان کی اصل ہوں بیان کی جاتی ہے کہ  
جب اللہ تعالیٰ کے لیے ہوئے فرشتے مجسہ میں ہمیں "فَهُوَ  
کا بیٹھا ہاکیر حضرت ابراہیم کی خدمت میں اسے تو ہوں  
سے دیکھا کہ ابراہیم خصلح حکم خداوندی کی قیمت دلخت ہرگز کی  
قریبی، بجلت حرام کو ناچاہتے ہیں، خدا کا مقدس فرشتہ  
اس مقسطہ کو دیکھا کر کہہ اتما اللہ اکبر اس بزرگ اخیل الہ  
سنے جواب میں فرمایا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر جیزیل دعیں کی  
ربان سے صہیر و قمر نے اپنا خواب سچا کر دکھایا ہم نیک مسلموں کو  
بس غیر و قمر نے اپنا خواب سچا کر دکھایا ہم نیک مسلموں کو  
یوں ہی بدله دیا کرتے ہیں۔ یہ شبہ، تھہاری بھلی ہوئی آنکھ  
حق اور حکم نے ایک بڑی قدر باقی؟ ان کا فذر و دلستھی  
کی قربانی کے بعد سے ایک بڑی قربانی قائم کی، اور بعد کے ان دلوں  
پر بھی اس کو اتنی رکھ جھوڑا۔ (الصفوت رکوع ۳)

صفا مرد پہاڑ پوں کے درمیان پچکر رکھاتا۔ منی میں

جنین رات سلسلہ بھی خواب دیکھنے اور یقین کا ماحصل  
کر سی بھنکے بعد اپنے بیٹھے کو صورت حال کی تراکت سے باخبر  
کیا اور اس سے متعلق مشورہ کرنا چاہا اگرچہ اپنے کھلے ہوئے معاشر  
میں اپنے مشورہ کی ضرورت نہیں بڑی تھی پھر بھی اللہ کے رسول  
نے مشورہ کی نیت پر عمل کرنا اس سیئے اور بھی مناسب جانا  
کہ اس طریقے سے بیٹھے کی حریت اور ثابتت قدمی کا احسان  
ہو سکتا تھا اپنے بیٹھے ہی فوجان بیٹھے لازم ہے اپنے کی  
ذیان سے، ہاتھی ایک لمحہ کے لیے اس وہیں کیجئے یہ  
پکارا تھا۔ پیارے ہاں اب اب اب سمجھتے کیا ہیں مالک کا بُو  
حکم، ہواں کی فرداً تھیں یکجئے دیر کوں اور کس پلے بیرون سے  
متعلق آپ الحینان رکھیں دیکھیے کس شوقی سے اپنے پروردگار  
کے حکم کی تعلیم کرتا ہوں۔

ہزار ہزار اسلام ایسے ہاں اسی سے پڑھوں نے بعد میں  
انے والوں کو ایسے عزم و ہمت اور ایثار و تسریانی کا سبق دیا  
قرآن کریم سے تسلیم و فنا کے اس زندگہ جاوید کارنا سے کو اپنے  
ناصیحہ ادا انہا زمیں اصطلاح بیان کیا۔

"جب اسماں اپنے ہاپنے کے ساتھ چلنے پھرنے کی بُری  
پہنچے اور اس لائیت ہوئے کہ اپنے کی ضرورتوں میں ان کا تھوٹا  
ٹکیں تو ابراہیم نے کہا جان پروریں خواب میں درکھتا ہوں کہ  
یہیں کو ذبح کر دہا ہوں تو سوچوں میں تھہاری کیا راستے ہے  
پہنچنے جو اس میں کہا، ابا جان! اپنے کو ہو حکم ہو اپنے اس کو  
کر لگز دیئے، خدا نے چاہ، حکم کرو داشت کرنے والوں اور  
سپارے والوں میں پائیں گے، پھر جب دلوں نے ہمال  
محمد مان لیا اور قیم و القیاد کی گرد و دن بھکاری اور باپنے  
جیئے کو پہنچانی کے مل لاریا تو ہم نے پکانا۔ اے ابراہیم! ا  
بس غیر و قمر نے اپنا خواب سچا کر دکھایا ہم نیک مسلموں کو  
یوں ہی بدله دیا کرتے ہیں۔ یہ شبہ، تھہاری بھلی ہوئی آنکھ  
حق اور حکم نے ایک بڑی قدر باقی؟ ان کا فذر و دلستھی  
کی قربانی کے بعد سے ایک بڑی قربانی قائم کی، اور بعد کے ان دلوں  
پر بھی اس کو اتنی رکھ جھوڑا۔

دوسروں کی دل اذاری نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص دوسروں کی دل وکھانے کے لئے قربانی کرتا ہے تو وہ بے شے اپنے اس پہتری غل کو برداشت کرتا ہے۔ قرآن مجید نے قربانی کی ہل حقیقت کا رواہ نہیں، میں تو وہ سے ان عقولوں کیسا تھا برخلاف اعلان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کو شت پورست اور ہدیہ یورا، خون سے کوئی سر و کار نہیں۔

بھل سڑنے والی چیزوں اس کے دربار میں نہیں پہنچیں، جو چیزوں کی بارگاہ میں آجھی اور شرمن قرب حاصل کرتی ہے وہ صرف دل کا ادب اور حسیر کی پاکی ہے۔  
(لیخ آیت ۲۳)

یعنی جا فور فزع کر کے اس کا گوشت کھانے کھلانے یا اس کا ہون گھانتے سے تم کبھی بھی اپنے پر در دگار کی خوشودی صاحن نہیں کر سکتے۔ اس کی رضا چاہئے تو اپنے اور صبر تحمل بھل کی اور ہر بیزگاری کی روح بیدا۔ کرد اور سوچ کر جس جوش اور دلوں کے ساتھ تم سے ایک تھی جا فور اس کے نام پر قربان کیا اسی بوش و خروش کے ساتھ زندگی کے ہاتھ گوشوں میں بھی ایسا روشنستہ باقی کا ثبوت دینے کیلئے آنداہ ہو۔ ۹

انسانیت کا احترام، محاذی چارہ کا قیام، جذبہ مقام سے نفرت، انسانی اخوت و مسادات، پڑیوں کے حقوق کی نگہداشت، دعوت امن اور قیام فعل، کردار کی بلندی اور پاکی، شخصوں اور برا چاہئے والوں سے بھی حسن سلوک حکمت اور دنماقی سے ناگاریوں اور تنجیوں کا مقابلہ، ماریوں اورنا امیدیوں کی گھٹاؤپ اور صیریوں میں بھی ایک کی چنان پر مفہومی سے مجھے رہنا، حق کی حادثت اور باطل کے مقابلہ پر سیزئن تان کر کھڑے ہو جانا۔ میں سہا، وہ اور ناداروں کی ضرورتوں کا احساس، زندگی کے یہ تمام عنوانات تمہارے جواب کا انتظار کر رہے ہیں۔ ایسے جواب جو مشمول اعظم حضرت ابراء کیم علیہ السلام اور سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دی، یعنی ہدایات اور تعییمات کے قالب میں ذھلانا ہوا ہو۔

چاروں دو کی قیام اور اس مقام کی خاص خواہیں بھی کہیں قدرم کے انجی بائیوں اور تصریح کرنے والوں کی اذازہ کرئیں اور ہمڑا دلوں کی حرارت ایمانی سے گرمی ہیں۔

اُسی تھوڑی در کے سچے ہر خیال سے کسی بھر کر تائی خالی مالم کی اس لاثائی شخصیت کے اسوہ حستہ کی نہ ملتی جسے حق کی آن قائم رکھنے کیلئے اتنا سب بکھر قربان کر دیا۔ ایسی قوم کو جھوڑا، غیریوں سے اُنکے تعلق کیا اور حق و ملوقت کی پاس بھائی کے لیے ہر چیز سے بے نیاز ہو کر کتنی بھی ناہایوں اور کتنے ہی در بالوں میں رسول نکلے سے سہا سے پھرتا ہوا، جس سے اُن میں پڑنا گوارہ کیا، لیکن اپنے عقیدے پر جگو وہ حق جانتا تھا تھر کی چنان کی طرح جارہا۔ یہاں تک کہ سایہ ساں کی گردش اور مختلف ازماشوں میں کامیاب ہوئی کے بعد اخونسہ میں جب اس کی تئیں اس طرح پوری ہوئی اور قدرت سے اس کو ایک بردبار ہونہا رہتا دیا جو حقیقت پر ملکے کا سہارہ اور خزان رسید ہم کا ایک تروتازہ چھوٹ تھا۔ تو اس کو بھی حستہ اکی ماہ میں قربان کر دیتے ہے کا حکم ہوا اور مالک کا یہ وفا شاہزادہ خانی خانی اسکے لیے آنادہ ہو گیا۔ یہاں تک کہ مگر پارسے سکے لیے پہنچنے کا

چھسری رکھدی۔  
یہ ایک درست اور آخری آزمائش تھی جو ہم حقیقی نے اپنے پچھے بندے کی کاہد دیکھا ہتا تھا کہ ہیرا بستہ جس سے میرے سیئے دنیا کی ہر چیز رخ وی ہے جوست پدری کو بھی قربان کر سکتا ہے یا نہیں۔ ۹

فع قوہ بے ابراہیم بڑا ہی بڑا، بڑا ہی ترمیل اور ہر حالت میں اللہ کی طرف رمح جو کو رسمتے والے ہے (ہود آیت ۵)

یہ سچ اور استہ باقی کی تاریخ کا جمل ساختاک و جھرت اور ابراہیم میں اسلام کی کتب زندگی کا ایک سیئن تھوڑا درج۔ اب آئیے قربانی کے اصل مقصد اور اس کے فلسفہ یعنی خود کرنے تھیں۔  
بھر تر رانی سے مendum کی وقت اور کسی حالت میں بھی

دراس کے پچھے بند ہو ستے۔ یہ یکدیز وال سپریم لیگ ہے جسکیں جہاں تک ہو سکے وہ گامز عدین جلددا رکیا جائے اماں طور پر یقین عیید کی نازک راس میں تھیں اور عین زیادہ منتخب ہے تاکہ نازکے بعد قربانی کی ذمہ داری سے اچھے اور امیت ن کے وقت میں فرا غفت ہو سکے۔

نہ اس کے بعد خطیب خطبہ دے جس میں قریبی ایک بیرونی  
و قشریں "عمر فر کے روڈے کی فضیلت" عشرہ ذی الحجه  
حضور میاں ات اور دوسری حزوری ہزوں کا توں کی دل نشین اور توڑ  
انداز میں تشریع کی جائے، خطبہ کا وہ حصہ جو مسائل سے متعلق  
ہے ما دری زبان ہیں، دیا جائے تاکہ عام مسلمان ان آئمہ اور  
حضرتی ملکوں کو سمجھ سکیں، لوگوں کو چاہیجیے کہ علمیان، علموں کی  
اوسمیتی کے صاحبو خطبہ میں، پیر خطبہ سنتے عیدگاہ چھوڑنا  
ایک بڑی سندت سے ضروری ہے، روقوں عید ویں کی مناز  
شہر سے باہر عیدگاہ میں ہوئی چاہیجیے ہی مسنون و مستحب  
ظریف ہے، کسی خاص مذکور کے بغیر مددوں میں عیدین کی  
عائزہ صناعت یقلا مسنون کے خلاف ہے، شریعت حق کا  
حکم یہ ہے کہ تھالا ز اجتماع ایک جگہ ہو اور زیادہ سے زیادہ  
مشاذ اور اور پوچھو کہ ہو، افسردگی اور پر اگدگی کے اس درجیں  
اس بکثرت کا خاص طور پر فارکھنا ضروری ہے۔

مسوق (جو شروع سے نمازیں شریک کرنے والوں کا ہو سکتا ہو) اس کا تکمیلی بھی رہی۔ یہ جو عویض لغظہ کی نماز سے مسوق کا، مثلاً کوئی شخص پہلی رکعت کے رکوع میں امام کے ساتھ ملے تو اس کو چاہیے کہ غیر را تھا انھائے رکوع ہی بیس تینوں بگیریں کہرے اور کوئی دوسری رکعت میں ترکیکا پیدا نہ کریں اس ایک لمحہ کی عکسیں کو امام کے ساتھ ہو ہی جائیں گی بہر کو اسے پڑھنے چھوڑنے کو ہی کوت اس طرح اتنا کہنی جو ہے کہ اسے خارج ہو کر رکوع میں جانے سے پہلے عکسیں نہیں کہہ گا کیونکہ اگر اس نے رکعت میں قرأت سے پہلے عکسیں کیں تو دونوں رکعتوں کی عکسیں مل جائیں گی اور اس کی اجازت نہیں ہے، لیکن کسی کی دونوں رکعیں وہ جائیں تو وہ عکسیں اپنے زمانہ کے مطابق ادا کرتا

قوموں کی زندگی میں اس طبقے کے قدرتی اجتماعی اور اقتصادی  
و انسانیتی رکھنے پر اسی سے متعلق قویوم کے افراد یہ زیر و صفت تقاضا کی  
اٹھ رہے ہیں۔ وہ دلیلوں میں جزو دز مردگی کی زندگی میں بالکل ایسا  
وہ سب سے بڑا اعلیٰ ترین ایسے موقوفوں پر خود بہ عمدہ تو شد  
جیا تی میں اور جو احمد عالم ہو جا آئے کہ تم سب کی بخوبی  
وشرعاً سے بند ہو گئے ہیں اور وہ ہے انسانیت اور  
اس کے قدرتی ترتیبوں کا ارشتہ جس کا کوئی اندازہ  
تعصب یا بھروسہ کے لیے مخصوص نہ کر سکتا ہے تو اُنہیں  
سلکت۔

پس آڈا آج اور آج خیل میراں اسلام کی نرم مزاجی اور شریں  
کلامی، اس خیل ذرع کے دولا ایشا، اور جذبہ استقامت  
اور خاقم الائیاء، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عظیمیت  
کے ہام پر عید غرباں کے اس مبارک اور وحاظی اجتماع سے  
عزم رہتے، ایش رومندا کاری، قوریت صبر و برداشت اور  
عوسمانی کے بیے دسلیہ اور کمزور افسرا کی خدمت کا  
بینی سکھیں۔

احکام عید قربان

شاز سے ادا کی جاتی ہیں، یعنی مکمل تحریر پر اور شاہکے بعد قرأت سے پہلی رکعت ہیں اور قرأت کے بعد دوسری رکعت ہیں میں تین تین مکمل ہیں اور چار چالائیں، ان تینیں کا نام تکمیلیات زدائد ہے یعنی شاز کی اصل اور روزمرہ کی تکمیلیوں کے علاوہ راکٹ تکمیلی ہیں اور زادہ تکمیلیوں ہیں جیسی کامیاب اتحادیہ جانتے ہیں پہلی رکعت میں سپلی پارالاٹ اکابر کیکر ہاتھ اور اتحادیہ جاماں اور پھوٹے چانسیں اور میکانٹ الشہد اور تکمیلیہ اس کے بعد پھر اٹھا کریں۔ لیکن یادو اتحادیہ کے بعد میں اور جو چھوڑ دیجوں چاریں اسی طرح روسی دفعہ اکابر کیکر پر اتحادیہ اتحادیہ جاماں اور پھوٹے چانسیں اور پاندرہ سے جاماں اسی طرح دفعہ اکابر کیکر پر اتحادیہ اتحادیہ جاماں اور پاندرہ سے، دونوں عبیدوں کی شاز کا وقت طبق علماء مختارہ

اہمستہ اہمستہ بکیر کے انفا خواہ ہیں ۔  
اللہ اکبر اللہ اکبر لالہ اکبر اللہ اکبر  
اللہ اکبر قلہ احمد ۔

**بکیر کی اصل** [تقریبی بعض معتبر نوادرتوں نے] بکیر کی اس بکیر کی اصل یوں کہی ہے کہ جب جبریل ایسی فدیہ کا دینا سے کہ حضرت ابراہیمؑ کے پاس پہنچئے تو انہوں نے وحیا کہ اسراہیمؑ خیل صلکم الہی کی تعمیں بعدت تمام کرنا پڑھتے ہیں اپنے کا مقدس فرشتہ القیادہ قلیم کے اس زمان ان فروذ منظہر کو دکھر پکارا اخواہ اللہ اکبر اخواہ اللہ اکبر اشکے طیل نے جواب میں فرمایا کہ اللہ اکبر اللہ اکبر اشکے طیل نے جواب میں فرمایا کہ زبان سے رضاہ اشارہ اور صبر و استقامت کے پیکر کا سامنی ذریع اللہ نے اغاٹا سے تو فرمایا اللہ اکبر و اللہ اکبر اس تفصیل کے مطابق یہ تکمیل ہے ان تینوں رکوعوں اور تین خصیتوں کی زبان سے لکھ لی ہوئے تحریر اغاٹا مجموعہ ہے جو ایک خاص احالت اور ماجوں میں کہے جائے تھے تھی اسی احالت جو فضاۓ کائنات کی آنکھوں پر اپنکشہریں نہیں تھیں ۔

**بکیر ایت اشرفت** [ذاتی تاریخ کی صحیح سی تاریخ کی عدم بکیر ایت اشرفت] بکیر ایت اشرفت کے بعد ناز کے بعد امام اور صفتی دنوں کو بلند اور اس کے پڑی تھی درجہ ہے ۔ امام کو یاد و ذہبی کو خارجی بکیر کو حکم دادا داریں ۔

جو شخص تنہائی پر رہے اس کو بھی یہ بکیر پر حصی چاہئے خود توں کے چیزیں بھی جنم ہے یکن وہ اپنی آزادی میں میں ان پاچوں دنوں بلکہ اس پورے شہرہ میں یوں بھی ان علیور کی در درختاہ پڑھئے، یہ ان دنوں کا لیک خاص پاک شہر میں یہ بالوں اور ناخنوں کی جماعت سے رکار ہے ۔

**قریبی کی فضیلت** [ذاتی تاریخ کو جیسی کہاں کے طبق] حق تعالیٰ کی جنابیں جو نیہرو تو نہیں عمل تربیتی کرنے ہے، قربی کی فضیلت کے جانور کا اکابر ایک نیال اور ماس کے خون کا ایک ایک قطرہ لگنا ہوں اور لغزشوں کے کفار سے کا سبب ہے، قربی کا ہر جیسا اور ہر حصہ رہا اسکا ک اس کی کھال، اس سکے کھر، اس کے پینڈ، بکھار اس کے

بینی بھلی برکت میں قرأت سے پہلے اور دوسروی برکت میں قرأت کے بعد ناز کی ایک اصل بکیر کے ملاوہ تین تین بکیریں ہاتھ اٹھا کر درجہ ڈکر کئے ہوں بھلی برکت میں سید حارث کوئی میں چلا جائے جو دوسرے کی ناز سے پہلے کسی قسم کی نقشیں نہیں پڑھنی چاہیں اور نفسوں کی زیادہ عادت ہو تو تماز اور خطبہ و قبرہ سے قارئ ہو کر اس پے گھر پڑھئے، عید گاہ میں نفسوں کی اجادت بہر جا نہیں ہے ۔

مام کو اس کا خاص طور پر لاحاظہ رکھنا چاہئے کہ مددین کی قرأت میں سجدہ کی کوئی آیت نہ ائے،اتفاقی طور پر اپنے تپہر بھی سجدہ تلاوت نہیں کرنا چاہئے ۔

**محجتوں اور الفاظ** [محجتوں میں مسنوں و مخفی پر] محجتوں میں بھی ہیں، مثلاً سواک، دخواہ اور فل کو زانا، جہاڑ کی مد میں ریکر مدد اور صاف تحریر کے پڑھے ہے تھا تو شیو کھانا ہر ایک کے ساتھ کھلے اور پھر ہے تو سیہ ہرے سے پیش آتا، ناز کے پیش ایک راستے سے جانا، دوسرے راستے سے داپس، ٹانٹاک رواؤں راستے اس کی خارجہ بکیر پر گاہ رہیں لیکن عید الفطر میں ناز سے پہلے کوئی مخفی جیزیر کھاینا ممکن ہے اور بقدر عید میں ناز سے فرا غسل کے بعد بہتر ہے خصوصیت سے ان لوگوں کے لیے جن پر قربانی و احسنی کے قربانی کے گشت سے کھانے کی بہل گرنا محدود مخصوص ہے تیز قربانی کرنا اس کے پیش من ہے کہ ذی الحجه کے ان دو دنوں میں اپنے بال اور ہاتھ نرینگ اور شادبار کی قربانی کرنا واسی کو ہائی کری ایک کا چاند دیکھنے کے بعد لپٹنے بالوں اور ناخنوں کی جماعت سے رکار ہے ۔

**مسلم ثریف**، بنابریں مناسب ہے کہ پاندی سمجھتے ہے پہلے خط جو اپنا چاہئے اس طرح اس بکدر سے بھی فتح جائے گا جو نظری طور پر جماعت زیادہ پڑھنے سے ہو جائی کرتا ہے ۔

دوسری بات ہے کہ بقدر عید میں عید گاہ کے راستے میں قدر سے بلند اور اسے بکیر نہیں جاتی ہے اور عید الفطر میں

وہ معاشرانی کے فاؤر کو قسیدہ کی جانب شاکر پڑتی  
جیسی ہے ذرع کرنے والے دلت کم سے کم پیشوا اپنے انتظام کو  
کوئی نہیں کر سکتا۔

أَنَّهُمْ مُخَلَّفٌ وَمِنْكُمْ كُلُّ أَنْوَارٍ الْمَاهِيَّةُ هُنَّ  
مُهَرَّبُهُمْ إِلَّا هُمْ تَعْمَلُونَ إِنَّمَا يَنْقُضُونَ مِنْ  
آيَاتِنَا مَا كُنَّا مُحِيطِينَ بِهِمْ فَمَنْ يَعْمَلْ مُثْقَلًا

اگر دقت ذبح بکسر کھٹا یاد رہا اندھل میں بھی خست  
نہیں کی اور بھوئے سے بوس ہی ذبح کر بیاتیں اس جلا  
فجع کے پڑھ کر کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا

کارکشی کھانا درست ہے پر بس روایات ہی کے طبق  
قریبی میں ہو جائے گی وہی العین اور یہ توہنگ الحشمت، اپنے  
پہلے نہیں الخصوصیت رکھا جائز انتقام ہالنے کا حملہ افسوس

(شامی جم ۲۴۳)

یعنی اگر کسی نے کوئی جاودہ قریبی کی نیت لے دی تو اسے سے غریب اور پھر قریبی کی نیت کے تجھیر فتح کر دیا تو اسے مستدیابی درست ہو گئی گویا اسی حالت میں غریب نہ کے لئے لکھتے ہیں اسکے لئے اگر کسی کو اسی کام کی نیت لے دی تو اسے

کاری بھی ہے۔ میرے گھر کے قریب میں اسی طرح اپنے بھائی کو دیکھ کر ناہنگے تھے  
میرے گھر کے قریب میں اسی طرح اپنے بھائی کو دیکھ کر ناہنگے تھے۔

قریبی کا وقت دسویں تاریخ کی بھی سے باہر ہوئی تاریخ  
کی شام ہمیں خود کی سپردی بگ ہے اس توں وہ ملک ہوتا  
ہے جسیں رحمتیاں اگلی روز تاریخ کی شام بگ قربانی سے کارہ ہو جائیں  
چاہیے، ایک قربانی کرنے والے کے لئے افضل اور پتہ دسویں  
ہی تاریخ ہے، اگر قربانیاں کرنے والا اپنی قربانیاں کرنے کے  
دوں میں پھیلا دے اور تین تزویزی مسٹریاں کا لگو اسے  
حتماً کر کے۔

قرآنی ائمہ، خرپ، اند رست اور صحیح باقیہ اول دل  
جاونکی کرنی چاہئے، اند حدا، کانا، انگڑا، بونڈ مسے سچے سچے مکلف

حُجَّم کار داں روائی سب نیز اپنی مصلحتیں لے کے جاتیں گے اور  
قرآنی کرم نیواں کی نیکیوں کا وزن پڑھائیں گے وہیں پر بخدا  
انہی کے پیچے پرستو باقی کی حقیقت اور مقصود کو سمجھ کر  
دل سے ادینہ اور خیر کی پاکی کے ساتھ اپنے ہر در دلگاہ کے  
حکم کی تین کوستھیں اور صرف ایک جا لوز کی قرآنی رکھ  
ہی نہ بے غریبیں پڑھاتے ملنا نفس اور اس کی خوبیوں کو  
بیرون سان پکنے کے لئے آمادہ و مستعد رہتے ہیں۔

**قریانی کا درجہ** امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ملکے  
محلات قریانی کرنا واجب ہے حدیث

کوئی نہ دست زد احمد سر رہا تھا اسی دا بھبھہ رہا گری تو پس سارے  
کرامہ قدر سخت شہری دو صد کیوں آتی۔ قربانی اس شخص پر

پہاڑیں کوئی نہیں بھی میں اس سے رکھ سکتا۔ میرے دل میں اسی سے  
جس سبھی جو فیض ہو سفر کی حالت میں شہر، مالدار صاحب  
و صفت ہوئے رکھتا کے تھاں کا انکا ہاں ہے، یعنی دل کو کوئی

جو شہر طیں میں مسترد ہانی میں ان سبھ کا ہونا ضروری تھا اسکو  
سال ۱۹۷۶ء میں باہمان گولہ چاندی نفت نیز یورپ کی صورت میں ہونا۔ اسکے

دسامان کی شکل میں، اسی پر سال گزندار ہے جو نگذناہ۔ اسی  
غزوہ توں اور دنہ رہ سکتے ہیں سبھے زائد یہ تو صدقۃ العظر  
کا طبقہ تھا۔ درستہ ایک دوسرے حسب ہے کہ حملہ خواہ پر دشمن

یہ طرح اس پر سر بنا ہے۔ ملابس سب سے گزارنی جوں دھنس پر ماہو نا، اور نقد کی شرط صرف رذوۃ کے لئے ہے مقدمہ الفاظ

اور قربانی کے نامہ ہیں:  
**قمرودی سائل** [جاذبہ کو فتح کرنے والے وقت قربانی کی خیرت  
 زندگی میں] اس طور پر ہے ورنہ قربانی درست  
 زندگی، لیکن خیرت کو ادااظکار کے قاب میں ادا کرنا ضروری ہے  
 صرف مل ہیں، جیسا کہ اپنے اکابر میں قربانی کر رہا ہوں کافی ہے  
 اپنے اس سے خیرت کا فرضی دادا ہوتا ہے، البتہ دھائے  
 ناٹر وہ پڑھنا تھب اور باعثِ آواب مزید ہے۔ دھائے

مأمورہ کے ملکا طیر ہیں:-  
 راجی و حکمہت و خیروں بالہمنی قلمیرا استھوانی  
 سلطنت، جس ایک ایسا شہر ہے جو اپنے شہر کے نام پر ایک دوسری نام بھی دیا گی

نیت کی ہو، دوسرا نے حقیقت کی، تیسرا نے کسی اور مدد قرکی تو اس کی تھاں پر ہے اور قرہابی کے شرکت کی قسم ہانی ہو جاتی ہے۔  
قرہابی کا جاؤ فرید نے سکوندی ایں دوسرا نو شرکت کیجا سکتے، اگرچہ پہنچ پر ہے اور خود اور سپہنچ ہی سب شرکت مختین ہو جائیں۔

قریانی کا گرفت و دن سے قسم کرنا چاہیے، افلاطون نے  
کہے ہیں۔ یعنی کسی طرف گرفت کے ساتھ پانے اور کھال  
کا دی جائے تو پھر احادیث سے ہمیں قسم کرنا درست ہے  
کیونکہ جنیل جنس کی وجہ سے کمی را ادا کی کی جو میں تکمیل آئی بیکرا  
کر کی پیشہ رکھ کر کم سے کم ایک سال کا، ۱۰ دن پانچ سال کا،  
بیس سو سی بھائی وغیرہ کم سے کم دو سال کے ہو سنبھالیں  
اس سے کم گرم کے ہار کی قربانی درست ہیں، ابتدا پیش  
یاد نہ کر فرہاد دیکھنے میں ایک سال کا مسلم ہوتا تو کوئی  
پیشہ نہ سے سال کی شرعاً محبیں مجھے ہمینے سے کوئی زیادہ ہو  
تو اس کو قربانی کو سمجھا گے۔

وہ اسی طریقہ سے مدد حاصل کی جائے۔  
مہت کی جانب سے ترباطی کی ہما سکی سے پھر کوئی خلائق  
نے ترباطی کی وہیت کی قومیت کی ترباطی کا حام اگوشت مدد  
کر دیا اپنے وہی سے الگ وہیت کی وہیت کے بغیر دار وسائل نے اسکی  
طرف سے ترباطی کی ہے تو اس کے اگوشت کا حام دری رہے ہے  
بوزندوں کی استمراری کا۔

ایک شخص پر قربانی واجب تو جوں تھی گراس نے قربانی کی نیت اور ارادے سے جا نہ خرید لیا تو اس کے بعد اس کے ذمہ اس جا نہ کی ترقیاتی ضرورتی ہو گئی، قربانی کا یہ جائز اپنے فروخت ہوں یہ سکتا، ایسی حالت میں اس نے الگ قربانی ترکی اور قربانی کے دن بڑی بھی گزدگئے ترین زندہ جا تو مکینوں اور غریبوں کو دیا جا سکتا اور جوں کے ذمہ قربانی واجب تھی اور اس نے قربانی کا ما فر خوبی بھی لیا تھا، لیکن کسی وجہ سے وہ اسی قربانی ہنس کر سکتا اور قربانی کے تینوں دن محل گئے تو اسکے ذمہ قربانی کی قیمت کاملاً دو کرتا واجب ہے، تفصیل کے لیے فقرہ مخفی کی معتبرت ہوں کاملاً دو کرتا جائے۔ یا پھر کسی مخفی مخفی کجا شب

نے جا سکتے تو، دیا دہ بیمار، کوئی ناک یا دم یا زبان کٹا ہوا، لیے  
جاوے کی اسے باتی درست میں، دم اور کان کا تیرا جھٹیا اس  
میں کم کنہوں تو قابوں کی تجویز ہے اور اسے جاوار کی قربانی ہو جائی  
گے، گوادوٹیم الاحصاری ہے: «کہ میں میں تھاںی بیانی کا تبا  
ہے وہی باگر جاوار کی ایک اچھی سچھ دار دوسری اچھی جھٹی  
بیانی کی واش سے کم خراب ہو تو اسکی قربانی درست ہے، بیانی  
کا حفار کا جلدی ملکیت طبقہ سے ہو سکتے ہے۔

کسی جا نہ کو پیدا نہیں سمجھ دیوں یا سینگھ کے خون  
دشت گئے ہوں مگر گردے پر بڑا اورہ اثرہ ہلاہ برداش کی  
قریانی ہو سکتی ہے۔  
پیدا نہیں کان وہیں کو درست نہیں ہوگی، کان ہوں  
لیکن جھوٹے چھوٹے نہیں تو اس میں کوئی معنا نہ تھیں تمہاری  
دوہماںی ہے، جس بجا قدر کے اکثر داشت گزگئے ہوں اسکی  
قریانی کو درست نہیں۔

خسی اور بہ صیا کی خشن رانی درست ہے بکدام اعلمه  
لے سے روایت ہے کہ فربی اور حمدگی اور گوشت کی نعافت اور  
مشکل کی خسکے اسکی قربانی ریادہ ہے۔

اکٹھا ہو گو دوسرا سے چالا کرے مانستے فتح ذکرنا  
ہلیے۔ قربانی کے گوشت کے تین حصے کی استحباب ہے، اس  
ٹکڑے کو ایک حصہ صد قرآن یا جائے، ایک حصہ عزیزوں اور قریبیوں  
افراد دشمنوں کو دیجایا جائے اور ایک حصہ اپنے استھان میں لا جا  
جائے، عزیزوں میں سے دوسرے اور سے بیمودی و مارجع  
کی پہنچی اور دوپل کے طبق گوشت تعمیر کرنے والیں کو تی  
ستوپریت نہیں، گوشت کے تینی حصے کرنے کا علم بھی اچھیا ہی  
نہیں، تمام گوشت اپنے کام میں لانا یا کام کا سدھ کرنا اور تعمیر  
کرو دینا درست ہے، افراد خاتم کا سدھ کرنا اور تعمیر ہے۔

بکری سپری درہ ایک اور جنگل کی طرف سے ایک سڑی ہو سکتا تھا جس کے چار تاروں پر چھوٹے سات تکل شریک ہو سکتے ہیں، سب شتر بکوں کی نیت والٹر تھا لیکن قربت کی اثر دلاب کی ہوتی چالائیے جسیں ہرچھے مختلف ہوں، مثلاً ایک نئے قربانی کی

درست ہو جائے گی۔

**چھر قربانی** قربانی کے حوالوں کی بحث اگرچہ مترقبہ انی  
لا سکتا ہے، مثلاً جانوار، دُول بیگ و فیر و کے کام میں در  
اسی طرح دوسروں کو بھی دے سکتا ہے، لیکن فروخت  
کرنے کے بعد اس کی قیمت کو اسے نہ صرف میں خوب لامکا  
یہ قیمت زکوٰۃ کے حکم میں ہے، بلکہ معرفت زکوٰۃ کا ہے دری  
چھر سے کی قیمت کا۔  
تفہاب کی اجرت قربانی کے کسی حقیقت میں سے دینا  
درست ہمیں۔

قربانی کی بحث میں اس کی قیمت کا کسی بھے اور مختلف  
میں دینا بھی درست نہیں، لٹا کسی سمجھ کے نام و نون کو  
دامت دانی کی اجرت کے طور پر دینا۔

**چند متفق مسائل** ذبح کرنے کے بعد قربانی کے  
حوالوں کے پیش سے زندہ ہے تکلا  
قواس کو بھی ذبح کر دیا چلے ہے اور اس کو اس کی نان کے  
ساتھ ذبح دیکر اگلی بھائیت کہ قربانی نے کوئی قاب  
اس کی پیش کردندہ صدقہ کو دینا چاہئے، اور اگر وہ محفوظہ درہ  
غلق ہو گیا (مشائیہ) ہو گیا یا سماں ہو کر مر گیا، یا اسکو قبح  
کرنے کے اپتنے استعمال میں لے آیا تو اس کی قیمت کا اندازہ  
کر کے صدقہ کرئے، اس بخال سے اس کی پرہوش کرنا کہیں  
دلے سال کی قربانی میں کام آجائے گا، درست ہمیں  
اس کی قربانی ہمیں ہو سکتی، کرے کا تو قربانی کی دوسرا ہی  
سے سکدوش ہمیں ہو گا۔ بلکہ اس کو دوسری قربانی کر فی  
پڑھے گی اور اس گوشۂ سال کے پرہوش کیے ہوئے  
بچہ کا بھروس سال کی قربانی کے حوالہ سے سپیدا ہوا تھا تمام  
گوشۂ صدقہ کو چاہائے کا اور اس اندازہ لکھ کر کر زندہ ہوتا  
قواس کی قیمت کیا ہوتی افہام ذبح کرنے کے جواب کے  
گوشۂ ادھر وغیرہ کیا قیمت ہے، جتنی کمی رہے اسکا  
بھی صدقہ کرنا چاہئے۔

فائدہ العین بحثیتی محدث ایام التحریر مصدقہ یہ

بھوکھ کی جائے سات شریکوں نے مل کر قربانی کا بٹا جائز ہے، ابھی  
قربانی کی ذہت نہیں اسی تھی کہ یہ شریک ذات ہو گیا، اب  
اگر مرتبہ اسے کے نادرث، شریکوں سے ہے سبھے اس کو اس  
قربانی میں مرتبہ ہی تھا حصہ رکھوادا ہمی کی طرف سے  
قربانی کرے اور شریکوں نے اپنی اور میتکی طرف سے  
قربانی کر لی تو یہ درست ہے بچہ شریکوں کی اپنی قربانی کو ہو گئی  
انہوں ایک حصہ کی طرف سے پوری گی، جس جاودے کے معنی  
وہ اعتماد ہو جائے کہ قربی الولادہ سبھے اس کی قربانی نہ  
کرنی چاہئے، کہ سلسلہ کا تو یہ جائے گی، پھر اگر قربانی کرنے  
سے سلسلہ پرداز ہو جائے تو پھر کوئی ماں کے ساتھ قبح کرنا  
چاہیے، میکن پچھا کوشت خود کھانے صدقہ کر دے۔  
مات کو قربانی کرنا اگرچہ جائز ہے لیکن پسندیدہ نہیں  
بلکہ اس میں ایک درجہ کی کراہت ہے۔

قربانی اپنے واقعوں سے کرنی چاہئے، خود ذبح نہ کرنا  
جاانا ہو تو دوسرے سے ذبح کیستہ وقت دہان مکھوڑے  
یہ حکم اتحابی ہے، دھوپی نہیں۔

مالک بن نایا پیغمبر اور اولاد کی طرف سے قربانی مانجھتے  
صدقة المطر اور قربانی میں بھی فرق ہے، بھوکھ غریب اور اولاد کا  
نظرہ خالدین مسکے ذمہ دا جھٹے ہے، چند اربعوں نے مل کر  
ایک وقت میں اپنے اپنے بیوی قربانی کی ایسی ماسیں خویں  
کے پیچے جسم موتاپیے دورہ اور دوسری حصہ میتوں کے عطا  
سے کیاں تھیں، خریدتے والوں نے ان جانوروں کو  
مات کے وقت کسی مکریں بند کر دیا یعنی کوئی کھانا میں میں  
ایک بچہ جانور ہوا پایا یا جو کوئی حیا میں دیکھتے ہیں ایک طرح  
کی تھیں اور انہیں کوئی شخص نہیں لگایا گی تھا اسے  
اہم پڑھی تھیں ملت کر میتے والی ماں اس کی تھی، ایسی  
حالت میں ان تمام لاسوں کو فروخت کر دینا چاہئے، اور انکی  
قیمت سے دوبارہ استئنہ اسی جانور خریدنے چاہئیں، اور  
هر ساتھی دوسرے کو اپنی طرف سے قربانی کر لیجی و کات  
اور ذمہ داری پسرو کر دیجیے، اس طرح ہر ایک کی قربانی  
لے جائیں تم سے بھلی فرمیں، اولاد کا حصہ کوئی مطر غریب نہیں ادا کرنا دیجیے، دوسرے تھوڑے گویا اگر باپ مرتکب ہوا غریب ہو تو اس پر اولاد کا صدقہ نظر و احتجاج

جیسا قانون مطلع اور ذمہ دار کلمہ یقینیتی بقیمتہ فان بقی عہد  
ذمہ دار کلمہ للعاصمۃ القابلۃ اضفیۃ کا بھروس و علیہ افسری  
فاصمۃ الفوی ضخت و تخصیص مبہ مذکوہ حامیہ قیمتہ فاما  
لنفس بادلی جو اتفاقی حلی معداً (خاتمه) شایع جو احمد مصلح

قریانی کا سماں اور کم بھگیا بجاوری ہو گیا اور قربانی کے نیے  
دو سرا جاوز خسریدیں یا اگر یا خیریت کے بعد پہلا بھی مل گیا تو  
اللئے صورت میں دونوں ہی کی قربانی کو دینا بہتر ہے زولیک  
بھی کرے گا تو درست ہے، لیکن اس کا خاتمہ کر کر دو ٹھیک  
چاوز کی قربانی کرے تو اس کی قیمت پہلے چاوز کے تک دبڑو  
بلایہ ہوا نامکروں کم بھگی لیکن مقنعاً کامد قدر کیا جائے گا اداگی  
قربانی کرنے والا صاحب نہاب نہیں تھا ایقان اس پر پہلے  
سے قربانی واجب نہیں تھی بلکہ قربانی کا چاوز خسریدیں کی وجہ  
سے قربانی ضروری ہو گئی، تو اس کے نیے دونوں چاوز  
ذبح کرنے ضروری ہیں۔

لأن الوجوب على المفعى (بالنفع) بایجاب الشيء مهوله  
ويوجب الواجب كما وله المفتعل فلا يوجب الوجوب على المفعى  
وهو متعدد فتجنب على متعدد لا داعي بیاست۔ حج  
۲۵۶

ایسے شخص نے جس پر قربانی واجب تھی قربانی کا جائز  
خریدا، لیکن وہ مرگیا تو اس کو اس چاوز کی جگہ دو سرا خردیا ہو گا  
لیکن اگر یہ شخص صاحب نہایت نہیں تھا اور اس پر مستہ بانی  
واجب نہیں تھی، اس کے باوجود اس نے قربانی کی نیت  
سے چاوز خسریدیں اور وہ مرگیا تو اس کے نیے دو سرا جائز  
خریدے تا ضروری نہیں۔

قربانی کا چاوز بے میب خردیا تھا، پھر اسیں کوئی  
ایسی خلافی اور عیب پیدا ہو گیا جس کی وجہ سے قربانی کے  
لائق نہیں رہا، اب اگر یہ شخص صاحب نہایت نہیں تھا کہ  
یہ اس مستہ بانی کی جگہ دو سری بے میب مستہ بانی کا  
بندو بست کرنا ضروری ہے، اور صاحب نہایت نہیں ہے  
قریبی کافی ہے، دو سرا جائز استہ بیسے کی خردی نہیں  
البته اگر اس نے قربانی کی تکرار ان رکھی تھی اور اس اندر کو

## فانان کا سیرت نمبر

فاران کے نئیم سیرت نبرت اپنے انجام سے  
ظہارین میں نظم و شعر کے با غشت و مظہم شہرت و مقبولیت  
حاصل کی اس کے پیش منظر ہم نے چند تھے برسلے کے فرد خفت  
ملکاً یعنیں۔

و اغیر یہ ہے کہ نمبر نہ صرف مطالعہ کے لیے بلکہ معموظ  
رکھنے اور ہمارا پڑھنے کے لائیں ہے۔ قیمت وہی دوست  
آنکھوں نے ملا وہ حصولہ تک، شیقین جلد طلب فرمائیں۔

**چہارتاشیخ الاسلام** : علامہ شیخ راحمہ اللہ علیہ رکی مقدس  
زدہ کی کے خاص احوال، متحفظ و اقطاعات اس مختصر موانع  
سے اُب کران کے برادر دن دے مولانا عامر عثمانی ایڈٹر  
تجلی کے مزاد و فطرت و راثات و طبع کے لئے میں بہت  
مدستے گی، کتاب پاکستان میں بھی ہے، بہت تکمیلے  
شے دینا ہوئے ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

سند کا پتہ : ملکتہ بھلی دیوبندی مضمون سہار پتو دیوبند

# لارجنس مترجم قرآن

ترجمہ: علامہ ذہبیہ مولانا محمد احسن شیرازی الحفظ درجۃ الشرف علیہ۔  
تفسیر: علامہ سبیر حوشی رحمۃ اللہ علیہ۔  
اس ترجیح کی خصوصیت ہے کہ یاد گاہ وہ بھی ہے اور لفظی ترجیح کا نامہ جسیں بلوڈ رکھا گیا ہے تفسیر  
اور کی ساست و دست سے منعید ہوتے ہیں، اختصار میں فیصل کوئی میں سیاچپالی قبے  
ایمام سے ہائیک کا گل میں کرائی گئی ہے، تم کا نام بلک، کاغذی اعلیٰ روح کا مصیر طے چکنا، جذبہ شنا  
بلکہ، جنتی یعنی موجود ہیں، ہدیہ پائیں وہیں۔

# قرآن بیک مترجمہ

مترجمہ: علیم اللہ عز وجلہ المترجم علی صاحب مقامی رحمۃ الشرف علیہ۔  
این فلم جائز ہے ہیں اور مترجم موصوف کا از جم سلسلت و تفاصیل میں ایسا فہرست نہیں مکتملا  
ہے لفڑی بیش نمودہ ولاحق کا عذ بخانی زین اور دشن کیہاں حصان کیسا کہ  
چھپا ہے، حاشیہ پر تغیری توٹ، بدیہ مبدل کرچ دش نہیں آٹھ آٹے دمبلد اعلیٰ پیرو رہ پئے۔

## مختصر حروف کاروشن اعراب والا مجلد کرجم چارڑو پے

جل قلم، نایاں اعراب زیادہ صفحات والا مجلد کرجم آٹھ رہو پے

# قرآن مُعجمی

## محمد بنوی میں نظام حکمران

از جناب محمد بنوی

یہ عجیب، غریب کتاب اپنے موضع کی بالکل انوکھی جگہ ہے  
مودودیوی نظام اکھرتوت اور جوان، قرآنی معمور ملکت، دینی  
کتب سے پہلے اخیری راستوں غیرہ، تحریر کی پیاد جنون جس اعتماد اور  
خیال آدمی ہیں، بلکہ سر پریار ہوس ناراخ، والائی سے شابت  
ہمایکی ہے تقریباً ایک سال رہاون کے ہواون سے کتاب مترجم  
یہ پیغماہ کتاب، پسکے دینی علمی مطالوکی ایک بیش بہم جزر ہے  
یقیناً بخیل رخ، اسٹر کورچار چاروں پر آٹھ آٹے

## منصار

رسول کی تحریر گاہ میں

اشرافیت رسکی تحریر گاہ میں  
اموال و نعمیات کی حد تک تو یہ بات یہ ہے طرح دفعہ کی  
چاہیجی۔ پسکے اسلام کے مقابلہ ایشتر اکیت ناقص ناکارہ ہے  
لیکن یعنی لوگ رسول اتفاق کو جھوک کر مرفت اوقات کو محبت کر لئے ہیں، اور  
اوکی پریگن، رسکیں جس ایشتر اکیت کی حقیقت کا صندوق دہیشاً ہے اسے  
وہیں بنا کر اشتر اکیت کی خوبیں کو ایسیں ایسے لوگوں کیلئے کتاب نہیاں  
مردوں ایضہ میں نعیف ہیں اسیں رسکی ایشتر اکیت معاشرے کی  
تصویر چھوٹا کرتے کو جو داشت ای اصنفوں، یقیناً دوں اور مٹا نہیں کی تحریر مقدمہ  
کی روشنی میں نہیاں دلکش اور دفعہ طور پر پیش کیا گیا ہو اس کا مقابلہ ہے  
سلام کیلئے خصوصاً ہمہ ہم خصیں کیلئے چون ہو اشتر اکیت کی تائیج جانتے کا  
خواہش رہے نہیں کہ اسی کو خصیں کیلئے نہیں بیکنداں ہیں۔

سرایاۓ رسول اسے نہیں ہے، اس مقدور کنکھ میں یا مخفوڑ کی ذات گراہی کے اکام پی گوں کا معتبر دیات و دلائل سے

کو حکام کا کوئی سراپا الفاظی صفت نہیں کیا گیا ہے، پیش لفڑی است اور ہماں عربی میں خود دوی کا ہے، تا اٹھ، تکیں، غیرت چوہہ آتے۔

(بائیہ صحت)

# گرینو نہیں پونک جایوا امراض اور انکا علاج

از بسیکم حکیم محمد عظیم زبری

بد نہیں ہیں۔ کبھی کئے کچھ دعویں انذبے کی سببی حل کر کے اس میں پپڑ اور کے سر بر کھنکی اس سرپریز میں تھیں ہے۔ پپڑ کو جو پرانا دبو ایال یعنی جسمہ میں جاتے تو پاک ہیں کہ تاولہ سب کوئی ان خدیجی قوامی سے دستون میں کی جو جاتا ہے تینک اس کے ساتھ میر واریدی پلو۔ ”پرانا دبو“ اس سرپریز میں ایک دلکش کام کا ہے اور اس کے درجہ اول میں جو اسی پلو کے سروں کو نہ کہا جائے تو بھل جان خود میں پڑ جائی ہے جو اسی آنکے پاس بیکار کام کرنی میں بادھوں میں چلنے پڑتے ہیں۔

سر سے میلے دست آنا اور دودھ اتنا [الث] اور ادویات کے میں عام خور سرپریز خوشیوں کو ستوں اور دھان میں کی جائیں۔ میں میں پس اپر جان ہے اگر زخمی کیا ہے کہ مرض لصھا لے لے دا جانی اسی اخراج میں کرتی ہے بزرگوں دودھ پیتے جسے دستوں کی جیدی میں موت کا شکار ہو جاتی ہے اور دھان کا خاص سبب دودھ بلائے والی خورلوں کی جیالت اور طبی ناداقیت ہے جو بالکل بچ دیا جائے تو دھان کی خالوش کرنے کے لئے دودھ بلائما شروع کر دیا جب پس دھان میں نکالوں کے لئے توبہ گندے سے ہاندھے شروع کر دیتے۔ مر جس اور پرے تند کر جانی شروع کر دیں سوچ کے مولانا کو بلا جھٹوا ناشروع کر دیا جب مرض بڑھ کیا ہے حکم دا لائزی طرف تو صبر ہوں۔ اگر پرے دودھ فیصلہ ہے تو اس کا اسان اور بنیادی علاج یہ ہے کہ دھان دھان چلھتے کی ناصل سے دیبا خرچ کریں خواہ کی میسدا، یہی کہوں تھیں اور دو دو کنہ بھی کیوں نہ دستے اور بچلے۔ کوئی کاہن تو اس بنیادی علاج سے بچ دست ہو جاتے کا۔ بطور دو۔ ”مر واریدی طبو“ دیکھی۔ اگر بھت پر اس کو یہ گولیاں نہ ہیں تو زیرہ سفید دا مانڈپیا میرندا مانڈ۔ الگی ہوئی

غطائش۔ اچوں کے اس مرغ کو عالم دو۔ تو نہ کہو جانگئے ہیں۔ پورا ہماری بھی کے سہم میں ہوتا ہے اس مرغ میں بیاس کی منتست کے راستہ تھا جو جاری ہو جایا کرتا ہے پورا کو سبزی پر ادھر اور ادرے دے۔ مارتا ہے نہیں تھا آئی اگرچہ دیر کے لئے اکھیں چیکی میں تو نہ اچنک پڑتا ہے بعض بچوں کو دست میں لے لئے ہیں اگر ستوں کو نہ کہا جائے تو بھل جان خود میں پڑ جوائی ہے جو اسی آنکے پاس بیکار کام کرنی میں بادھوں میں چلنے پڑتے ہیں۔

وہ اس حالت میں کہہ سمجھتا ہے ماہریا ہوں میں گری بھری ہی پورا چک کو اپنا بعد خداوندی ہیں اُن کے نئے اس مرغ میں قورا ستلا سو بیان کے ہیں۔ پس پسہ خلک کر کے یا کہ کھا کر بانی سکر اہمیان کے ساتھ پچ کر دو حصے نہ جائیں۔ بعض بیانیں پچ کو بیاس لگنے کے بار بجدوں ہائی پلائے ہے پر بزرگی میں جس سے بچ کا مرض آہے آہے اسٹارہتیا ہے اور بھرث بیسیورت اختیار کر لیتا ہے اگرچہ کو بیاس ہو جائے اور بالکل کوڑتھنے کیلئے تو مس کو فدوڑ پانی پلانا جائے ملک میں مفت اسیں کھار جس تے سہوالی مشی کی نیشا ہے۔

علاج۔ اسیوں حالات میں صرف اولہا آہم خلک نیا آہم ہیں اُنکے مات ملن کے پہرے میں بڑی باندھ کر ایک میکل کھلپا میں قریباً بیانی دال کر بھلؤں جب بچ بانی لٹکے ہیں پانی پلانیں۔ تو پیاس بھوہ ستوں میں کی ہو جاتی ہے سچ دشام دھرواریدی طبو، وقہ میں یہ گولیاں بچ کرنے کے اکر نامت ہو جکی میں۔ اگر بھت شدت پیچھے جاتے تو سر پر میل کا مٹے کے بعد حقیقی حلاطب خالص دا توں۔ مگر خالص پیچھے باہم ملکر اس میں پپڑ اور کے سر پر کھیں کپڑا باریا۔

میرا مخلصانہ شورہ پے کہ تسب ان لوگوں کو خود تسلیم کر کے بھیں اگر تسلیم کر سکیں تو مجھے سے منگوں اس سماں گویا بیوں کی ششیٰ میں حصول چاروں پیغمبیری میں روانہ کی جاتی ہے پر والی ہمراں کو چاہئے کہ گری کے موسم میں حفظِ القوم کے طور پر یہ کو روانہ ایک گول اپنے دو دو یا تانہ یا نی میں گھول کر دیتی رہے پر کوئی اور لوگ کے اثر سے محفوظ رہے گا۔

”مراد بیدی پلز“ کو متوازیٰ میں روکھلا نے سے سوکھا ہوا لائز پر ہافت دہ بھاگتا ہے۔ قائم عوام۔ سقے۔ پیاس۔ دمت کھانسی۔ دردھاٹ لٹا داد۔ انت بختنے کے زمانہ کی قائم نکالیت دوسرے جاتی ہیں مان کے اڑکو بدد کرنے سے تیر بیدت گولیں میں۔ بعض دفعہ بندی سے جڑہ لگے ہوئے پچھے مھیناب ہو کر بیٹھے کئے ہوئے ہیں۔ جو نئی بہت زیادہ لا غریبوں گئے ہوں ان کو ”زندگی“ پلا ہے۔ ”زندگی“ حقیقتاً زندگی ہی بخشنے والی ہے۔ انتہا لی کر رذبحوں کو موٹا طاں تنوں بنادیتی ہے۔ ستمادعِ رذبح کے خلی میں دیکھئے۔

”مراد بیدی پلز“ کا سفر ہے کہ۔ خود صلیب فارصل۔ زیر پر خفال اول غیر۔ مجرم بہادر۔ اندر جو سریں رہیں ہیں۔ کہہ بائشی اصل۔ تین قلن ماشہ۔ رب اسوس اصل۔ مفرک رجھو۔ مفرک نوں گڑا نار جعل بیانی۔ ہیا سیر کرو۔ پانچ بائیخ ماشہ۔ سوت گھو خدا نماز مراد بیدی بھری ناصفت چھپھا ماشہ درق ٹلانا ایک ماشہ۔ درق نعمہ نادہ رہوں والی۔ سندل اور مری۔ تین قلن ماشہ پہست بلیل نندہ پانچ ماشہ۔ ہر دو اکاں اکاں میں غبار کے باریک کر لیں۔ پھر عنکھاں خالیں۔ ورنی بس مشک۔ عویں بید مادہ۔ پانچ بائیخ نوں میں خوب کھل کر کے خودی کویاں بنالیں۔ صحیح و مثام ایک دیکھ گول ورق حلاں یاون گاڑیاں یا شیرا در یا تانہ یا نی میں حل کر کے ہیں۔ پھر یہاں پر ہر وقت تیار تھوڑیں میں نے تو سہیسا سے تیر بیدت ہی پایا۔ اپنے خود تیار کر کے تحریر پیچئے۔

ضروری ٹوٹ سیڑم کے واد اپنے ناد اور پوچھدار اعلیٰ میں منت مورہ حاصل کیجئے باخشوں و دو بوجا بھوپیں علاط کار بول کی فیروز بھیگتے ہیں۔ میں جلد شہزاد میں کریں جو سر کیتے دو آئے کے لکھتے بیٹھتے جو اکانہ لکھتے بیٹھتے۔ میں میں میں اتنا کافی ہے۔ سیکھ حکیم محمد عظیم زبری۔ امر وہ ضلع مراد آباد پری

پانچ عدد سیلان اور استہ۔ پالی ہی بھوش دے کر جھن کر دن ترا شربت اندھہ سیریں ملکر تھوڑا تھوڑا پالائیں۔ یاد نشک دم اسٹانہ الائچی خورد اماش پر دو روزہ بزرگ ماشون حلاں خالیں تو لمبی پس کر زدایی جیسی ملکر تھوڑا تھوڑا احتضنا اپی دیں۔ دو دو دھڑا لئے سے زیادہ دستوں کا آنحضرتیک بھاپہے اور جکہ بہرے سے مت آ رہے ہوں اس برض کی طرف سے لپڑاہی تیرخی چاہئے اسی حالت میں کو کو دو دھڑ پلانے سے پیچھا کیتے جیچ گرم یاں پلاما بہت مفید ہے۔ تاہمے کر لیڈر اپیتے پیٹے دست نہیں تو اس کا سب سے اچھا علاج یہ ہے کہ کام اسٹریٹریٹی تین سے جو نشک حب مر بکھو پلاؤ بیجاۓ کام اسٹریٹی میں تھوڑا شہد ہمی شاپ کیا جاسکتا ہے جب اس سے اور دست اگر آ جوں مل جائے تو ”مراد بیدی پلز“ اسکے پاس رہوں اور دست پتلے پتلے پانی کی طرح زیادہ قرداں میں آ رہے ہے۔ پچھلے کرزوی بڑھری پر تو صرف تین چار چھوٹی اور چھوٹی میں بھوپل میں بھوکھ کرتا نہ ہیں اور میں حلاں خالی پاونگ گاڑیاں میں بھاکر تھوڑا تھوڑا پلہاں میں اس اندھتوں کو وکھاپے۔ دھرات ہیں جکڑ کوئی حکیم مل پہنچ کوئی دو طبقی چوارہ بچکو دست بکڑت آ رہے ہوں۔ درود حکیم ایش رہا پہنچا سکی تیارہ ہو کر کر دن تھالی پر جا سے تو قوٹا ٹانکی کو پہنچ کوکب کر جانی شی ملکا کراس کا ایک گول بنا کر آگ میں مردی کر لیجھے۔ پھر اس گول کو پانی میں بھاکر دے پانی ٹھنڈے اکر کے بچکو بلا ہے۔ پانی پیل کی پیل جا کر اس کی راکھیوٹی میں باندھ کر پانی میں ڈال دیجئے۔ پانی بیچ کے دستوں اور پیاس کے لئے مفید ہے۔

**میان کے اڑا کے دست آتا** میان کے اسٹوں کا دنگ اہرام یافت اڑتا ہے کبھی ہرے۔ کبھی پیٹے۔ کبھی چاہوں کی بیچ کی ہاند آتے ہیں کبھی نہیں اور خون بھی آتے لگتا ہے اس کے سامنہ پھلی ملکی حوصلہ ہتھی ہے کسیکو ہر وقت تیرتے خوارد ہتا۔ ہے کسی بچکو راست کو گھولی ہو دلت ہو جاتی ہے پر کو روزہ زدہ ہوتا ہے اور سُکھتا چلا جاتا ہے جلد پھر میان فی جاتی میں جھو سکہ کر سندھر کر پچکی طرح ہوتا ہے پیشیا بیٹھ جاتی میں بالآخر ہوت دائق ہو جاتی ہے۔ اگر میں ”مراد بیدی پلز“ کھو و مرد ستر اسٹوں کیجھیں۔ تو صحت پاپ ہو جانا ملک نہیں۔ سینکڑاں پیچے بھنپل خدا ”مراد بیدی پلز“ کے زیور تر دست پر چکے ہیں۔

# لئن لفان کھوٹے

(شیوه از شمس نوید عثمانی)

حقیقت و صفات کی طرف ہوتے ہیں یہ حضرت اور ان کے اپس زندگی میں طریق طوفان کے اتفاق پر طلوع اور طلوب ہوتے ہوئے لفڑا تھے ہیں وہ سب تفصیلات اپنی ایمان اور فوکیت کے لئے اہم درذ کو سے زیاد سطادر سے ترقی بخوبی ہی کتاب کے خردا و بسطکے دوں بدش صحف کے علم کو اور بیل الدلت آخری فرقہ اور اصلب بیان کی مقاصیدی جائزت کتاب کے مطابع کو۔ سات صد ہوں کے ایک بیہ پناہ دلپس اور عقیدت اگر مسلم میں تبدیل کر کے رکھ دیتی ہے۔

اسلام اخوندی رہن ہے اور اپنی اپنی ایمان کی ابدی اناندی صفات کرنا ہر سین رسوی مقبول میں اللہ عظیم سلم کے بعد ان کے خلاقوں نے ہر دو را اور ہر انقلاب میں انسانی دین کو دوسرا ایشی کی اصلاح و تحریک کے لئے کس کھڑکی دھوت اور عویت کی چڑھاؤں سے بچا رکھا جائیکا عظیم الشان منش اس کو کوہ رضی کی تاریخ میں جادی کر رکھا ہے اسکی تائیق مفہوم اسکل مکمل ہو چکے سائیں ہیں۔ ضرور ہے کہ اسلام کی "تمیل ہوں" کے روایتی کو تاریخ کے اس خلاصے پر لگ کر کے دھوت حق کے نسل کا ثبوت ہوں تاہم کلی جنیلوں پر اہل عالم کے سائیں رکھا جائے۔ اور اسی جمند مقصود کے لئے یہ کتاب سرومن مخفیت میں لائی گئی ہے۔

اصل کتاب کے ساختاں میں اسی دھوکہ پر وہی ذالی گئی ہے اور وہ اس دوامِ زندگی میں تجدید و دھوت کی ضروریات کی تضمیں لگی ہے اور کتاب کا مقصد و ارجح کیا گیا ہے اس کے بعد کتاب کے آخری حصہ میں چند فہیمی رکھے گئے ہیں جن میں تاریخی اور فرمودیوں کا اٹھ کر مشافی ہے۔

یہ کتاب اپنے مقصد کو پورا کرنے کی صلاحیت کیا تک بخوبی ہے اسکا فیصلہ "قبل از وقت" ہو گا۔ ابھی اس کے کوئی حقیقی صفت کے ذمہ میں تھیں کے رطبوں سے گزر رہے ہیں اس کے عطاوہ: اس کتاب کا

از مولانا سید ابو الحسن ممتاز دوی  
تلقین علیہ امری عقوبات علیہ  
کتابت، طباعت پاکیزہ  
قیمت چھڑو پے

لئے کاپت۔ دار المصنفین اعظم گلہ (بلی)۔  
دھوت و عویت یعنی رشد و ہدایت کی طرف دھوت اور استغفارت  
حقیقت کا پخت کردار رکھنے والے اس انوں کی تاریخ مولانا ابو الحسن مل  
ندی کے ستحات علم کی مثون ہے۔ مولانا نے گرامی کا نام جلیل القدر  
علاء اور اصحاب علم کی فہرست میں ہے۔ آپ کے علمی فتویں کا درازہ  
عویز بیان کے ذریعہ سنتہ و میاں سے آجے شرق و مط اور اسلامی جنگل  
مک پھیلا چوا ہے اور وزبان کی یہ خوش بخشی ہے کہ آج مولانا کے ماخ  
و دل اور تراث خدا رکھنے اسکو "تاریخ دھوت و عویت" بیسی  
ظیلیم تائیف عطاکی ہے۔

"تاریخ دھوت و عویت" کا یہ مہلا حضور ہے جو پہلی صدی ہجری  
سے لیکر سا اؤں صدی تک کی ہیں ممتاز ترین نذریں اور علمی شخصیات کی  
وہی ایجادیات ہیں جنکی مقدوس زندگیوں کا ہر سا سس اسلامی حقیقی کی  
تجزیہ، دھوت حق اور استغفار حق کے لئے وقف رہا ہے۔ حضرت  
 عمر بن عبدالعزیز، حضرت حسن بصری، امام احمد بن حنبل، امام  
 ابو الحسن الشتری، امام غزالی، حافظ شیخ محمد الفقار جیلانی، علام ابن حجر  
زندگانی میں ہیں۔ ہر صلاح الدین والی پرچم اسلام و زیدین میں صد اسلام  
مولانا جلال الدین روزی اور حضرت مسیح تیرہ چھیسے اکارامت کے  
حلاحت و تاریخ پر کتابہ ہے، پھر ان شخصیات کے زمانوں میں  
ملی، اخلاقی، سوچی اور سیاسی قیمت اور انقلابات کا جو عدو ہو جو رہانی  
اور اسلامی تاریخ میں خود اور پورا ہاں ہے اور ان تاریخی و معارفی تاریخ

آنے میں مگر پوری سوسائٹی نے اس سے کیا اور کہاں تک ازقوبل  
کیا ان حکومت اور ماحول کے گزرے ہوئے لفڑی میں ملی طور پر۔  
خلافت راشدہ" اور اسلامی تعلیم جیات (۱۹۷۶ء، ۲۰۰۵ء)  
کے آئندہ بیان کی طرف انسانیت نے کہاں تک قدم اتحادیاً یا اجتماعی  
تو نہیں کی تو روشنی میں ہنس آئے جتنا کار منصف اپنے مقصد کے طبق  
ناچاہتے ہیں اگر ان شخصیات کی صلاحیت انفرادیت کے ساتھ اجتماعی  
انقلاب کرواد کے ساتھ سماجی جیجاد کا توان زیادہ نایاں طور پر مانے  
آئے تو زیادہ اچھا ہو گا۔

بہر حال جموں طور پر ہر کتاب ہر مکن علی ویچی اور اخلاقی خواجہ عصیدت  
کی بجا طور پر سخن ہے اور کسی بھی علمی یا انسانی مسلمان کے لئے یہ جائز  
ہنس کر اس کو علمی استراک ٹول سے خروم کرے۔

عمر فاطمی ● اندیشہ: عاشق حسین: محمد اکرم

میں ● ساز متوسط صفحات ۳۴۸

**علم و ادب** ● کتابت و طباعت میانہ قیمت مدد و پے  
ماشروعی، بی۔ کلڈ پورہ اسجدہ بندرودہ بخشی نظر  
یہ کتاب فاطمی اور زیادہ ماوس الفاظ میں "امانیلیہ" اور  
انشا پردازی میں جذب عاشق حسین بر فیر جامد سیفی صورت اور  
خوب بہتر از فاضل جامد سیفی کی مشترک کلمی کوششوں کا بخوبی ہے۔  
یہی اکتاپ کے آئین صفات میں لاہری کی گیا ہے فاطمی بذریعہ طور پر  
کی ایک تاریخی شاخ ہے جو اپنے طور پر "امانیلیہ" کے بعد کا نام کر  
شہروں میں اور جو خلائق سے شروع کردہ غرب و حمر کے طاقوں  
میں سکون اور رہا۔

چونکہ فاطمی بذریعہ نظریات علمی میں اسلام کی افسوسی حقیقی اسلام سے  
انحراف کے درجیں صحیح اس لئے فاطمی خالات اور فاطمی علوم کی ہر جملہ  
کو اسلامی علم و ادب سے تعمیر نہیں کیا گیا۔ یہ پات توزر نظر کتاب سے  
بھی ثابت ہے ہمارے اسلامی اعتدالت کیا گیا ہے کہ فاطمی علوم اور فاطمی نظریات  
کی ترجیح کرنے والی تعزیفات کو فاطمی تدبیب سے اس قدر گہراءں الطیہ کر  
کر ایک کو درس سے کے بغیر اور طرح گھنائیاں ہیں:

اس صورت حال کے تجویں تاریخی طور پر یوں بھاجانے لگا کہ فاطمی در  
حکومت اسلامی علوم کی خدمات سے خالی ہے۔

مصنفوں کتاب صدیوں کی اس گر کو کھو لئے کے لئے تاریخ کا جائز

ستھ کرنی اس "فیصلہ" ہے بلکہ ہذا ہے جیاں میں دلت کی ایک  
ٹھیکانہ دی کے لئے ایک بیکوں علی شاہزادہ کا دروازہ دار باب عسل پر  
کھول دینے کے لئے مرضی اساعت میں الائچی ہے۔ اس لئے خلوص اور  
س نہیں کا تھا اس بے زیم اپنے حضرت شور و کو صاحب تعریف کی خدمت  
یں، اس تدبیب کے ساتھ عرض کر لئے ہیں، وہ خلود کریں کہ ان کا مقصد  
تبدال انجیافت اور بے ضرورتہ سے تربادہ پھنسیں جو عطا ہی ہو سکتے  
ہیں اور صحیح ہیں!

بہر حال اس سے پہلا مسحور یہ ہے کہ یہ دور اختصار کا دور ہے۔ زندگی کی  
خنک مصروفیات اور مخصوصیات ذہنی ساخت کے بعد طولی مطالعوں کی تدبیہ  
اندازی ایک انسان کے لحاظ سے کمزور ہوتی جا رہی ہیں پھر اس اور ہنس اس  
"جامع اختصار" سے مفصل غہبہ کا نئے کہ قابل بھی ہو چکا ہے۔  
اس نے جیسا ہو گا اگر وہ نام و صفت و مرضی و حضور کو پڑھنے کے لئے بھروسے  
ہر بیاندار، تو صرف کام کے کراس کو موجودہ طوالت سے کسی حد تک  
آزاد کرنے کی کوشش کریں مگر اس طرح کہ جامعت اور تاثیر کا دس باختہ  
نہ چھوٹے۔ یہ کام پاہش بکھن سے ہے مگر مولانا الباخس ندوی بھیے، جان  
خوارہت اور اہل علم و فہم کے لئے ناممکن ہنس۔ ا

اس کے ساتھ ساختہ اور حصوں اور خود اس حصہ کا نہ ملیں یہیں  
ہیں اگر کسی ولی عہد اور نارسی اقتباس کو خود مترجمہ نہ چھوڑ جائے  
تو پیام مسلمانوں کے لئے بھی اسی سیع تر افادت پیدا کر سکی۔

اگری تکمیل ہم تاریخی ہے کہ موجودہ حصہ کے بیشتر مقاصد پر مسند  
کی مخصوص اعتماد طبع اور نہیں رہ جان کے طور پر کتاب میں ان تاریخی شخصیاً  
کی "انقلابی اجتماعی جدوجہد" سے زیادہ صلاحیت انفرادیت و عوامیت  
کا زنگ غاسق نظر اسے اعتمادی طور پر اس کی تعدادی، ۱۷، ۱۸، ۱۹  
محاجا شہزادیں ایک علی طور پر کتاب جس نہیں اور مسیحی شور و ذور  
یہیں بیش کی جا رہی اس میں اجتماعی زندگی کے نظام اور امام بھری میں  
پہنچوں کے ساتھ ایک درس کو لکارہ سے ہے جو پر خود پر لکاب نہیں  
دھوت انقلاب نکل کے تاریخی خداوں کو پر کر۔ لئے کہتے ہیں کی اسے  
اس کا بھی انقاصل ہے کہ ان شخصیات کے انقلابات کو راستی سوسائٹی  
اور حکومت کے خلاف خالی پر پوری تفصیل کے ساتھ بیش کی جائے  
کتاب میں ان شخصیات کے سورج اور ستارے توہینی انقلابی اور  
تجددی شماخوں کے جھرمٹ میں پھکتے ہو۔ یہ پورا اشان سے ان

شہوں میں انسانی کوششوں کی بادا لائی گئی ہے میکن کتاب خیالات و نظریت کے ساتھ الفاظ و اصطلاحات اور زبان وغیرہ کے بخوبیتے سے ناطقیت کی ایسی جھلکی ہوتی جو نسبداری کرتی ہے کہ وہ علم کی دنیا میں انسانی کارناموں پا سلم کا ناموں کے بجائے «ناطقی کارناموں»، کا ایسا تصدیقہ غیر کہ آئی۔ ہے جس کے مطالعے سے غیر ناطقی ذہنیت کو کم ہے کم دبپی ہے میکن  
مہسلتی ہے ।

ایسے نازک لمحات میں جیکلت اسلامیہ کے ہر درستہ حقیقی کو اسلام کی  
جنیادی بندگی کا فکردا منگر ہے اور چاروں طرف حقیقی اسلامی سائیل اپناء  
درانبار پھرسر ہے توئے تکریم کو دعوت دے رہے ہیں ہم فرودہ فرقہ  
دارانہ محاذ پر نئے نادیکی میاں میوں کا آغاز دا پتے لئے جائز چیزیں  
دوسروں کے لئے، اس درافتادگی پر حملہ کیسے انوں رکن جائے کہ  
کچھ فرزخ خود کو اسلام سے فسویں کرتے ہیں مگر خود کو صاف ہو رہے اسلام  
اپنا نہ کیں جائے دوسرے چوکاؤں ناموں سے کیا جانا زیادہ پرست کر نہیں  
افکار اسلامی کی (ڈاکٹر احمد حسکی اور نوجوان) (۱)

تکمیل جدید - مرتبه داکٹر سید عبد الطیف

سازو متوسطه - صفحات ۹۶

- کتابت طباعت عمدہ قیمت ۱۰  
 ● شائع کردہ: توں اک یونیورسٹی آف اسلام کا سنت پر حیدر آباد دکن  
 پرورش کتاب پھیل کر اسلام کے احیانے نو کے مسلمین ڈاکٹر  
 سنت پر حیدر آباد دکن

ڈاکٹر صاحب کے نظریات کے مطابق اسلام کے انقلاب اور انقلاب نظام کو بھی کسے کے رہے ہیں حدیث کے ذخیرہ کا تحقیقی جائزہ نہیں باہمی ہے تاکہ حدیث اور قرآن کے پارہ مطابقت کے دلیل ہے "اسلام" پر سامنہ نہ کرے جوہد اگر صاحب کی تزویب اسی کا دی ہے اسلام پر جو حصہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا کی تغیری کے لئے ہے اور جو حال ہے مستقبل کے تقاضوں اور مسائل کو پہرین طبقہ پر حل کر سکے ذخیرہ احادیث کی جانشی کے لئے ان کی آئندگی کی طرف سے ایک باد اشتھانیف نکالنی چاہئے منکر و نظریہ کے ذریعہ اور ان کو تصریح کرو اور راستے کے لئے صحیحی کی تھی کہ ان پر ہم صور اور اتر کا خلاصہ تھا جس پر مرتب تھے اپنے توہن کا کریم اعلیٰ کیا ہے یہ رائیں چار مختلف گروہوں پر تقسیم کی گئی ہیں۔ اول ہے "لوگ بودا" ایت پرستی میں کسی ایسی تسبیبی کا پسند نہیں کرتے۔

لینے کے لئے اٹھے ہیں اور انہوں نے جو سے ٹوکرے ٹوکرے ساختی تباہت کر کے اور تسیلم کرنے کی کوشش کی، ہے کفاظی علمی خدمات کو طانتوں۔ نوجہیت اور انتظام سے چھپایا اور پالکی کیا ہے۔ وہ نہ حقیقت یہ زمانہ اسلامی عالم دین، عالمی داروںی ترقی کے خالی نہیں بلکہ فاطمی نامام اور حکمران علم و ادب کی مثالی در خدمات میں بیش پیش رہے ہیں اور خود غیر فاطمیوں نے ان کے علمی استغاثہ کے لئے تھے۔

بیو قوت کتاب کے تھوت اور اسے یہ انکشاف جو اکری کتاب ایک خاص  
زندگی نائید و ترجمانی میں شائع کی گئی ہے گرچہ محیی «بعلی» چیز  
رسالہ کے ذریعیں، برائے تبصرہ، موصول ہوئی ہی تو قدمی طور پر یہ  
دو توقعات تامہ کرنے پر مجبود ہے۔ ۱۰۰ پر کہا تو تاب غیر قرقہ و اذنش  
پر خلاص علیٰ دلویں شان سے تکمیل گئی ہو گئی یا پھر کسی خاص فرد کا خلاف  
ماشے کھا گا یا ہو گا توہ سچے النظری، اور عالم طرف کے ساتھ اسکو درست رکھوں  
کے لئے تحریری انتظام نہ بنا یا پوچھا۔ لیکن انسوس کوہن چڑھا کر اسے اگر خلعت  
سکتے توہ توقعات کے دروازے بند ہو گئے اور پہنچادی طور پر صرف  
یہ بات گھبہ ہے، اُنیں کہا پہنچنے کی سیاست اسی اور سفرخونی کی خاطر ہے ملے کر لیا  
یا یہ نہ کروں کی تردید ہے تھیک فرمائی جائے۔ کاش ایسا ہے جو تھا!  
ہم توہیں چکر تغیراتی جنگ سے اکٹ پوری زندگی مساز ہوتی ہے اور  
یہ افراد تھیں کبھی کبھی کسی صورت میں حصیت اور قومی یعنیون کا درپ  
دھانن کر کے چھا پہنچے واقعات کا سبب بھی ہیں جاہل ہیں جن پر تاریخ پر  
سد پیوں نکل پاڑ گئی کی صدائیں گھومنی، رسمیتی، لینکن بھیجے جیسے  
تعمیل ہب روادہ ہی اور متنین، تعمیل کی چھاپ مقبول ہوئی جانی ہے انسان  
ان پاڑ گئتے اور وہ کو من، ملمن کی بجائے "گذراش احوال و قلمی" کے  
بے ضر اسلوب کی طرف بیجا کی کوشش پر نذکر نہ ہے جاد ہے جس۔ پھر  
ایسے زندگی کے شریرو خود کو درحقیقت "اسلام" سے منوب کرئے  
ہوں وہ سر-عہ نام ہنپاہی کسی اگر اسلامی نام ہواؤں کے لئے جاد ہاد  
انسانہ میں کم سند کرنا چاہیے۔ اگر تاریخ میں الیہ فرقے صعن کا زندگی  
پر نظم کا پرہدہ ڈالا گی توہ ماہنگی مخصوصیت کے ساتھ ہمیں اس پرداہ کو ختم  
کل، کچھ بیزیجی امتحان سکتا پڑا اور میں بھتھا ہوں اس کا نہیں اس کی  
خصوصیت اور مخصوصیت کے اسکا نات زندگی میں۔

کوئی سُکت پہیں کو لگا پ سب عنان تدریجی علمی ترقیات کا ایسا نام رہا ہے جن میں فتوحات و تغیریں، حدیث و فقہ، تکوہ و صرف، امار و مع و سریروال اور غیرہ

یک مرتبہ کردئے ہیں مبتل اور خوازن گل کے بجائے تجدیتی اور زمانہ کے ساتھ چلتے گی انتہا پنڈی والوں کا فرمانفرما تا ہے۔ مذہب اسلامیت کا انتہائی قیمتی اور انتہائی نادگ مرد رہنمائی کر جو شیخ اس کا پیوست مارکم کے نام سے پہلے پیدا ہوا جس طبقہ مسلمان ہو جانا ضروری ہے کہ اس کی شریک میں زندگی میں ہی ہے کہ نہیں۔ یہی وہ را ہے جو کامیاب اور برعق نہ ہی، اصلاحات کے لئے اپنے رخواں اور پر جوش زدنے میں بھی عجل جاتی ہے۔ مہمی مودبا نہ خواہش ہے کہ اکیڈمی اس پا منظمی کی رحالت ضرور گوارا رکھے۔

وہ فہم جس کی تحریر احمد کراں عبد العظیم ماحب  
قرآن کرتا ہے۔ عہد ایقون خان یاکن یام سے  
سائنس سوسائٹی صفحات نمبر

کتابت، طباعت مدد کا ضرر تھا جو تیت دو روپے  
شائع کر کر اکیلہ ڈینے کا نام سے مک اسٹڈیز پر صید بیان کرنے  
لئے کا پڑا۔۔۔ الہمی اکیلہ تھیں تمام شایعی روڑ جید کا بادوکن  
یہ کتاب ذا ائریڈ سب سطح ماحصل کی مشہور ہرگز ری کتاب  
کا ندوہ تھا جو اس کا لفڑی THE MINOS & UPRAN BULOS۔  
پیغمبر کا ملکی اور غیر ملکی پرس اور علمی سیاسی حلقوں میکن میں الاقواعی اور اسلام  
کے دلچسپی رکھنے والوں میں حسی طارج خرقد مقدم کیا گیا تھا کہ تیس کے  
ظیر سویں دن اور مستحق کی علمی شخصیت کا ثبوت ہے۔۔۔ ایک ایسی  
سلامی تصنیف اب اگر اور دوسری تبدیل ہو کر مسلمانوں کے ہاتھوں ہو۔۔۔

سرچ رجی ہے تو خوش صفتی کی بیات ہے۔  
کتاب کے مژوں میں "عجینہا نے لفظی" کے عنوان سے ڈالنے مردست  
خان صاحب ایم اے کا پیش نظر ہے جس میں کتاب کی لوعت اور  
سمت اور اس ایک تحریر کا کہانی میں ہے:

یہ اچھے کیتے ہے اسکا بواب پر شامی ہی جس میں ایمان و علی اور حجۃ و دو صفات بھدا لوٹ کے گوشہ پر جدید رادیوں میں اسلامی تبلیغاتی درجہ جماں اپنی ہے اور قرآن و حدیث کے خالوں سے رہتا ہے لیکن اپنی اگئی ہی طبقے کے حقیقی اسلام انسان کی ایسی زندگی تعمیر کرتا ہے جو اُنھیں انسان و حدیث کے علمی مقاصد کے لئے اُرستے ہے۔

یہ کتاب جیسا کاس کے انگلیزی ایڈیشن کی پہنچ گیر خوبیت سے ظاہر ہے دنیا کے ایک عظیم مژقہ اور نمازگ تینیں اسکے خرد رع ہوئی

وہ مفہوم سے احادیث کو باہمی طلاق رکھ کر صرف ترقی کو اپنے لئے کافی بھیتیں۔ سو یہم۔ وہ لوگ جو خدہ ہب کو ایک بڑا ایجنسیٹ اخلاقی اداہ میں محدود کر کے نہیں پس اور قانون کے دیناں میں زرعی کا اخلاقی صلیٰ پہنچانے کرتے ہیں۔ جیسہ مدد وہ بگ جو خدہ ہب اور ستریٰ نہیں ہب کے دیناں تائید بزیست تباہ کر کی مدد اور طرزِ جو دیدی معرفت خواہش کرتے ہیں، کتاب کے آخری تواریخیں بھیتھے اولوں کی مفصل فہرست دی گئی ہے؟ جس میں علاوہ دورے لوگوں کے بعد میں مشترک ہونے گئی تواریخیں اس کے ساتھ ساتھ افکار اسلامی کی ختنی تکلیف کے حکام کو آگے بڑھانے کے لئے عملی پروگرام کا خلاص

بھی پیش کیا گیا ہے جس میں مجلس تحقیق کا قیام بنتا ہے اور درجہ رکھنا کر کوئی شبہ نہیں کر سکتیں و تحقیق ایک علمی خوبی اور اچھی کوشش کے سوا کچھ نہیں۔ لیکن اس سے حقیقت اور پورا نامانندہ اٹھانے کے لئے خلوص کے ساتھ ساتھ ضروری احتیاط لٹوڑھنا بھی ضروری ہے۔ ذاکر صاحب نے اسلامی انکاریں خلیفہ کے لئے جو نصیحت اور حرج گایا تھا کہ کیا ہے اس میں خلوص تو نظر نہ تھا ہے مگر انھیں اپنے دلخواہ صاحب کی، اُنے میں ذخیرہ احادیث کی چال تھی کہ لئے حادیت کردہ پادا و استہ پر علمی مذہبی اور سیاسی صلوسوں کا جواب اسی افزرا تعادن کے اسکانات و اضع کرتا ہے لیکن یہ دیکھتے ہیں کہ اس کے بر عکس پہلے ہی قدم پر یعنی متصدِ عالم پر یہی اتفاق و اعقاد سے زیادہ خلاف کا مقابلہ ہو گہا ہے اگر اس کا عمل کیا ہے تو اسی صورت میں اس کے اسکانات کے نزدیک آنار سمجھ کی نظر آئے میں تو ایسی متصادِ زینتیں کو ساختہ لکھ کر رائیں اور مزمل سینا کر لے یعنی حق، باطل پر پہنچنے کے اسکانات کم از کم سادی ضرور ہیں۔ اور اس کے تجویز فرقہ و مغل کے ایک یا اکم ہے کہم پوجانے کے بعد نزول کی چھٹریں ایک رنے والی فرشتے کا سوراخ بوجا نا زیادہ فرشتے یا نیچے بیٹھ کری تو یہ مسئلہ کچھ ٹھیک نہیں کیا ملک جتنی بھری اور بسقدر درد سے شروع کیجا گے اسی ہی مطہری ثابت ہوتی ہے ہمارے حال میں تھی خریک جہاں سے شروع کی گئی ہے اس سے ایک قدم پہنچنے سے شوہر ہوں چاہئے تھی یعنی موجودہ اسلام فرون ہو یعنی کافر تھیقی اسلام ہے۔ کافر تھے کرائٹھے کی بجا ہے یہ سوچنا چاہیے کہ سماں کے زوال کے ساتھ اپنی اور تاریخی روحو و ایساں کیا ہیں۔ اکبید کی پیش پروجن و گون کا آرزو ہو گوار ہے وہ اس سوچل کو مل کر اس نہ یادہ بخید ناتاب پہنچتا ہے لیکن اس اپنے دل اپنے کو محدود کر جو وجودہ اسلام کو

واعلیٰ فرادری تا تو خدیکے قائل غیر مسلموں کے داخل جنت یا جہنم  
کل سزا کی ابہت کو استدالی بھائی اور نقد کے لئے کے اختلاف اور اینہے  
اجتہاد کے دروازے پر بند پاکر صرف غیر مبدرو اوس اعلیٰ جنم کو کذا  
یا اور ایسی دوسری یا اسی صرف کے جوش پختیلی اور تاپتدی کی طرف  
اشادہ کریں۔ لیکن یہ باقی چونکہ نیصلد کن اندھالیں پس پکار ساف  
احیا کے لئے ذمیں جیتاںیں میں شورہ یا خریک کے طور پر کمی ہیں۔  
اس نے انہیں خلوص استدلال کی روای کو رسانہ ان پرگرم ہو جانے سے  
کہیں زیادہ مضید اور مناسب ملزم ہو گا۔

جو شیعی طور پر کتاب ہر صاحب فکر کے لئے عالم ہو رہا سلم علما کیلئے  
خاص طور پر ایک نئی سمت میں القابی بانگ درا کام کر رہی ہے جسکو  
ستاد اور بھائی اسلامی فرض پر کتاب کا اگرچہ انگریزی ایڈیشن ہے  
سامنے نہیں لیکن ترجیح کو دیکھ کر ہم کہہ سکتے ہیں کہ جنہیں جلوں یا مخصوص  
اقبالات کے علاوہ یورپی کتاب سلیقہ ممتاز اور پاک اور جامی ترجمہ  
کی وجہ پر مثال ہے۔

- سلطین ہندگی از- محمد حفظ اللہ صاحب
- نادل سائز عقفات ۱۷
- مسلم پروردی کتابت و فضاست مددہ۔
- فیت ا- عہجہدہ- عار

ناشر اسم اکاذبی بھائی اشراق پڑھ۔  
اس کتاب میں پہنچ دستان کے سام در حکومت کی علمی تدبیت کل جائز  
لے کر انگریزی ورثیہ غیر مسلم مورخن کے اس الزہم کو خلا شابت کیا گیا ہے  
کہ انگریزی بعد حکومت سے پہلے کامنہ دستان علمی دینی کا پسند نہ  
ہے دستان تھا اور یوکہ مسلم سلطین نے ملکی سرپرستی میں تو یہی  
تعصب سے کام لیا ہے۔

مسلم در حکومت کے نام خانوں کے ابواب قائم کر کے کتاب  
میں سلم عکروں اور ان کے ماختت حکاہوں میں ان کو ششوں اور پیسوں کا  
سمیواد اور ندیجی تذکرہ ہے جو اخنوں نے سلم اور غیر مسلم دلوں کے لئے عمل  
خوش و ترقی کے اس پہنچ دستان میں بر ابر جاری رکھی تھیں اور جن کی  
بیانوں پر اس لمحہ کا ملکی مستقل آجی بھی قائم ہے  
اپنے بیانات اور تاریخی تذکروں کا وزن بڑھا لئے کے لئے صاحب  
کتاب نے پہنچ دستان غیر مسلم تذکروں اور مذکروں کے ساتھ فخری ملکی

بے اور اس کے صلی رحمہم ہوئے اس دریان میں اسلامی تبلیغات کی  
ترشیح گر کے اس صلی و مناحتی گئی ہے یہ سیلہ امن عالم اور اسلامی  
دھرتی کا مستلے ہے اس اور احمد از زبان کی تخلیق انسان کی تمازج  
تری کا آخری مقصد ہے لیکن بھی بات ہے کہ اتفاقاً اتفاقاً کل ہر  
ہنگامہ خیز دوز کے بعد جب انسان آنھیں کھوتا ہے تو ہمیں تو اس کے  
اس پار ”بھی نظرتی ہے بلکہ گریوں کیجا ہا ہے کہ“ کچھ اور دوسرے ہو جائی  
ہے تو فرس غول انسانی تڑپ اسے بھی کی بہتر تر جانی ہو گی۔

”اس عالم کے حصول کے لئے اب تک بیانی رازی نظر ہے سوچتا  
پسند کیا جانا تھا اور مذہب کو اس سمجھتے ہے یہاں الگ رکھا جانا تھا  
جیسے وہ اس کے بس کی بات نہیں اور اگر صاحب موصوف وہ پہلے  
سلامان تھا۔ میلے اس نے ہیں جھنوں نے اس عققی کو سلسلہ نے کے  
لئے مذہب پر بسٹانی کی پر خلوص جرات کر کے میں اقوایی کش کش  
کے دل کے لئے مذہب غرب کی خدمات بیش کی ہیں۔ انھوں نے  
انسانت کے وہ حالی روح کی تعمیر خاص علمی اور فیضیاں ہو رہے  
کرتے ہوئے یہاں کاریا۔ یہ کہ حقیقی کی دست بیانیہ کو مل کر نظر جلوہ  
کا کیا زانہ مکن ہے اور اس نے اس عالم کا حصول ایک انتہا ہے بلہ  
کا خوب صین ہے۔

تمام ادب مذہب کو اس موظوع پر اپنے اپنے مذہب کی زبانی کی  
دھوڑ دیتے ہوئے انھوں نے سلامانوں کی طرف سماں باب میں  
اسلام پر قلم اٹھا رہا ہے۔ اور دنیا کے ان دو عظیم مقاصد امن عالم اور  
دھرتی انسانیت کے لئے از سرتو اسلام کے مخالف کا حقیقی بلکہ  
تجدیدی کار و دار کھولا ہے۔ معرفت یہ بلکہ انھوں نے تابع کیا ہے  
کہ تم سلم مالک میں اس سمعت میں سدل دہمی پیش کرنی چاہیے پہلے  
مشوی ہو چکی ہے جس سے فائدہ اٹھانا دیا لے ہر پچھے اس پسند  
سیاست دن کا عالمگیر زلفی ہے۔

لما بیک بیش تیجت بیوت در ہر میکن احادیث کا اعزاز کرتے ہوئے  
بہن کتاب کے صفت اور متر جمن کو سار کیا پیش کر لے جس لیکن تھے  
جو اس کا حساس رکھتے ہیں کہ ہر پر خلوص تجدیدی تحریک کی طریقے  
محکم ہی انسانیت دی کے عین پہلوؤں سے اس کشاں در و سکی  
 موجودہ اسلام کو قرون وسطی کا اسلام لہنا اور اس کو رسول کیہ کی  
دو س اسلامی سے در افتادہ عرب و گھم کی ظہارات اور تاریخی تسلیں کا

## بھتوں کا بادشاہ صفات ملکہ قیمت ۵

شائع کردہ پین کپ ذپون کار مصل دہنی نہیں

## آخری شرارت صفات علی قیمت ۶

شائع کردہ :- کھلونا کپ ذپون دہنی

## انگوھی صفات رضا قیمت ۷

یہ جینوں تباہی سراج آور صاحب کی تھی ہوئی ہے۔ جادھر کچھ خود سے بچوں کا لڑکھر پیش کر رہے ہیں۔

بچوں کا لڑکھر پا شد ایک قومی خودرت کے درجہ میں ہے جسکی طرف مزدیں مالک کے معاشر میں پہنچے یہاں اور اکام اور کافی دیر سے تو جو مہندیں لگتی ہے۔ کھلونا کپ ذپون اور پھلواری مکمل پوچھیسے کہتے اور سریع آور ہی ہے اور بیک شکر یہ اور محبت افرادی کے معنی ہی کرنا کی بدلہ اور وہ میں بھی ایک اچھا ادبی سرماہہ تیار ہو ہے پھر دوسرے بچکا بھجو یہ کاٹ دشمن تجوہی میں دوستے گذرہی ہیں۔ مگر یہ سلسلے پوچھنی چاری دہنے تو وہ مزدیں بہت درد پھیل جب بچوں کی جعلی نشوہ نہ کے سامنے کی طرح ان کے لئے "ذہنی مسدا" بھی عیدی طور پر دستیاب ہو سکتی۔

بچوں کے ادب میں افادت اور لچکی کو ساختہ برقرار رکھنا ضروری ہے جو آسان کام نہیں۔

سراج آور کی یہ تباہی غالباً ان دونوں پہلووں کو پوری طرح لخود کھکھل کری گئی ہیں۔ ان میں آخری شرارت زیادہ کامیابی ہے اور اکتابت و طب امداد اور کامیابی وغیرہ کے لحاظ سے بھی نفسی اور خوبصورت ہے۔ آسان زبان، دل چیپ کہانی اور اخلاقی انتظام ان پیغمبر کیاں بول کی خصوصیت ہے دل چیپی اور افادت کو اور بلند کرنے کے لئے ہمارے خیال میں بچوں کا کہر لفڑی اور مطابق مذہبیہ ثابت ہو سکتا ہے۔ ہماری دلے ہے کہ والدین اور سرپرست ایسی اچھی کتابوں سے اپنے عنیز بچوں کو ہرگز خروم نہ رکھیں۔ کتابوں کے بعد میں توہر شخصیت میں کے بعد ہی اپنی رائے قائم کر سکتا ہوں میکن یہ تو سب ہی جانتے اور انتہے ہیں لہر کتاب بچوں کے اندر مطابق کے جراحتی کو ماقوتہ بناتی ہے اور مطابق میں مطبوع اعتمدت علیٰ ترقی کے زمانات کو نکھراتی ہے۔

اگر ہر جو کسی تصدیقی میانات بھی کتاب کے مشویں ہوں تو کہے جائے۔ جیسا کہ خود اس کتاب کے خالدیں کہا گیا ہے کسی قوم کی بھی تاریخ سے بے خبری اس کے دیوار کے لئے حددہ صفحہ ناگ پڑے۔ چھٹنیکی موقت اور جمیں فرضیاتی ہے جو یہ کتاب کی تاریخ کو سمجھ کر تھے کی کوششیں چاروں طرف سے چاری چین اور چین ہوں۔

خدا صاحب نے یہ تاریخی مواد پیش کر کے اس خلف کے مقابلہ میں تائیں ستائش قسم اٹھایا ہے۔

یہ کتاب علیٰ مسمیہ بہت کے جن گوشوں کو مضاف کرنے کے لئے بنایا ہوا ہے اس کا مقاصد ہے کہ مسلم مسکرانوں کی ای مسویتوں کو اوزیلہ اہتمام اور تعمیل کے ساتھ دفعہ کیا جائے جو جو جمیں سے فریسلوں کی علمی ترقی اور استکام کے لئے فیض افزاں طور پر اس طبق میں کی ہوں۔ موجودہ حالات میں ان کی علمی بھی پرندی بھی علومِ اسلام اور ایجاد کا رنگ بیدار ہے۔

## ترکیہ نفس ۱۳: سچھ احمد صاحب

## سائز: ۲۰۰ صفات ملک

کتابت ادبیات و کاغذ صفوی

قیامت اور نہ کہہ دیج نہیں۔

مطبوعہ: مخدوی پیشین پریس چارہ بناہ صیدہ آباد کن یہ تقریبی کتاب اس بات کی تشریح کرنے ہے کہ اس طرح ایک مسلم اپنے آپ کو نفسانی آدمیوں سے باہ کر سکتا ہے اور ترکیہ نفس کے مقام پر فائز ہو سکتا ہے اس مسلم میں ایمان و عکل کا تعلق، عمل صالح، الفلاح فی سبیل الشر، تقویٰ، اخلاق، نوکل، صبر اور مشترک کے عنوانات قائم کر کے ترکیہ نفس کے طریقوں پر دشی ڈالی گئی ہے اگر میں ترقی اور حدیث اور سیر کا مطالعہ کرنے کے لئے منہداشت دامت اور پڑھنے کا رنجی ہیں۔

کتاب کے آغاز میں تہذیب کے طور پر بتایا گیا ہے کہ مقدار بالا عنوان پر مصنف کتاب نے اپنی پاکیزہ صحوں پر جھوٹ پیش کیں ہیں کوہاں مسلمانوں کے خاندانے کے لئے کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے کتاب اس اندماز سے ترتیب دیگئی ہے اور صفات میں ایسا اخیار کیا گیا ہے کہ وہ صرف تعلوف دیا اعانت سے دل چیپی لیتے والوں کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے تکمیل ہے اور پڑھنے بھی ہے۔

از: عنوان شنی بھروسی

# عنوانِ الكلام

دیواروں کے دام سے اپھوں کے گیراں تک وحشت کا تصرف ہے، صحرائِ مختار تک اف نہ آئیں۔ یہ رازِ کھلا جھپسہ پر واسنے ہی جاتے ہیں، خود شیخ فروزان تک بھیگی ہوئی پکوں کے، آتے ہیں پیامِ اکثر جب بات پہ بھوپتی ہے، کوئی غمِ دراں تک تمبدیزِ عبّت کا، اک یہ بھی طریقہ ہے دافِ تہم آپھوں پر، اُرکِ غمِ جاناں تک ہر عادثہ تک، پھر تابے نگاہوں نیں تغیرِ شیخ سے، تحریکِ مختار تک ہم جبسر مقدمہ کو، تسلیم نہ کیوں کرتے جب ہر پہ نمایاں ہے، اجھوڑی انسان تک آسودہ ساحل سے پروردہ طوقاں تک موہوں کے تپیزیوں سے کوئی نہیں نجع سکتا ذرتوں کو جو دلوں نے، سجدوں سے بجا تے ہیں دستہ ہی جاتا ہے، شاید درجاں تک کفرانِ عبّت پر، ایساں توے آؤں یہ بات اگر بھوپتی، اس دشمن ایساں تک مسدودِ اطباب ہیں، ہارِ عسوسِ سیاحتی جاتی ہے تنظیر کس کی، وحشمِ ول انسان تک

نگاہِ ریکھ تو سکتی ہے کیا تقاب میں ہے گروہِ حسن کو جو ششمِ انتخاب میں ہے  
 ہر لیکھ سے نہماں ہے تیری رعنائی زمان پھر بھی بختا ہے تو جواب میں ہے  
 سکونِ تلاش نہ کر رزمِ گاؤں مسلم میں ہے کر زندگی کا مزہ کر سب وا ضطرا بیں ہے  
 کہ تیرے بعد سری زندگی خدا بیں ہے یہ جانتا ہوں سکر میں بتا نہیں سکتا  
 غمِ حیاتِ عشم اڑزو زین جبائے تیری نگاہ کی گردش بھی انقلابیں ہے  
 مساکونِ بیرے دل کے اضطرابیں ہے اس التفاتِ عبّت کا شکر یہ لیکن  
 جمال طور ہے ڈھونڈتا ہے آج ندیم وہ سوزِ میرے دلی خانہ خدا بیں ہے

# جوہرِ دنیا



پائیوریا کے جھڑیم کو مارنا اور مرض کو بڑی سے بخیر تائے ہے۔  
والدہ یا دانتوں کے سخت ہی سخت درد کو فوری سکین دیکھنے کا ہاں فی الحال اور درد پہنچا کر نہ لے اس بات کی ختم کرتا ہے۔  
روزانہ اس کا استعمال ان لوگوں کیلئے بھی ضروری ہے جنکے مذہبیں کوئی مرض نہیں۔ کیونکہ یہ مرض پیدا کرنے والے  
بادوں کو جمع ہونے سے روکتا اور مرض کے جلاہم کو بلاں کرتا ہے۔

یاد رکھیے ہم نے اسکی دو قسمیں کر دی ہیں۔ نمبر ایک ہر کسی مرض کی موجودگی میں استعمال کرنی چاہئے۔  
ثمن برٹو جو اپنی حالت میں فاہر استعمال کے لیے ہے۔ جیز دو قسم ایک ہی ہیں۔ صرف ڈائتفک کا فرق ہے، روزانہ سو لا

استعمال کرنے والوں کیلئے ڈائتفک کو کافی گوارہ بتا دیا گیا ہے۔ طلب کرتے وقت نمبر ایک یا نمبر دو ضرور دیکھو، دو نوجی  
قیمت میں کوئی فرق نہیں۔ چار تو لا کا پینینگ مار۔

نوٹ۔۔۔ سجن پر لاک خوش ہو آتی ہے۔ اگر سرمه دو جفت اور بینک سیمی مکانیں سنبھی ہی فاک خوش ہو گا۔ دو قسم ایک ساتھ مکانیں لکھا رہتے ہے

دارالفیض رحمانی دلیوبند (دینی)

ہر یکملو سے بہترین شہرت

روش افراء

فرحِ شیخش اور تیکین دہ

دیوبند (وقوف) دلیوبند

# تاجِ کتبی کے نادر ترجمے

**قرآن مترجم**

ترجمہ شاہ عبدالقدیر حاشیہ پر تفسیر و تعریف القرآن کا نام  
چڑھایا گیا ہے۔ رنگ و رعنائی کا ترجمہ حسین و دلکش دستور

بڑا امام قرآن خدا صیاد، جلد خوشما سہی ڈائی۔ ہم یہ بائیس بھیپے۔

**قرآن سفری ایڈریشن**

حاج مکین الوجه سفر کے لئے مناسب ہوئی ہیں۔ لیکن جو لوگ ان کے باوجود حروف پڑھنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں، ان کے لیے سفری ایڈریشن چھاپا گیا ہے۔ تختیر تاول سائز ہوتے کہ باہر بود حروف روشن اور جلی ہیں۔ ہم یہ صرف چار روپے۔ اللہ ہر داس سے فائدے بڑے سائز کا آٹھ روپے۔

**مجموعہ طائف مترجم**

سورہ یسوس۔ یعنی۔ ابھا۔  
ادا۔ قدو۔ ملک۔ عزیز۔ شمس۔  
دُعْضُلی۔ الافتراج۔ القدر۔ العصر۔ رفتہ۔ مکمل۔ شمش۔ عل۔ اما۔ ابھا۔  
دعا۔ شکح۔ العرش۔ درود۔ تاج۔ درود۔ کھنی۔ عبد۔ نام۔ درود۔ مخفات۔  
درود۔ الکبر۔ عل۔ امن۔ مت۔ رنگالا۔ جواب۔ مامل۔ نیفیں۔ درود۔  
چھپا۔ کاغذ۔ آرٹ۔ جلد۔ کرچ۔ ہم یہ چار روپے۔ للعمر

**مجموعہ طائف بلا ترجمہ**

اوی سرب۔ سورت۔  
سائز اس سے چھوٹا ہے۔ ہم یہ ایک روپیہ بارہ روپے۔ یعنی  
نیجہ سورہ مترجم

نہایت اعلیٰ کا غذا در کمی۔ رنگ۔ کی

پیاز دہ سورہ مترجم

حسی و جمال کا مرغ۔ مسم

ہم یہ تین روپے آٹھ آنے سے ہیں۔

**قرآن مترجم**

ترجمہ شاہ عبدالقدیر۔ حاشیہ پر تفسیر و تعریف القرآن۔ سائز چڑھائی سات انگل لمبائی بالشت سے تکمیل۔ صفحات بیستہ آٹھاریں روزہ اور ثقافت۔ سورہ توں کی فہرست۔ کاغذ آرٹ۔ مائل پچھلے کتاب جس پر پہنچی ڈائی ہے۔ ہم یہ چودہ روپے۔

**قرآن مترجم**

ترجمہ شاہ عبدالقدیر۔ حاشیہ پر تفسیر و تعریف القرآن دہلوی۔ سائز چڑھائی پانچ انگل پورا۔ جلد کرچ۔ تمام چھپا۔ دور نگی۔ حروف ابہت ہی صفات اور اعواب دائمی خاص الحاصل چیز ہے۔ ہم یہ سات روپے آٹھ آنے۔

**قرآن بلا ترجمہ**

نام کی تمام سرگی چھپائی۔ بر صفحہ بہت ہی فیضیں میں۔ کاغذ عمدہ۔ حروف روشن۔ جلد سی۔ سائز فو انگل لمبائی سات انگل چڑھا۔ ہم یہ پندرہ روپے۔

**قرآن بلا ترجمہ**

سائز چھوٹا۔ لمبائی سات انگل۔ اسکل پورا۔ ابھی پانچ انگل۔ تمام چھپا۔ جلد کرچ۔ ہم یہ ساری سے چار روپے۔ للعمر

**حامل بلا ترجمہ حصہ بی**

بہت چھوٹی یہ کن صد حروف دہلی۔ جیسوں میں تجویز اجتنبی دہلی۔ جو جنہیں میں تجویز اجتنبی دہلی۔ جو جنہیں میں تجویز اجتنبی دہلی۔ ہم یہ تین روپے۔

**قرآن مترجم**

ترجمہ شاہ عبدالقدیر۔ حاشیہ پر تفسیر و تعریف القرآن۔ جلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ سائز چڑھائی کی تمام معروف خوبیں کے ساتھ۔ جلد تکش۔ سائز ٹی اے ایم قراؤں کے رابر۔ ہم یہ تین روپے۔

**شائع مذاہات مقبول** ایج قریات عند الشذوذۃ  
الرسول یہ وہی شہمہور فو  
مقبول مکھٹہ ہے جو بیس و مادوں کے وزدہ کا انتہا طبقہ اور ہر دو  
لکھتے مذاہی و غیرہ سقر روزی لگتی ہیں منظوم مذاہات اور دیگر  
حصاً از حصہ ذافت شامل کتاب ہیں۔ حسن صورت کے لئے اس  
لائچ پہنچی لا ہیور کا سعیار سامنے رکھتے۔ قیمت مجلہ تین یعنی آٹھ لائے

# حیث کی چند مشہد و مکتب کا اردو ترجمہ

**موقاٹا امام مالک مترجم** (عربی تصحیح ازدی) موقاٹا امام مالک "اجمادیت نبوی کا وہ بیان ہے جسے مالک نے ہر کسوٹی پر پڑھ کر اپنی جمع کردہ احادیث سے اتنا کتاب فرمائیا تھا جس کا مسلمانوں عالم کے لئے مرتقب کیا۔ کتاب اصل عربی با اغوا اور اس کے مقابل اردو ترجمہ از علامہ سید جید الزماں رحمۃ اللہ علیہ خود ری فائدہ اس مددگاری کے ساتھ طبع ہوئی ہے کہ آج تک اسکی طباعت کتابت کا دینا حق ادا نہ ہوا یہو چار صحفیات حصہ ۴۵۷ غیر مفہوم ہے یہ دینے بلکہ ملک بارہ بیان پر محدود ہے اس کا ملک بارہ بیان پر محدود ہے جو حدود نصیحتیں ہیں۔

**مشکوہ شریف** (دارد) ترمذی، ابو داؤد، ابن حمیم، انسانی، مسنداً امام احمد، مسنداً امام البخاری، اور  
داربی کا مطر. اس کتاب میں مشکوہ عربی کی تمام رحادیث کا مکمل ترجیح ضروری تحریکات کیا گیا ہے۔ اور خاصیت پر بھی عروز نہ  
تا قائم کر دیتے کئے ہیں۔ دو جلدوں میں کامل ہے۔ کاغذ سفید۔ کاش۔ ہر یہ بلا جلد مولہ روپی۔ اور جلد چھوٹی اچھا روپی۔ خلائق علی یعنی  
بخاری دو طبقات امام البخاری کے بعد اس صورتی ستر کی شہوور کتاب ترمذی شریف کا لکھنی اور دو  
**ترمذی شریف** (دارد) ترمذی پھر کرتی رہ چکیا ہے۔ سفید عمرہ کا غذ نہیں طباعت و لیاست۔ سعیر اول جلد میں پر  
کھنڈ، اور ایک جلد دس روپی۔ دو توں حصہ ایک وقت طبع کر کر فوائیں۔ اور یہ ہے۔

**بلوغ المراة** یہ حادثہ قطا بین جو کی تھرہ آناری تھیت نہیں۔ جس کی اصل اور دوسرے وجہ ایک مانند شائع کیا گیا ہے، لیکن جو کلامیں علم میں کیا درب سے ہیں، یہہ تقریباً صفات سے پاؤ شدہ ہیں۔ آپ کی تھیں ممتازی، مسلمہ نہ مدنی، الیہ اور اورہ، مختلہ اور ایک احادیث سے مذکوب، مگر یہ ہے دینی احکام کا مگدستہ ہے۔ جو کوئٹہ ہے دریافت اور زلف ہے، کم تھیں افہم اور زیادہ سے کہہ دیو، اس کتابہ، کے باہر مبتدا اخلاق ملکے ہیں۔ قیامت جنہوں نے اور دیپیں

ہر قسم کا کتابیں پتہ خوب سو ملک فرمائیے

مکتبہ تخلی دیوینہ صنیع سہار نور (ج-پ)

كتاب الصلاة

ام الحدیث حضرت امام احمد  
ابن حنبل و حضرت علیہ کی صنیف کا  
اور درجہ حجج خارج کو درست تریخ لفظ  
پڑا اکٹھے کیلئے سہر شام ہدایت  
ترجمہ فو ترجمہ کیسا نہ حضرت امام کی  
حیات مبارکہ پرفصیل روایتی طالی بر  
اور فتنہ علم قرآن کر مسلمین امام  
صاحبہ عظیم رہنمائیں ایضاً انکا  
پورا حال اشارا گزیر طرقی پرچ کیا ہے  
حضرت محمد علی

حکایات صحابہ

صحابی مردوں اور عورتوں وغیرہ کے دہ میں آموز رایاں  
فروزان اعات بن کے سلطان العسیرے روح تمازہ اور زینت  
لشادہ ہوتی ہے۔  
تازہ ایڈیشن حمدہ کتابت و طباعت اور پیغام  
کاغذ تفتیحات مختصر درد بے۔

تعلیم الدین (اُردو)

از خصوصیات این اثر فعلی است. بہت آسان اگر دو پیش و زدن  
که مفهومی احکاماتی و مشین تشریعی شترک بدهشت  
کی فضیل و تصور کنکات بوده است اینکه بمعنی  
تصویر شیخ، سلطان اور ریگ ایم میباشد که این دو مکار  
مع جمله تمیزت از هم

شاندیل

دشائیں اسلام کا سطح بھیلا؟ اس موالی کا  
تفصیل اور محققہ جواب تاسیخ دسوار چوہل  
لئن کی ترباد توں کے ساتھ شاید یہ کمی کتنا  
ہے اتنی تفصیل و تحقیق کو دیا گیا پوچھ دیجئے  
کیسا تھا دلچسپی، تو قدر تر کر اکابر فرمادی و  
کر کے ختم کی تھیں، رام اس کاریا ایڈیشن  
عمرہ کھانی چھپائی کیسا تھا۔ قیامت  
چھڑ دیے  
رچلم سات روپیے

اصطلاح الرسم (اردو)

حضرت مولانا اشرف علی حنفی نگے پڑھیں شیار  
رس او طریقے ایسے راجح ہو گئے ہیں کہ جوںی الحقيقة  
ماہی ہیں۔ لیکن ہم لا طلبی کو سبب انکی بُرائی سے واقف  
ہیں۔ ایسے کرم و راح کی اصلاح کیجئے جو حضرت علیم الامات کی  
سمیعیت پر ہماچھر ہے۔ زیرا ان عالم ہم ہیں۔ آخرین بال  
”صفاتی مهاتما“ بھی شامل ہیں۔ کتاب بخوبی پڑھ  
خواہ ہر رنگیں دوست کرو۔ جو ہے

اشیاء القرآن

卷之三

۱۷

جعفریش ربانی سالنیمی

س کتاب میں ان جا مختصر کا مدخل ہے جو  
حوالہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمتیں خاص طور پر  
شرفِ اسلام اور اسلام کے معاونوں کی حلقے  
میں بہت مد و میل کی اسلام امداد کا رکن  
شہر و شہر اور گاؤں پر نکالنے والوں کا کتاب  
امدادیت اور نعمتیں کی تعلیق کی وجہ پر تھا

لیکن

آداب

حجۃ الاسلام امام غزالی ۱۵۰۱  
ایمان افروز رسالہ جب تک کھنگت  
صلطہ بخش علیہ وسلم کے اخلاقی شسائل  
اور حملیہ شریف و محرمات و خیرہ  
اخقدار و سلامت کے ساتھ چجع  
سکون پڑے ۱۷

۱۸

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی دو مشہور کتابیں  
اردو میں اسیں ہیں

## خیر کثیر

دینی نکات و لطائف اور اسرارِ حکم پر مشتمل یہ کتاب  
دو سو عنوانات سے بحث کرتی ہے۔ قیمت مجلد تین روپیہ آٹھ آنے

## فیوض الحرمین

شاہ صاحبؒ کے زیارت درج۔ کے مشاہدات ان کے  
خاص رنگ میں۔ قیمت مجلد ایک روپیہ بارہ آنے ہے۔

مولانا عبدالجليل شہید کی دو شہرہ آفاق اور معززۃ الانوار

کتابیں

## صراط استقیم

بھروسہ سے نایاب تھی ادا ب روشن کتابت و طباعت کیسا تھے  
شائع کی گئی ہے۔ بدعتات کا رد اور لطائف دین کی تحقیق۔ قیمت  
مجلد تین روپیے رجہ مدد اعلیٰ چار روپیے

## تفہیم الایمان

تمام متعلقہ رسائل کے ساتھ تازہ ایڈیشن۔ تائید ایمان اور ترویج  
باطیل کی ایک دلیل، روشن اجھر نے ایں بدعت اور ادا ب پال  
ہیں اسی پل پسادی۔ قیمت چساروں پر للعمر  
(محلہ پانچ روپیے)

# کتاب الصبرت

مُؤلف: - امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ۔  
بعض ایام اصول و عقائد کی تشریح۔ زبان عام فہم سہیں صفحات ۱۷۵  
قیمت ایک روپیہ

### رسیل قصہ سیل (اردو)

ادرا و جانی راذکار جانی  
و ایں بھرپڑے سرستاد، نیک الفاظ کو شہرت  
لیجیں۔ بھرپور برداشت اور اذکار شفافیت  
خواہیں۔ ذات و مقاومت کا شہرہ تاخیج  
کی بحث۔ خود کی بیاد مکمل  
آداب و حرف

### اسلامی زندگی

اسلامی زندگی تفصیلات، دینیہ اس کا لاجواب ایک کتاب شہر  
قرآن و سنت کی روشنی میں  
اگر صرف ہر اردو میں محلہ پانچ روپیے

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی معززۃ الانوار تصنیف  
القول بھیں سو اس سیل کا مکمل اردو ترجمہ

## شفاء العسل

شاہ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ اس کتاب پر باذکوریت کے وال واعلیہ پر  
مفصل کام کیا ہے۔ بلاشبہ عجیت و ذکر کا موضوع نہیا ہیں۔ اور  
اس باب میں ہوتا فراط و تضریب جل رہی ہے۔ سو اس سیل کا مکمل  
صحیح تجویز برپیتے ہیا ہے۔ خیل و گاہ صفوتوں میں قیمت بھر

محمد بن محمد بن علیاب (از مولانا سعود عالم ندوی) -  
بازار میں سدی بھری کے مشہور مصلح

شیعہ اسلام محمد بن عبد الداہلاب ندوی کی سیرت اور دعویت پر ملی  
و تحقیقی تصنیف۔ جس میں شرق و غرب کے تمام آخذ پوری طرح مکمل  
گر فلسفہ ہوں اور فلسفہ بیان کی دقیقت و احتجاجی ہے۔ نصرت  
کتابوں کے وال وہر شہرت ہیں۔ بلکہ اُن کتابوں کی علمی راذکاری بیش روپیں اور  
مقام کو بھی تفصیل ایمان کرایا گیا ہے۔ کتاب کی تفاصیل اسی سے کاملاً  
مصنوع کا نام ایسی کانی ہے۔ قیمت دو روپیے آٹھ آنے ہے۔

## ضہیل اللغات

اردو و عربی لغت کی ایک عظیم الشان کتاب ہے جو اس بڑا رسمے زائد عربی الفاظ اور ادبی اشارے پر مبنی تھے۔ عظیم الشان عربی اردو لغت اپنی خصوصیت کے حفاظ سے بے شکار ہے۔ جہاں تک عربی سے ادویں لغات کے ترجیح اور اشتریع کا تعقیل ہے۔ آج تک اس درجہ کی کوئی داشتی وجود نہیں آئی۔ سالہاں سال کی عرصہ ریزی اور کوششوں کے بعد پڑی اقطیع کے ایک بڑا رسے زائد صفات پر عمل عظیم القدر لحت اصحاب ذوق کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

المجده عربی لغت کی جدید کتابوں میں امن ترتیب سے زیادہ جامع اور پذیر کجھی جاتی ہے۔ مصباح اللغات میں زیروف اس کتاب کا پورا عطر اشتری کر لیا گیا ہے۔ بلکہ اس کی ترتیب میں عربی لغت کی بہت می دوسرا ملک پر اور ختم کتابوں سے اخذ و استنباط کی تمام صاحبوں کو کام میں لا کر بعد ای کچھی کوئی کامیابی قائم نہیں رکھی ہے قاموس تاج العروس، اقرب الموارد، جہرۃ اللغۃ، نہایۃ ابن اثیر، فتح البهار، مفردات امام راغب، المطالب الفاعل، شہری اللارب، شہری وغیرہ۔ مصباح اللغات علماء طلباء عربی سے دلچسپی رکھنے والے انگریزی دان اردو خواں سب کیلئے بہت مفہومی ہے۔ چند خوبصورت اور سیپھوٹی گرد پوش، قیمت سولہ روپے۔

## الفاروق

مصنفہ: مولانا ضہیل علیہ الرحمۃ۔  
حضرت عزیز فاروقؒ کی سیرت حالت اور کارناوی شبلہ کتاب اول علم تحریکی شہروز غبول ہیون و محتاج بیان نہیں تحقیقت یہ ہے کہ اسلام کے اسناد اعظم اور اطلیل جملیں کی زندگی اور دوستیاں اور دو خلافت میں ایک ملکی صرف اپنی سیرت اور اخلاق و خصائص کا بیان ہے۔ بلکہ اپنے جلگھت ہر سے ہبہ خلافت کی صورت، الگز و اغوات۔ آپ کے ملکی تاریخی اور تعلیمی کارنامے اور جنگی سورکوں کی صحیح تفصیلیں شامل کتاب ہے۔ یہ بعض لفظیں بھی شامل کتاب ہیں۔ اسلامی تاریخ کو اس سے دریں دری کی سمعت رکھنے کے لئے الفاروق اپنی کم کی خاصیتیں ہے۔ سازہ ایڈیشن، ملکر منڈیگر۔ قیمت پہنچ روپے۔

## کتبہ تحفیٰ دیوبند ضلع سہار پور (بہری)

(بلکہ میں روپے)

## قصص القرآن

ایک عظیم الشان مذہبی اور مسلسل ذخیرہ اندوز بان میں

حصہ اول:- حضرت آدم علیہ السلام سے یہ حضرت ہمیشہ یاروں تک تمام پیغمبروں کے مکمل حالات و افعال قیمت چھروپے۔  
حصہ دوم:- حضرت یوحنا علیہ السلام سے یہ حضرت ہمیشہ یاروں تک تمام پیغمبروں کی مکمل سوانح حیات اور دعوت حق کی مفہوم تشریع و تفسیر قیمت چار روپے۔

حصہ سوم:- اصحاب التہفہ والریم، اصحاب القراء، اصحاب الحجۃ اصحاب الریس، بیت المقدس اور یہود، اصحاب الْخُنُود، اصحاب الغیر، اصحاب الجہہ، ذو القریت، اور سرہ سنکری، اسما اور ملک وغیرہ۔  
قصص القرآن کی مکمل و مختصر تفسیر قیمت پانچ روپے۔

حصہ چہارم:- حضرت عیسیٰ اور حضرت خاتم الانبیاء علیہ السلام کو مفضل حالات قیمت چھروپے آٹھ روپے۔ مکمل سیٹ فیلمز کی پکیس رپ پانچ روپے۔  
ہر حصہ الگ الگ بھی طلب کیا جاسکتا ہے۔

## مشہد نامہ

ذخیرہ اندوز بان میں

جلد اول:- اندوز بین آج تک حدیث کے چند مختصر و ناقص ترجمہ کے سوا کوئی تتم باتفاق کارناوی، نجاح نہیں دیا گیا۔ یہ پانچ روپے کے ترجمان اسلام کے نام سے خدمت حمدیش کا عظیم الشان مسلسل تشریع کیا گیا ہے۔ حدیث کی مصل عبارت مع اعرابی۔ مباحثہ میں عین عالم فہم ترجمہ ایشی و لوث، شروع میں ایک مہربان مقدمہ ہے جس میں ارشادات نوی کی ایامت اور احادیث کو مرتب مدارج پر پہنچن بحث کو ملادہ تدوین صدیت کی تاریخ اور مفہوم، رسالت و پیغام اور دیگر اہم ترسیں عنوان ایت پڑھیں۔ کلام کیا گیا ہے بعض شہرور اکثر حدیث اور کامبری تھا کے حالات کی مسائل کو تھے ہیں۔ ہر درس پوچھے (مجلد پانچ روپے)  
جلد دوم:- مختامت بڑہ جانکاری ایٹ ترجمان نامہ کی جمیور مختلف جلدیں بین یہ کر دیا گیا۔ چنانچہ جدائی کتابیں لایاں والاسلام کو تمام اہم ابواب پر مشتمل ہے۔ یہاں جلد کی سب قریباً اس میں موجود ہیں۔  
حدیث:- ذریوپی (خلیفہ گیر وہ وہی) مکن، ہر در صحری خیر محلہ ایں روپے

## كتاب الصلاة

نام المحدثین خضریہ امام احمد  
ابن حبیل رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کا  
اگر دو ترمذی جو نماز کو درست تریخی طبق  
پیدا کرنے کیلئے بہترین مثال ہے اسی  
مترجمہ نسخہ کیلئے ساختہ حضرت الہمی  
حیات مبارک پیغامبر شریف ﷺ کی ترجمہ  
اور فہمی مختصر و آن کی سلسلہ میں امام  
ضابطہ علمیہ کا بینا تھا میں انکا  
بہر حال اشکانی طریقہ پر بیج کیا ہے  
قیمت مجلد ۱۰ روپے

## حکایات صحابہ

صحابی مردوں اور عورتوں و ذریکے وہ سبیں آموز دیا جائیں  
اگر و زاد اعات بن کے مطالعے سے روح تازہ اور سیّد  
کشادہ ہوتا ہے۔  
تازہ ایڈیشن معدہ کتابت و طباعت اور سیّد  
کاغذ، قیمت مجلد ۲۰ روپے۔ عہر

## تعلیم الدین (اردو)

از تقریب و لذت اشراف علیہ ہوت آسان اور دین پر بنی  
کل ضروری احکام اسی دلنشیز شرکت شرکت بدعت  
کی تفصیل۔ تصور کئے تکات پر صحت اگر بیعثت۔  
تصویریت اسلام اور دیگر اہم ہشت و بیست شکار  
مع جلد قیمت عہر

## استاعۃ اسلام

دنیا میں اسلام کا سفر بھی ہے اس وال کا  
تعمیلی اور محققانہ تجارتی کسی سفر بھی عقل  
نقل کی شہادتوں کے ساتھ شاید ہی کسی کیا  
میں اتنی تفصیل و تکیہ کیوں کرو گیا جو بعد ہے  
کیسا تقدیر ہے جسے اس قدر کو اگر فرشتہ دفع  
کر کے تھے تو ہمیں، یا جاسلام ایسا یادداشت  
عمرہ کیا جیسی کیا تھا۔ قیمت  
چھ روپے (مجلد سات روپے)

## اصلاح الرسم (اردو)

از حضرت مولانا اشرف علیہ مذہبی کے ہر شعبہ میں خار  
رسیں اور طریقہ ایسے راجح ہوئے ہیں کہ جو حقیقت  
غیر مسامی ہیں۔ نیکنہم لا علی کی سبب انکی براہی سے واقف  
ہمیں لیسے کم و بیش کی اصلاح کیلئے حضرت مکرمہ امامت کی  
تیسیں میں یہاں تھیں۔ زبان فارہم میں، آنحضرتی بالہ  
”متفاہی معاہل“ بھی شامل ہیں۔ کتابت محدث سرشناس  
شوکریہ رنگیں ڈالنے کا سبب کوہ ہے۔

## اعجاز القرآن

قصہ تکمیل حضرت ملا شیراز علیہ السلام کی  
سرکار الائمه تصنیف، ایسا کام جسے جو کہ عالم  
و دنیا کو والعلم ہے نیکے افسوس افراہ فلم کے میں  
باشہد ہے۔ اندھا میں عالم کو اپنے کام  
درکار طلاقی استدلال کیا، دوسرا پ کی  
خوبیں دیکھنا ہاں ہے۔ دشمنوں اس طرح  
ترکیب کے عبارت، خواحد امام کو ہیں ان کے  
وہ میں سچے عبارت احمد رضا ترقیت علیہ خط  
ترکیبی۔ یہ سرفہ بارہ آنٹے جس

حیات انسان کے  
عیم الامت خڑیت اور لذت اشراف علیہ  
اس کتاب پر ایک دو ہزار روپے  
کی ہے جو افتخار کیلئے انسان کی زندگی  
صحیح سیل مسلمی زندگی پر جائز ہے  
جو اہم اصول عقائد اور معاہل و شبہات  
خلاف مذہبی انسان پر کوئی بھی تھے میں۔ کوئی  
بھی ایسے ہر چیز کیلئے مکمل عقائد اور  
عکیل عبادت کی شکل راہ آسان کر دے  
جعفر بن خوسروت ڈھنڈ کر  
قیمت ۱۰ روپے

## آداب النبی

جنت الاسلام امام غزالی کا ایک  
ایمان افزودہ رسالہ جس کی تکمیل  
صلی اللہ علیہ وسلم کے امداد کے شام  
اور حیلہ شریف و سحرات و غیرہ  
اخصار و ملاظت کے ساتھ مج  
کئے گئے ہیں۔

جیدہ صرف ۱۰

## مکتبہ تحریر

## تفسیر ابن کثیر (اردو)

کوں باخبر سلماں ہے جس۔ نہ اس شہرہ آفاق تصنیف  
کا نام نہ ستا پھر کا سترہ بہو کا رغناۃ "الح الحجاج" نے  
اعظیم تفسیر کا ملیں اور وہ ترجمہ حج آیات حسن و خوبی کے ساتھ  
شائع کر دیا ہے۔ پانچ جلدیں ہیں مل۔ تیمت محدثین محدثین  
درہ طبلہ عالمہ علیحدہ عجمی مل گئی ہے،  
جلد طلبی فرائیں

## تفسیر بیان القرآن (اردو)

مکمل الامتت مولانا شرفی کی مشہور ربانی تفسیر حجرا جفارت  
بیانی پاٹی مسند ای کی اور اسی مقول بہو کی وجہ اشاعتی  
اس سازی تفسیر کی بنیاد تباہی۔ اکیس صرف سلیں ترجیحا و رسمہ غیرہ  
حجرا ایشی پڑھ لغات بھی ہیں۔ اور جن کا یہ سکھنے کی محالی سے  
کوئی تفسیر قرار ہو سکا بھی تذکرہ ہے۔ عمدہ حادث کتابت  
سیدی گلزار احمد۔ سائز چار تکشیں بارہ حصے۔ صفحہ ۲۰۷  
سالہ ۱۹۷۶ء (محمد و جلد و غیرہ اور پی)

ایک مرکزی الگ انداز کتاب

## البيان في علوم القرآن (اردو)

مشہور تفسیر حفاظی کے صفت کو احادیث فتحت دیوی کی  
حدیث اور قرآنیک دریافت کیا ہے  
عليم افغان کتاب وہی پیغمبر کی توصیفیں علما اور شاہ صاحب  
اعدیہ ہے کیا ایسا بڑا ایسا کیا ایسا بڑا ایسا بڑا ایسا بڑا  
پیسے علامہ نے یہ الفاظ لکھے ہے کہ اس کی تکفیر اور چیز ممکن ہے گو اعنی نہیں  
خدا کی ذات کو صفات اتنا بخ طالگر جن امور اور اقرب احتجت دفعہ خوبوت  
و نکار حدیث کو ذکر یہ سطحی ہے  
کیا جس کی روشنی قوت و خوبی کی توضیح و تشریح تو اسی طبقہ وہ مطلع ہے  
کہ خوبی میں ترجیح اور دعا اور  
وہیں مع ترجیح اس عقولہ و کتابیہ اور اقتضاب قرأت کی گئیں۔  
صفات بدل لے کا تقدیر کیا ہے (جیمار ۱۵)۔  
تمہت چوہ پورے (محمد نجم سولیسی)

## قرآنی عالم

تمام دنیاوی مقاصد کے لئے  
قرآنی عالمیں جس دل میں  
و متوثر ہو سکی ہیں وہ محتاج بیان  
خدا کی ذات کو صفات اتنا بخ طالگر جن امور اور اقرب احتجت دفعہ خوبوت  
ہیں۔ اس تصریح کتاب پر تمام  
تاریخ و سریخ اس عقولہ و کتابیہ اور اقتضاب قرأت کی گئیں۔  
کے خصوصیات میں اور فنا کے  
صفات بدل لے کا تقدیر کیا ہے (جیمار ۱۵)۔  
تمہت چوہ پورے (محمد نجم سولیسی)  
درج ہے۔  
تیمت صرف ۵۰ ر

## شہزادۃ الاقوام

مصنف حکیم الامتت بجد و مالت حضرت ولی اللہ شرف علیہ السلام  
تھے اور فہری سلمہ مذاہب نیسانی ہودی ہندو  
آریہ رسلک وغیرہ کے شاہزادے ایں علماء مذاہن  
جن میں اسلام کے فضائل اور حقائیق کا اقرار  
ہے جمع کئے گئے ہیں۔ کاغذ رووف بخت بھر  
(واٹھ یہ کہ کتاب نیا ہے جنمہ نئے بالتفاسیر ہے)

شیخ الاسلام امام غزالی کی شہرہ فناق تصنیف  
کیمیات سعادت کا اردو ترجمہ

## اسپیر پڑا ایت

آپ ہم سے طلب فرمائے ہیں۔ آپ کا دینی مدارعہ قیسیاً شدہ  
رسے کا اگر آپ (ر) حکرہ ناگرا۔ کتاب کا بُو ملاحظہ نہیں فرمائیکو  
کتابت و فہماعت سب چیزیں۔ تیمت محمد بخت پندرہ رہی۔  
ریفر محبہ ملکیت بارہ روپیے



## رُوعَنْ كِسْبِيرْ دَمَاغْ

یہ تسلیم ایک مستند صبی نسخے کے ذریعے دوازیزی کے نزقی یا فتہ اسولوں کے طابق نہایت مفید اجزاء سے تیار کیا گیا ہے صحت بخش غذاوں کے مفقود ہو جانے کی وجہ سے جو دماغی امراض عام طور پر پائے جاتے ہیں ان کے لئے یہ بہترین دوا ہے۔ بالوں کو مضمبوط کرتا اور سیاہی کو قائم رکھتا ہو نرے اور بے خوابی کا دشمن، میچھی نیند لاتا ہے۔ بالوں کا جھپٹنا روک کر ان کی پیڑا اور بڑھاتا ہے۔ ہر ہوسم میں استعمال چو سکتا ہے۔ دریتک رکھنے سے خراب نہیں ہوتا۔ تجربہ کرنے پر الشار المدرآپ ہماری صداقت کو سیل ہے۔ مزید اطمینان کیلئے مندرجہ ذیل تحریریں ملاحظہ فرمائیے۔

مولانا قاری محمد طیب صاحب شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حسین احمد صنادلی اجرا ابادی ایمکن لے پر تبلیغ رہے تاں  
مہتمم دار العلوم دیوبند تین کی ایش سے چھ سال بات پہنچی ہے نکے کافی  
پر کاکہ جانادشت وار تص او را ایش کی چھ ساعت  
جس بھروس انداز کا یہ رعن اکسید داشت  
کم از کم بیرے استعمال ہیں اوس کے بعد  
حضرت عکس نظر ایسا راغبی کام کرنے والوں کے  
اتباہی نہیں بلکہ اس نے محسوس کیا کہ بیرون ملکیں تو  
لہذا کیسی کائنات طاقت بھی بیدار ہو جائے گا۔  
بہت زیادہ بہتر اور سودا مند ہو گا۔



صرف حالت مرض ہیں  
نہیں صحت ہیں بھی وہاں  
استعمال کر جو ہر دن  
دان تو نکوچک لوز ففات  
عطای کرتا ہے۔

اکیت قسمی نسخہ سے بنائیں الائچا بنج

# جوہر دان

اگر دارہ یادانت میٹر  
ہیں تو معدہ ہی قیمت  
مریض ہو جاتے گا اور  
معدہ مرض ہو تو صحت  
کی بر باری تیقینی ہے۔

جس طرح دار الفیض رحمانی کے سرمه ذستہ نجف نے اپنے نمایاں فائدوں کے باعث مقبولیت حاصل کی اسی طرح "جوہر دان" بھی مقبولیت حاصل کرتا جا رہا ہے۔ اب تک استعمال کرنیوالوں کی اکثریت کی طرف سے برا بر تعریفی خطوط آئی ہے ہیں۔ فوائد حسب ذیل ہیں:-

- پائیوریا کے جراثیم کو مارتا اور مرض کو جڑ سے اکھیرتا ہے۔
- دارہ یاد اتوں کے سخت کر سخت درد کو فوری تکین دیکر نزل کا پانی بکاتا اور درد پیدا کرنیوالے ابنا کو ختم کرتا ہے۔
- روزانہ اس کا استعمال ان لوگوں کیلئے بھی ضروری ہے جن کے منہ میں کوئی مرض نہیں۔ کیونکہ یہ مرض پیدا کرنے والے اور نکرج ہونے سے روکتا اور مرض کے جراثیم کو بلاک کرتا ہے۔
- دانتوں میں پاکیہ چمک اور خوشانی پیدا کرتا ہے۔ اسکے استعمال کرنیوالے دانتوں میں کیڑا بھی نہیں لگتا۔
- منہ کی پربا اور ہریک کو ختم کرتا ہے۔ ● مخفی پانی یا گرم چیزوں کو دانتوں میں لگنے نہیں دیتا۔
- یاد رکھتے۔ ہم نے اسکی دو قسمیں کر دی ہیں۔ نمبر ایک۔ جو کسی مرض کی موجودگی میں استعمال کرنی چاہئے۔ ←  
نمبر دو۔ جو چھپی حالات میں عام استعمال کیلئے ہے۔ چیز دنوں ایک ہی ہیں۔ صرف ذائقہ کا فرق ہے۔ روزانہ معمول استعمال کرنیوالوں کیلئے ذائقہ کو کافی گوارا بنا دیا گیا ہے۔ طلب کرتی وقت نمبر ایک یا نمبر دو ضرور لکھئے۔ دنوں کی قیمت یہیں کوئی فرق نہیں۔ چار تو لا کا پینگ دس آنے ۱۰۔
- فوٹ۔ منج پر ڈاک خرچ ہوتا ہے۔ اگر سرمد درجنہ میں ایک ساتھ ملکائیں تب بھی یہی ڈاک خرچ ہو گا۔ دو لوگ ایک ساتھ ملکائیں کنایت ہو۔

دار الفیض رحمانی۔ دیوبند (ریپ)

الگستان کا نام۔ شیخ علیم اشحاذی

ذالم اباد، رکھی

اسن پر قیمت من ڈاک غیر میکر ریپ میں داد  
فرانسی۔ بہاں سے مل روانہ کر دیا جائے گا۔

DARULFAIZ  
RAHMANI. DEOBAND. U.P.